# صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2008 بمطابق 14 جمادی الثانی 1429 ہجری صبح دس بج کر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

**اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم**

**كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٖ o وَيَبۡقَىٰ وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو ٱلۡجَلَـٰلِ وَٱلۡ إِكۡرَامِo فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo يَسۡـَٔلُهُۥ مَن فِي ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ كُلَّ يَوۡمٍ هُوَ فِي شَأۡنٖ o فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo سَنَفۡرُغُ لَكُمۡ أَيُّهَ ٱلثَّقَلَانِo فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِo يَـٰمَعۡشَرَ ٱلۡجِنِّ وَٱلۡإِنسِ إِنِ ٱسۡتَطَعۡتُمۡ أَن تَنفُذُواْ مِنۡ أَقۡطَارِ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ فَٱنفُذُواْۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلۡطَـٰنٖ o فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ.**

ترجمہ: جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے۔اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکات) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سوا تم نکل سکنے ہی کے نہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 2: جناب انور سیف اللہ خان، ایم پی اے صاحب کی تین دن کیلئے چھٹی کی درخواست ہے، Is it the desire of the House that leave may be granted to the Honourable Member?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

سید محمد صابر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر-----

## جناب سپیکر کی طرف سے اعلان

جناب سپیکر: صابر شاہ صاحب! ایک دو منٹ آپ مجھے دیدیں۔ معزز اراکین اسمبلی! صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت میں سالانہ بجٹ پر بحث کیلئے ہر پارٹی لیڈر کیلئے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ اور دیگر تمام اراکین کیلئے جو بحث میں حصہ لینا چاہیں، دس منٹ کا وقت مقرر کرتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین کو بحث میں حصہ لینے کا موقع مل سکے۔ ایک اور ضروری بات بھی علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی روایات اور قواعد کے مطابق بجٹ اجلاس کے دوران تحاریک التواء نہیں لی جاتیں کیونکہ آپ ممبران صاحبان کو بجٹ پر عام بحث کیلئے کافی وقت درکار ہوتا ہے اور آپ اس بحث کے دوران حکومت کی توجہ ان تمام مفاد عامہ سے متعلق مسائل کی طرف مبذول کرا سکتے ہیں جس سے تحاریک التواء کا مقصد بھی حل ہو جاتا ہے اور اسی طرح توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالے سے بھی عرض کروں کہ آپ صاحبان بجٹ پر بحث یا مطالبات زر پر تقاریر کے دوران ہر محکمے سے متعلق کسی بھی مسئلے کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ اسلئے آپ صاحبان سے گزارش ہے کہ بجٹ اجلاس کے دوران کال اٹینشن نوٹسز اور ایڈجرنمنٹ موشنز کی بجائے صوبائی محکموں سے متعلق اور دیگر امور کی نشاندہی بجٹ پر بحث کے دوران کھل کر کریں تاکہ آپ کو بجٹ پر بحث کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقع میسر آسکے، اپنی مثبت تجاویز سے حکومت کی Improvement کریں اور اپنے صوبے کے غریب عوام کی مشکلات کا مداوا کریں۔ حکومت میں شامل جتنے وزراء صاحبان ہیں، ان سے بھی گزارش ہے کہ جس معزز ممبر صاحب کی طرف سے جو بھی مثبت اور تعمیری تجویز سامنے آئے، اس کا فوری نوٹس لیں۔ ہمارا صوبہ انتہائی غریب ہے اور بہت ہی Limited resources ہیں۔ آپ کو اس غریب صوبے اور عوام کی ناگفتہ بہ حالات کو سدھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ بجٹ ڈرافٹ کو آسمانی کتاب یا صحیفہ نہ سمجھیں

جس میں ترمیم نہیں ہو سکتی۔ اچھی اور مثبت تجاویز کو کھلے دل سے Accept کریں۔ جمہوریت کی اصل روح یہی ہے جس کیلئے ہمارے بڑوں نے بڑی محنت کی ہے اور اپنی جانوں تک کی قربانیاں دیں ہیں۔ ہماری آزاد میڈیا آپ کے خیالات اور آپ کی کوششوں کو ہر گھر، ہر محلے اور ہر فرد تک بڑی محنت، لگن اور تیزی کے ساتھ پہنچا رہی ہے جس کیلئے میں میڈیا کے تمام دوستوں کا انتہائی مشکور ہوں۔ یہ ہاؤس ہم سب کا ہے، اس کے تقدس اور اہمیت کا خیال آپ اور ہم سب نے رکھنا ہے۔ آپ کے تعاون کا انتہائی مشکور ہوں اور رہونگا، انشاء اللہ، شکریہ۔ پیر صاحب شاہ صاحب، آپ سے ایک گزارش ہے۔

سید محمد صابر شاہ: جی فرمائیں۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! اگر ڈیبیٹ شروع کر لیں تو اس کے بعد آپ اس پر جتنا بھی چاہیں، بات کر لیں۔

سید محمد صابر شاہ: اس کے بعد تو میں گھر جاؤنگا۔

جناب سپیکر: آج۔۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! ایک اہم بات ہے جو میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب اوپن ڈیبیٹ کی میں دعوت دیتا ہوں جناب اکرم خان درانی صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن کو، ایم ایم اے سے جن کا تعلق ہے۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔ شکریہ۔

سید محمد صابر شاہ: کسی کو بولنے کا موقع نہیں اس ہاؤس میں لیکن جناب سپیکر، میں ایک انتہائی اہم بات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بولیں، بولیں، جی بولیں۔ بولیں، بولیں۔ (قہقہہ) پیر صاحب ہمارے۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی: میں اپنا ٹائم بھی دے سکتا ہوں، پیر صاحب کو۔

## پاکستانی حدود میں گھس کر پر امریکی افواج کا حملہ اور افغان صدر کا دھمکی آمیز بیان

سید محمد صابر شاہ: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کہنے کا موقع دیا اور میں اس ہاؤس کا تقدس بھی جانتا ہوں کہ آج بجٹ پر بحث میں یہاں ہمارے اراکین نے حصہ لینا ہے، یہ انتہائی اہم دن ہے اور میں قطعاً اس دن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا لیکن بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں، بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں، بعض حادثات ایسے ہوتے ہیں جن کی اپنی ترجیح جو ہوتی ہے اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی اہمیت اس بجٹ پہ بحث سے بھی زیادہ ہے تو اسلئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ گزشتہ دنوں، میرے خیال میں

11 جون کو ایک واقعہ ہوا کہ ہماری افواج پر ہمارے پاکستان کے Areas میں Americans کی طرف سے حملہ ہوااور اس میں میرے خیال میں ہمارے کوئی سترہ فوجی جوان مارے گئے۔ دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ ہمارا بالکل جو پڑوسی ملک ہے افغانستان، افغانستان کے صدر کرزئی نے ہمیں یہ دھمکی دی کہ وہ اپنے مخالفین تک پہنچنے کیلئے پاکستان کے اندر بھی داخل ہو سکتے ہیں تو جو بنیادی بات میں کرنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں چیزوں کا تعلق ہمارے اس صوبے سے ہے۔ ایک طرف امریکہ ہماری خودمختاری پہ حملہ کر رہا ہے، ایک آزاد ملک پر، ہمارے شہریوں پہ، ہمارے علاقوں پہ، ہمارے لوگوں کا قتل عام کیا جارہا ہے اور یہاں تک کہ وہ فوج جس پر ہماری پچھلی Regime فخر کرتی تھی کہ ہم جناب، Terrorism کے خلاف جنگ میں Front line State کا رول ادا کر رہے ہیں، اسی فوج پہ آج Americans حملے کر رہے ہیں۔ ایک طرف یہ بڑی تشویشناک صورتحال ہے، دوسری طرف جناب، جو کرزئی صاحب نے ہمیں دھمکی دی ہے براہ راست، پاکستان پر حملہ کرنے کی دھمکی، اس کو بڑی سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے کیونکہ افغانستان کے ساتھ جو ہمارا تعلق رہا ہے ہمیشہ، ہم نے تیس سال تک، افغانستان پر جب روس نے حملہ کیا تو پاکستان اور خصوصاً صوبہ سرحد کے عوام نے، یہاں کا وہ کونسا علاقہ ہے جہاں پہ ہمارے افغان بھائیوں کی ہم نے میزبانی نہیں کی؟ ہمارا Infra-structure تباہ ہوا، ہماری یہاں پر Water کی جو Sources تھیں، وہ ختم ہو گئیں، ہماری سڑکیں تباہ ہو گئیں، ہمارا کاروبار متاثر ہوا مگر ہم نے افغانستان کے بھائیوں کیلئے سینہ کشادہ رکھا لیکن آج افغانستان کی طرف سے ہمیں دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اس ہاؤس میں میرے کہنے کا جو مقصد ہے، ایک تو جو Americans نے ہماری سرحدات پہ پاکستان میں آکر ہم پر حملہ کیا ہے، ہماری آزادی پر تو اس ہاؤس کی طرف سے ایک مذمتی قرارداد پیش ہونی چاہیئے۔ دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ جب میں کرزئی صاحب کی دھمکی کو دیکھتا ہوں، دوسری طرف آپ دیکھیں تو اس صوبے میں میں سمجھتا ہوں آج اللہ کا بڑا فضل ہے جی کہ یہاں پہ عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت ہے، آج امیر حیدر خان صاحب ہمارے چیف منسٹر ہیں، پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت ہے یہاں پہ اور یہاں پر میں Credit دونگا اس حکومت کو کہ آج مذاکرات کے ذریعے طالبان کے ساتھ لڑائی کی بجائے، بندوق کے ذریعے حالات کو سنوارنے کی بجائے یہاں پر بات چیت کی نئی روایت رکھی گئی ہے۔ یقیناً یہ دونوں جماعتیں اس کیلئے مبارکباد کی مستحق ہیں۔ ایک طرف ہم ایک استحکام کے راستے پر جارہے ہیں، دوسری طرف ہم یہ کہتے ہیں کہ افغانستان کے جو بھائی ہیں ہمارے، ان کے ساتھ جو ہمارے رشتے ہیں صوبہ سرحد

اور افغانستان کے تو جب عوامی نیشنل پارٹی کی یہاں پہ حکومت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کرزئی صاحب کے ساتھ جو ذاتی مراسم ہیں، مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کیوں یہاں کی حکومت کو اس صوبے کے اندر Destabilize کرنا چاہتے ہیں؟ صوبے کے اندر خوف ہے، لوگ پریشان ہیں، یہاں پہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک طرف تو افغانستان سے Americans کے حملے ہو رہے ہیں، دوسری طرف کرزئی صاحب کی دھمکیاں ہیں، ایسے حالات کے اندر جناب سپیکر، میں گزارش کرونگا کہ ہمیں دونوں پہ، کرزئی صاحب کے اس بیان پہ بھی ہمیں اس ہاؤس سے مثبت جواب ملنا چاہیئے اور جو Americans نے ہماری آزادی پر حملہ کیا ہے، ان کے خلاف بھی میں گزارش کرونگا کہ قرارداد آنی چاہیئے۔ اگر ہم نے اس پر خاموشی اختیار کی اور اس معزز ایوان سے اگر کوئی آواز نہ اٹھی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے عوام کیلئے اور ہم سب کیلئے یہ بڑی مایوسی کی بات ہوگی اور یہ بڑے خطرے کی بات ہوگی۔ بہت بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب ارشد عبداللہ صاحب۔ یہ مائیک آن کریں۔ ارشد عبداللہ صاحب، منسٹر فار لاء۔

<u>جناب ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور):</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جیسا کہ ہم سب کو پتہ ہے، یہاں پر بہت Experienced Parliamentarians ہیں اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ جتنے بھی ہمارے Senior Colleagues ہیں، ان سب کو یہ پتہ ہے کہ چونکہ یہ بجٹ کا اجلاس ہے، خصوصاً بجٹ کا اجلاس ہے لہذا بحث کو بجٹ تک ہی Restrict رکھا جائے تو یہ رولز کے مطابق ہماری کارروائی چلے گی، Otherwise there is no end to it. یہاں پر بڑے Important issues ہیں، بالکل I agree، یہ جو کرزئی صاحب کی Statement ہے یا جو Missile attacks ہوئے ہیں، بڑے Important political issues ہیں لیکن یہ مناسب وقت نہیں ہے کہ اس کے اوپر ہم بحث شروع کر دیں اور اس کے بعد اس پر قرار دادیں ہوں۔ چونکہ رولز آف بزنس کی رو سے اس وقت صرف بجٹ پہ اگر بحث جاری رکھی جائے تو میرے خیال میں یہ مناسب ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب، پیر صاحب پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ اس پر آپس میں صلاح و مشورے کے بعد آپ لوگ ٹی بریک کے بعد قرار داد لے آئیں؟ شکریہ۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

## سالانہ بجٹ برائے مالی سال 09-2008 پر عام بحث

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> محترم سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے بجٹ کے حوالے سے مجھے اجازت دی۔ سب سے پہلے تو ہم رب ذوالجلال کا شکریہ ادا کریں کہ آج دوبارہ

جمہوریت کی جو گاڑی ہے، اس کو موقع ملا، الیکشنز ہوئے، ایک جمہوری حکومت بنی اور اس پر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہم سب کو موقع دیا کہ اس غریب صوبے کے غریب عوام کیلئے، ان کی خوشحالی کیلئے، ان کی آبادی کیلئے ہم یہاں پر مل بیٹھ کر ایک سال کیلئے منصوبہ بندی کروا رہے ہیں کہ ان کی جو مشکلات ہیں، ان کی جو تکالیف ہیں، ان میں ہم کمی لائیں اور اس صوبے کے غریب عوام کو ہم کوشش کریں کہ وہ خوشیاں دیں جن کا اس معزز ایوان سے ان کی توقعات ہیں۔ بحث میں کرونگا، آپ نے اجازت دی ہے لیکن جو نکتہ پیر صاحب نے اٹھایا ہے، میرے خیال میں آپس میں ہم نے بات کی تھی، سکندر شیر پاؤ صاحب بھی بات کرنا چاہتے تھے، قلندر لودھی صاحب بھی بات کرنا چاہتے تھے، میں نے پرسوں اسی سلسلے میں تحریک التواء بھی جمع کی ہے، دونوں مسئلوں پہ، کرزئی صاحب کی Statement پہ بھی اور دوسرا امریکہ نے جس بیدردی کے ساتھ، جس ظالمانہ انداز کے ساتھ ان لوگوں کی حکومت پہ اور ان لوگوں پر جو ان کیلئے اپنے لوگوں کا خون بہا رہے ہیں اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں لیکن ان کی نظروں میں اتنی حیا نہیں کہ جو فوج ان کا ساتھ دے رہی ہے عالمی دنیا میں، وہ اب ان کو مارنے اور شہید کرنے پر بھی اتر آئے ہیں، تو یہ چونکہ بجٹ کا سیشن ضرور ہے، ہم پرانے لوگ ہیں، پیر صاحب کا بھی بہت زیادہ تجربہ ہے اس فیلڈ میں اور باقی جو حضرات ہیں، وہ بھی بہت وقت سے جانتے ہیں کہ بات کرنے کا وقت کونسا ہے اور کس وقت ہم بات کر سکتے ہیں لیکن یہ دو واقعات اس طرح کے ہیں کہ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہیں دی اور ہم نے اس کا تدارک نہیں کیا اور ہم نے ایک قومی حیثیت سے مل کر اس کا مقابلہ نہیں کیا تو جس کام کیلئے ہم بیٹھے ہیں، ہم اس قابل نہیں ہونگے کہ یہ کام ہم انجام تک پہنچائیں اور پھر یہ کام ہم مکمل بھی کروا سکیں تو سب سے ضروری بات جو ہے، کرزئی صاحب کا یقیناً ایک احترام ہے، ایک ملک کے وہ سربراہ ہیں، جس طریقے سے بھی ہیں، وہ آپ لوگ بھی جانتے ہیں کہ کس نے بٹھایا ہے، کون ان کو لایا ہے؟ اس پر ہم بات نہیں کریں گے، وہ ایک الگ موضوع ہے لیکن ان کو اس طرح کی Statement زیب نہیں دیتی۔ کرزئی صاحب کی عمر شاید پینسٹھ سال ہوگی یا ساٹھ سال اور انہوں نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ پینتیس سال پاکستان کی اسی سرزمین پہ گزارا۔ پاکستان کی اسی سرزمین نے ان کو سر چھپانے کی جگہ دی، پاکستان کی اسی سرزمین نے ان کی اولاد کو انگلش میڈیم سکولز میں تربیت دی، تو مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کرزئی صاحب وہ دن نہ بھولیں جب ان کے سر پر سایہ نہیں تھا اور ان قبائل اور پاکستان کی سرزمین نے اور بلوچستان نے ان کیلئے مہیا کیا اور یہاں پر بڑی عزت اور وقار کے ساتھ انہوں نے پینتیس سال گزارے۔ تو ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور آپ

سے درخواست بھی کرتے ہیں کہ ساری پارلیمانی پارٹیز کے لیڈرز یہاں پر بیٹھ جائیں ٹی بریک میں اور ایک مذمتی قرارداد پیش کریں لیکن اس بارے میں بھی میں تھوڑی سی بات کرونگا کہ ہم بھی جب بیٹھ جاتے ہیں تو ہم اس کو تھوڑا سا ادھر ادھر کرتے ہیں کہ کوئی ناراض نہ ہو۔اس قرارداد سے ہم کسی کو ناراض کرنا چاہتے ہیں، کسی کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم ایسے لوگ نہیں ہیں، ہم اپنے ملک کی سرزمین کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ (تالیاں) ہمارے آباء و اجداد نے اس سرزمین کی حفاظت کیلئے قربانیاں دیں ہیں۔اس ہاؤس میں اکثر ایسے لوگ بیٹھے ہیں کہ جنھوں نے پاکستان کی آزادی کیلئے قربانیاں دیں ہیں، اس سرزمین کی آزادی کیلئے اپنی جائیدادوں کو نیلام کیا ہے تو کرزئی صاحب یہ نہ بھولیں کہ ان لوگوں میں وہی خون ہے، یہ وہی بلڈ ہے اور یہ دوبارہ بھی قربانیاں دے سکتے ہیں اور ہماری فوج کے ساتھ جو کچھ ہوا، ہماری وفاقی حکومت، پریذیڈنٹ صاحب کی آنکھیں کھلنی چاہیئے کہ وہ یہاں پر آکر ان کا ساتھ دیں اور کہیں کہ نہیں آپ ہمارے دشمن ہیں، تو اس پہ وفاقی حکومت کو اور پریذیڈنٹ صاحب کو نظر ثانی کرنی پڑی ہے کہ ہم اس کے بعد بھی اس گٹھ جوڑ کا حصہ رہیں، ہم ان لوگوں کے ساتھ تعلقات مزید بڑھائیں؟ تو اس ضمن میں میری درخواست ہے کہ یہاں پر ہم ٹی بریک میں مل بیٹھ کر، پارٹی کی بات الگ، ملک کی حفاظت اپنی جگہ پہ، ہماری ماں ہے یہ سرزمین، اس کیلئے ہم ایک ہیں اور انشاء اللہ ایک بات کریں گے۔ (تالیاں) اب میں آؤنگا بجٹ پہ اور جس آدمی نے بجٹ پیش کیا، ہمایوں خان نے، وہ ایک عظیم باپ کا عظیم بیٹا بھی ہے اور جمہوری گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔شاید ہم کچھ باتیں بھی کریں لیکن وہ اصلاح کیلئے ہونگی۔ میری اپنی طبیعت ایسی ہے کہ میں کبھی ماحول کو خراب کرنا نہیں چاہتا، میں ہمیشہ ماحول کو جوڑنے کی کوشش کرتا ہوں کہ کہیں پہ اگر کوئی تلخی ہے تو ہم کیوں نا اس کا ازالہ کریں تاکہ بڑی ہنسی خوشی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں؟ سپیکر صاحب! آپ کو یاد ہے، چیف منسٹر صاحب نہیں ہیں، مجھے افسوس ہے کہ اپوزیشن لیڈر کی تقریر کو انھوں نے اہمیت نہیں دی۔ایک ہوتا ہے قائد ایوان اور ایک ہوتا ہے، جمہوری انداز میں قائد حزب اختلاف، مجھے دکھ ہے کہ آج قائد حزب اختلاف جب اپنا نکتہ نظر اپوزیشن کی طرف سے پیش کر رہا ہے اور میرے چیف منسٹر کے پاس اس کیلئے وقت نہیں ہے تو مجھے صرف افسوس ہی کہنا پڑے گا۔ (تالیاں) باقی جس کی حکومت ہوتی ہے، اس کے پاس اختیار ہوتا ہے، اپنی مرضی سے سب کچھ کروا سکتا ہے۔ابھی جو بجٹ ہمایوں صاحب نے پیش کیا، کل ان کی پریس بریفنگ بھی تھی، مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ شاید ان کو زیادہ وقت فنانس کا نہیں ملا کیونکہ محکمے کی کھینچاتانی

میں بہت بڑاایک عجیب ساماحول تھا، فیصلہ نہیں ہو سکتا تھا کہ فنانس کس کے پاس ہو؟ لیکن شکر ہے کہ کچھ دن پہلے فیصلہ ہوااور فنانس کے محکمے کوایک اچھے ہمارے Politician، ہمایوں خان کے سپرد کیا لیکن کل خود بھی انہوں نے بات کی ہے کہ یہاں پر جو حالات ہیں اور جو تکالیف ہیں، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، ہماری مصروفیات ہیں، اس سے ہمیں اتنا وقت نہیں ملا کہ ایک صحیح بجٹ تیار کرواسکیں کیونکہ کل میں نے اخبار میں پڑھا ہے، اخبار میں آیا ہے یا نہیں آیا ہے، شاید انہوں نے بات کی ہے یا پریس نے خود کی ہے لیکن پریس والے ایسی بات تو نہیں کرتے، یہ اقرار تو انہوں نے خود کیا ہے کہ یہ بجٹ اس حوالے سے نہیں ہے، جس بجٹ کی ان موجودہ حالات میں ضرورت تھی اور جو ہم اس ایوان میں پیش کرتے۔ یہ بھی میرے خیال میں ان کی ایک اخلاقی جرات ہے کہ انہوں نے خود ہی ایڈمٹ کیا ہے کہ یہ بجٹ اس انداز سے نہیں ہے، جیسے ہونا چاہیئے تھا۔ اس حوالے سے میں آج وہ بات بھی نہیں کرونگا، میں ہمیشہ ایک صاف بات کرنے کا عادی آدمی ہوں اور جو بات کہتا ہوں، وہ ثابت بھی کرتا ہوں۔ یہاں پر بجٹ کے حوالے سے جو کچھ میں آپ کے سامنے رکھونگا، اس کو میں آپ کے سامنے رکھونگا بھی صحیح طریقے سے کہ اس میں یہ کمی ہے، یہ زیادتی ہے، یہاں پر کوئی کمی وبیشی ہے اور پھر مجھے یہ بھی حق حاصل ہے کہ جو پرانا بجٹ ہے، میری اپنی اے ڈی پی ہیں جو 04-2003 سال سے لیکر ایم۔ اے گورنمنٹ کے دوران 2008 تک میں لایا ہوں اور اس پہ جب میں بات کرونگا، ایک پیپر بھی میں نے تیار کیا ہے، وہ میں تمام ایم پی ایز کو بھی دونگا، اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو اس کو پڑھ سکتے ہیں اور پریس کیلئے بھی میں نے 130 یا 140 کاپیاں تیار کی ہیں، ان کو بھی دونگا اور 124 اراکین اسمبلی میں بھی تقسیم کرونگا کہ جس طرح ہم نے سٹارٹ لیا 04-2003 سے، اس صوبے کا پہلا بجٹ کیا تھا، پھر ایک سال میں اس میں ہم نے کتنا اضافہ کیا؟ پھر دوسرے سال میں ہم نے اس میں کتنا اضافہ کیا؟ اور پھر آخر 2008 میں ہم نے اس میں کتنا اضافہ کیا؟ اور پھر ابھی جو ہمایوں خان کہہ رہے ہیں، اس اضافے پہ بھی بات کرونگا کہ وہ واقعی اضافہ ہے یا وہ 04-2003 کا ہمارا جو بجٹ ہے، اس سے پیچھے ہے؟ اس کیلئے تھوڑا سا آپ سب کی اجازت سے وقت لونگا سپیکر صاحب، کیونکہ اپوزیشن کا ایک ایسا Time limit ہے کہ اگر وہ پورا دن بھی بات کرلے تو اس کو اختیار ہے یا آپ کے دستور میں ہے کہ وہ بات کرواسکتا ہے۔ میرے خیال میں کل آپ نے جو بھی بجٹ پیش کیا تھا، یہ ہماری رواداری تھی کہ اپوزیشن کے کسی ممبر کو کھانسی تک نہیں آئی تاکہ ہمایوں خان ڈسٹرب نہ ہوں، ہم نے اپنی کھانسی روکی تھی، منہ پر ہاتھ رکھے تھے تو میں گزارش کرونگا کہ میری باتوں سے اگر کسی گورنمنٹ کے ممبر کو کھانسی

آئے تو وہ بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اور بعد میں مجھ سے اس پر ضرور سوال کریں تاکہ یہاں کا ماحول اچھا رہے۔ 03-2001 میں جب ہم نے سٹارٹ لیا، اس صوبے کا سالانہ پروگرام تھا آٹھ ارب یا کچھ اس سے زیادہ، ہم نے 04-2003 میں اس کو چودہ ارب روپے تک کر دیا اور اس میں جو اضافہ ہم نے کیا، دس فیصد اضافے کے ساتھ ہم آگے گئے۔ پھر 05-2004 میں ہم نے اس کو سولہ ارب تک پہنچایا اور پھر 06-2005 میں ہم نے اس کو اکیس ارب تک پہنچایا، یہ گیارہ فیصد اضافہ ہے 06-2005 تک اور پھر 07-2006 میں چھبیس ارب تک ہم نے پہنچایا، یہ بارہ فیصد اضافہ ہے اور پھر 08-2007 میں انتالیس ارب تک ہم نے پہنچایا، یہ ہے بیس فیصد اضافہ۔ ابھی 09-2008 کا بجٹ جو ہمایوں خان نے پیش کیا ہے، وہ ٹوٹل ہے اکتالیس ارب کا اور انہوں نے جو اضافہ کیا ہے، وہ اضافہ ہے دو ارب روپے۔ ابھی اگر آپ یہ Figures صحیح Calculate کر لیں، میں تو اتنا ٹیکنیکل آدمی ہوں بھی نہیں لیکن جو تھوڑا سا موقع ملا تھا، اس میں میں نے محنت کی ہے کہ کچھ سیکھوں، تو انہوں نے جو اضافہ کیا ہے، یہ پانچ فیصد کیا ہے، دو ارب ہے۔ ابھی میں نے 04-2003 میں جو پانچ فیصد اضافہ کیا تھا، وہ اس صوبے کی Development کو پھر 2009 سے پیچھے کر کے 04-2003 میں لے آئے ہیں۔ میں بیس فیصد اضافے پہ گیا ہوں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ یہ ابھی پچیس فیصد یا تیس فیصد اضافے سے اس صوبے کے معاملات کو آگے چلاتے اور پھر پانچ فیصد جو یہ بتا رہے ہیں کہ اس میں ہم نے اضافہ کیا ہے، یہ اضافہ نہیں ہے بلکہ یہ بیس فیصد کمی ہے کیونکہ ابھی سٹیل کی جو قیمت ہے، ہمارے وقت میں تینتیس ہزار روپے سٹیل تھا، ابھی ایک سٹیل ہے چھیاسٹھ ہزار روپے میں اور دوسرا ہے ستاسی ہزار روپے۔ ہمارے پچھلے سال لیبر کی، ایک مزدور کی جو Daily تھی، وہ پچاس اور سو روپے تھی، ابھی ڈھائی سو روپے پر بھی آپ کو مزدور نہیں مل رہا ہے۔ مستری جو تھا، وہ تین سو روپے پر کام کرتا تھا، ابھی وہ پانچ سو روپے پر بھی راضی نہیں بلکہ سات سو روپے اجرت لیتا ہے اور اینٹیں پچیس سو روپے فی ہزار تھیں، ابھی وہ ساڑھے چار ہزار روپے فی ہزار آپ کو یہاں پر پشاور میں بھی نہیں ملیں گی۔ اس طرح اگر آپ اس اے ڈی پی کو دیکھیں تو جو ابھی منہگائی ہے اور جسطرح ریٹس بڑھے ہیں تو جو بلڈنگ آپ بناتے تھے ایک کروڑ روپے میں، وہ ابھی ایک کروڑ، اسی لاکھ روپے میں بھی نہیں بنا سکتے، تو اسی اضافے کو، میں نیک نیتی سے ایک مشورہ دے رہا ہوں کہ یہ پانچ فیصد اضافہ نہیں ہے. بجٹ میں بلکہ یہ بیس فیصد کمی ہے اور اس فگر میں اگر کوئی غلطی ہو تو دوبارہ میں اس پر بات کر بھی سکتا ہوں مل بیٹھ کر کیونکہ ہم نے اصلاح کیلئے یہ باتیں کرنی ہیں۔ ہم نے جو تجاویز دینی ہیں، وہ نیک

نیتی سے دیتی ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھ کر، تاہم اس پر مجھے گلہ ہے، افسوس ہے کہ یہاں پر بجٹ بنایا جارہا تھا، شاید ایک دوست کی حیثیت سے، ایک اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے، پارلیمانی لیڈرز بھی میرے بیٹھے ہیں، قلندر لودھی صاحب ہیں، سکندر شیرپاؤ صاحب ہیں، پیر صابر شاہ صاحب ہیں، ہمارے اور بھی ہیں، اس میں کوئی قباحت والی بات نہیں تھی کہ اگر پانچ منٹ کیلئے ایک چائے کا پیالہ بناتے اور کہتے کہ اگر آپ لوگوں کے ذہن میں بھی کوئی ایسی اچھی بات ہے تو، اگر ہماری اچھی بات ہوتی تو آپ کو دیدیتے اور اگر آپ کو منظور نہیں تھی تو حکومت تو آپ کی تھی، لاٹھی آپ کے ہاتھ میں ہے، جس طرح بھی اس سے آپ نے مروانا ہے تو ہم تابعدار ہیں لیکن مجھے افسوس ایک اور بات پر بھی ہے کہ پیر صاحب، چونکہ یہاں پر ایک Coalition government ہے، لوگ کہہ رہے ہیں، ہم تو کہہ رہے ہیں کہ نہیں، وہ ہمارے ساتھ ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ویسے بھی اپوزیشن میں ہیں، (قہقہہ) پیر صاحب! میں نے اگر ایک بات گپ کیلئے کی تو آپ نے جواب نہیں دینا ہے بالکل، لیکن ان کو بھی مشورے میں شامل نہیں کیا۔ مشورے میں ان کو بھی شامل نہیں کیا۔ باقی میں اخبار میں دیکھ رہا تھا، رحیم داد خان نے پیپلز پارٹی کے اراکین کو بریفنگ دی، اس میں اے این پی والے شامل نہیں تھے اور میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب نے اپنے اے این پی کے لوگوں کو بریفنگ دی بجٹ کے حوالے سے، میں نے نہیں دیکھا، اخبار کے حوالے سے بات کرتا ہوں، شاید یکجا بیٹھے ہوں، اس کا مجھے علم نہیں ہے، تو مجھے یہ بھی خدشہ تھا خدانہ کرے کہ بجٹ بھی دو حصوں میں ہو، ایک بجٹ اے این پی کی طرف سے پیش ہو اور دوسرا بجٹ پیپلز پارٹی کی طرف سے پیش ہو تو ہم کس بجٹ کو کس انداز میں لیں گے؟ لیکن شکر ہے کہ کتاب ہمیں ایک مل گئی ہے۔ (تالیاں) اس پر بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ابھی میں آتا ہوں، تعلیم اس غریب صوبے کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور جب تک اس صوبے کے لوگ تعلیم یافتہ نہ ہوں، یہاں پر خاصکر فیمیل کی تعلیم عام نہ ہو تو ہم ترقی نہیں کر سکتے، تو اس کو اولیت ہم نے دی ہے۔ میں اس پہ بات کرونگا کہ 2003-04 میں یہاں پر اس صوبے میں تعلیم کیلئے کتنا بجٹ مختص تھا؟ وہ بھی میں آپ کے سامنے رکھونگا اور اس کے بعد پھر ہم نے اس میں کتنا Growth کیا ہے، ہم آگے گئے ہیں؟ اگر آپ دیکھیں تو 2001-02 میں پرائمری تعلیم پر دس کروڑ، نوے لاکھ روپے تعلیم پر لگائے جاتے تھے، میرے ساتھ اے ڈی پی بھی ہے اور آپ کیلئے کاپیاں بھی لایا ہوں، اس کو ہم نے دس کروڑ، نوے لاکھ سے بڑھا کر 2007-08 میں تین ارب، باون کروڑ روپے تک پہنچایا۔ یہ صوبے کی تاریخ میں ایک ریکارڈ اضافہ ہے کہ اگر دس کروڑ،

نوے لاکھ روپے ایک ڈیپارٹمنٹ کو پرائمری تعلیم کیلئے مل رہے ہیں اور اس کو آپ پانچ سالوں میں تین ارب، باون کروڑ تک پہنچائیں۔ یہ فگرز میں آپ کو دے بھی سکتا ہوں، اگر کوئی غلطی ہو تو پھر آپ مجھے بتا بھی دیں۔ میں اپنے ساتھ ممبران میں تقسیم کرنے کیلئے اے ڈی پی کی کاپیاں بھی لایا ہوں۔ ابھی موجودہ حکومت نے، افتخار صاحب، ہمارے بڑے پیارے دوست ہیں اور بہت پرانے ساتھی ہیں، ان کا محکمہ ہے-----

(شور / قطع کلامیاں)

<u>ایک آواز:</u> بابک صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی:</u> بابک صاحب، اچھا ٹھیک ہے، وہ تو ابھی آئے ہیں۔ بابک صاحب کے پاس، ٹھیک ہے، سوری، بابک صاحب تو ہمارے برخوردار ہیں، کریم بابک صاحب کے فرزند ہیں، برخوردار ہیں۔ ابھی ان لوگوں نے اس میں جو اضافہ کیا ہے، صرف اور صرف تریسٹھ کروڑ، بیس لاکھ روپے کا اضافہ کیا۔ اس ٹوٹل بجٹ میں پرائمری میں جو ایک اضافہ ہوا ہے، وہ تیرہ کروڑ، بیس لاکھ روپے کا ہے، فگرز میرے پاس ہیں، بابک صاحب کو میں دے دونگا، وہ ذرا دیکھ لیں۔ ان کے پاس اپنے بھی ہیں، ان کو علم ہے، اس میں بھی حیرت کی بات ہے کہ ایک تو On going ہیں اور انہوں نے اسی میں دو یونیورسٹیاں بھی رکھی ہیں، ایک اسلامک یونیورسٹی امام ڈھیری اور دوسری یونیورسٹی مردان کی اور بیس ڈگری کالج بھی رکھے ہیں۔ آج کل ایک ہائر سیکنڈری سکول میرے خیال میں تریسٹھ کروڑ میں بنتا ہے یا ایک کالج، تو ٹوٹل آپ نے اضافہ کیا ہے-----

<u>ایک آواز:</u> تریسٹھ لاکھ میں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> تریسٹھ لاکھ ہیں، تریسٹھ لاکھ ہیں۔ یہ صرف اضافہ ہے تریسٹھ کروڑ، بیس لاکھ-دو یونیورسٹیاں، بیس ڈگری کالجز اور پچھلا اضافہ جو ہائر ایجوکیشن میں انہوں نے کیا ہے، وہ کیا ہے تین کروڑ کا، صرف تین کروڑ کا اضافہ۔ ہائیر ایجوکیشن میں ہمارے بجٹ سے زیادہ انہوں نے تین کروڑ روپے کا اضافہ کیا ہے، ایک روپیہ بھی اس سے زیادہ نہیں ہے، اگر میرے فگرز صحیح ہیں۔ اچھا جی، یہاں پر ابھی تقسیم کا جو طریقہ ہے، میں سب سے پہلے پرائمری پر آؤنگا۔ ہمایون خان نے بڑے خوبصورت انداز میں کہا کہ وہ چار کیڈٹ کالجز بھی بنا رہے ہیں تو یہ ہماری گورنمنٹ کی بات تھی، ایک آفتاب خان نے بات کی تھی چارسدہ کیلئے، لکی مروت میں ایک ہے، اس کیلئے زمین بھی خریدی گئی ہے، ایک ڈی آئی خان میں مولانا صاحب

اوران کے وہاں پر Elected لوگوں نے ڈیمانڈ کی تھی جلسے میں، ایک سوات میں، وہاں پر پریذیڈنٹ صاحب گئے ہیں۔ چار تک کیڈٹ کالجز جو ہیں، وہ بھی پچھلی گورنمنٹ کے ہیں لیکن کیڈٹ کالج کے سارے ترقیاتی اخراجات، زمین صرف صوبائی گورنمنٹ دیتی ہے، اس کیلئے انتظامات ہوئے ہیں لیکن وہ بنانے ہیں وفاقی حکومت نے، اس کیلئے فنڈز اس نے دینے ہیں۔ ابھی موجودہ اے ڈی پی میں فرنیچرز اور دوسرے سامان کیلئے جو پیسے رکھے گئے ہیں، وسطی اضلاع پشاور، چارسدہ، مردان، صوابی، نوشہرہ، یہ پانچ اضلاع ہیں، ان کیلئے انہوں نے پیسے رکھے ہیں نو کروڑ روپے سامان کیلئے اور جنوبی اضلاع کے سات اضلاع کوہاٹ، ہنگو، کرک، ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک اور بنوں کیلئے رکھے ہیں پانچ کروڑ روپے۔ اب آتے ہیں مالاکنڈ پہ، مالاکنڈ کے جتنے بھی اضلاع ہیں، آپ کو معلوم ہیں، پورے ڈویژن کی بات کر رہا ہوں، ان کیلئے رکھے ہیں پانچ کروڑ، پچھتر لاکھ روپے۔ مالاکنڈ کے دو دیر کے اضلاع ہیں، سوات ہے، بونیر ہے، شانگلہ ہے اور مالاکنڈ خود ہے، ہمایون خان کا جو ضلع ہے، چترال بھی ہے، ان کیلئے پانچ کروڑ اور پندرہ لاکھ ہیں یا گیارہ لاکھ ہیں، پچھتر لاکھ، پانچ کروڑ پچھتر لاکھ۔ اب پرائمری سکولز، جو ہماری پچھلی اے۔ ڈی۔ پی ہے، اس میں ہم نے رکھے تھے چار سو پرائمری سکولز، دو سو میل اور دو سو فیمیل کیلئے، ابھی انہوں نے رکھے ہیں اس بجٹ میں صرف دو سو پرائمری سکولز۔ دو سو پرائمری سکولوں کی کمی کی گئی ہے تو یہ بجٹ کیسا ہے؟ دو سو پرائمری سکول ہم نے 2003-04 میں رکھے تھے، اسلئے میں کہتا ہوں کہ واپس آئے ہیں، 2003-04 پر لوٹ آئے ہیں، چار سو کی بجائے دو سو رکھے ہیں اور دو سو اس میں سے نکالے ہیں۔ ہماری 2007-08 کی اے۔ ڈی۔ پی میں ایک سو تیئیس پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا تھا اور یہاں پر اب ایک سو ہیں، تیئیس سکولز مڈل میں بھی کم ہیں، اضافہ نہیں ہوا ہے بلکہ کم ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سو دس سکول تھے ہمارے جو مڈل سے ہائی بنانے تھے لیکن اب انہوں نے وہ بھی سو کر دیئے ہیں تو دس سکول ہائی میں بھی کم کئے ہیں، اس میں کوئی اضافہ نہیں ہے۔ یہ فگرز آپ کی اے ڈی پی میں ہیں، آپ پڑھ لیں۔ اس طرح میں صحت کی بات کرونگا کہ 2001-02 میں جو پورے محکمہ صحت کا فنڈ تھا، وہ تھا تیس کروڑ روپے۔ اے ڈی پی 2001-02 کی آپ نکالیں، اگر میں کوئی غلط بیانی کر رہا ہوں تو آپ اس میں دیکھ لیں، 2001-02 سے ہم نے 2008ء تک جو جمپ لگایا تین ارب، تریسٹھ کروڑ، اسی لاکھ کا، تین ارب، تریسٹھ، کروڑ، اسی لاکھ لیکن 2008-09 میں ہمایون خان نے جو بجٹ پیش کیا، اس میں صرف تیس کروڑ کا پورے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں اضافہ کیا ہے، پورے ڈیپارٹمنٹ میں- آپ سٹیل دیکھیں، آپ ریٹ دیکھیں، آپ جو مہنگائی ہے، وہ دیکھیں تو یہ

تیس کروڑ روپے نہیں ہیں بلکہ آپ اس حساب سے دیکھیں گے تو اس میں آپ کو بہت کمی نظر آئے گی۔ ابھی ایک بات کی میں وضاحت چاہونگا، ہمایون خان نے بجٹ سپیچ میں اس کا ذکر نہیں کیا تھا، اس غریب صوبے کے لوگوں کیلئے ہم نے ایمرجنسی ٹریٹمنٹ فری کی تھی ہسپتالوں میں۔ پہلے بڑے ہسپتالوں میں کی تھی اور پھر بعد میں پورے صوبے کے ہسپتالوں میں کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایکسیڈنٹ ہو جائے، کوئی اچانک بیمار پڑ جائے اور اس کے ساتھ کوئی رشتہ دار نہ ہو اور ایمرجنسی پہنچ جائے تو اس کی ذمہ دار گورنمنٹ ہے۔ بجٹ سپیچ میں مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اس پالیسی کو رد کیا ہے یا اس کو چالو رکھنا چاہتے ہیں لیکن میری گزارش ہوگی پوری گورنمنٹ سے سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے کہ وہ اس کو ختم نہ کرے۔ اس صوبے کے لوگ غریب ہیں، اگر خدانخواستہ کہیں پر ایکسیڈنٹ ہو جائے اور مجروح کے پاس پیسے نہ ہوں اور بھائی یا کوئی رشتہ دار بھی ساتھ نہ ہو تو وہ ہسپتال میں کیا کریگا؟ ڈاکٹر اس کو کچھ نہیں دے گا۔ تو یہ پالیسی، میں Request کرونگا کہ اگر ٹھیک ہے تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اگر نہیں ہے تو اس میں پھر آپ سوچ لیں۔ ہم نے کوشش کی تھی اسی طرح، جس طرح میں خوش ہوں یونیورسٹی مردان پر، ان لوگوں کی ڈیمانڈ تھی۔ مردان کے میڈیکل کالج پر میں خوش ہوں، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں اور بھی بننے چاہئیں سارے اضلاع میں اور یہی چیزیں اگر ہم بنائیں گے تو اس کیلئے ہمارے پاس وہاں پر سہولتیں ہونگی۔ مردان کا آدمی کیوں پشاور میں تعلیم کیلئے آئے؟ مردان میں وہاں پر میڈیکل کالج کا اگر کوئی بندوبست ہے اور میڈیکل کالج جب بنے گا تو مردان کے لوگ پھر ادھر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: درانی صاحب! تھوڑا Conclude کریں، بس۔ کافی ڈبل ٹائم آپ لے رہے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: نہیں، میرا ٹائم کا حق ہے سپیکر صاحب۔ اس میں آپ دیکھیں ذرا، (قہقہہ)۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مختصر کریں، مختصر۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جی، تو ہم نے خود بھی کوشش کی تھی۔ ہم نے خیبر میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا، یہ پورے صوبے کیلئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ ہم نے تین نئے کینسر ہاسپیٹلز بنا دیئے، ایک ارنم تھا کینسر ہاسپیٹل، ہم نے ڈی۔آئی۔خان میں بھی بنا دیا، بنوں میں بھی اور سوات میں بھی بنا دیا۔ انشاء اللہ اسی سال وہ تین نئے کینسر ہاسپیٹلز چالو ہونگے اور کام کرینگے۔ یہاں پر پشاور میں ایک وارڈ ہے کارڈیالوجی کا، 'پشاور کارڈیالوجی سنٹر' حیات آباد میں ہم نے شروع کیا ففٹی ففٹی پر، ففٹی فیڈرل گورنمنٹ دیگی اور ففٹی ہم دینگے۔ اسی طرح پشاور کا میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ ظاہر علی شاہ صاحب بھی بیٹھے

ہیں، وہ یقیناً اُس میں خود بھی دلچسپی رکھتے ہیں اور جب ہماری گورنمنٹ تھی تو ایک دفعہ میں کارڈیالوجی یونٹ میں گیا ایل آر ایچ میں، حفیظ اللہ سے میری بات ہوئی، ڈاکٹر ریاض سے ہوئی، تو اس پورے یونٹ کو ستر لاکھ روپے دیتے تھے سب غریب لوگوں کیلئے۔ پھر میں نے اس کو سات کروڑ روپے دیئے تاکہ جو غریب لوگ یہاں پر آئیں تو ان کے سارے ٹیسٹ فری ہوں۔ میں مزید بھی مطالبہ کرونگا کہ اس میں اضافہ کریں، سات کروڑ نہیں بلکہ اب اس کیلئے چودہ کروڑ ہونے چاہئیں تاکہ یہاں پر صوبے کے غریب لوگ آئیں تو جو دل کے مریض ہیں، ان کا علاج فری ہو۔ روڈز کے حوالے سے میں بات کرونگا، آپ 2001-02 کی اے ڈی پی دیکھ لیں، آپ کے پاس پی اینڈ ڈی میں پڑی ہے، انتالیس کروڑ، تیس لاکھ روپے تھے صرف روڈز کیلئے، اس کو ہم نے بڑھا کر 2007-08 میں تین ارب، پچانوے کروڑ، نوے لاکھ تک پہنچایا صرف روڈز سیکٹر میں اور ابھی موجودہ ہماری حکومت نے، آپ کی حکومت نے اس میں جو اضافہ کیا ہے پورے روڈز کیلئے، وہ ہے اکاون کروڑ، نوے لاکھ روپے صرف ٹوٹل روڈز کیلئے، اس سے زیادہ ایک روپیہ کا بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔ ابھی آپ سٹیل بھی دیکھیں، اینٹ بھی دیکھیں، سب چیزیں دیکھیں، مزدور بھی دیکھیں کہ یہ کتنا اضافہ ہوگا اور اس میں ہم کیا ترقی کرینگے؟ اچھا ایک عجیب سی بات ہے اور دلچسپ بھی ہے، آپ ذرا غور سے سارے پڑھیں، صفحہ نمبر 69 پر اے ڈی پی نمبر 399، میرے پاس جو اے ڈی پی ہے، اس میں میرے پاس دو سو کلو میٹر روڈ ہے اور عجیب اتفاق ہے، رات کو میں اور میرا بیٹا زیاد درانی بیٹھے تھے، اسی پر ڈسکشن کر رہے تھے، میرے بیٹے کے اے۔ڈی۔پی میں دو سو پچاس کلو میٹر ہے، میرے اے ڈی پی میں دو سو ہے کلو میٹر روڈ، میرے بیٹے کی اے ڈی پی میں دو سو پچاس ہے اور ہمایون خان کی بجٹ تقریر میں چھ سو پچاس ہے تو ابھی ان تین فگرز کو، تین فگرز کو ہمایون خان، آپ ذرا نوٹ کر لیں کہ آپ کی بجٹ تقریر ٹھیک ہے، میری اے ڈی پی ٹھیک ہے یا میرے بیٹے کی ٹھیک ہے یا باقی جو میرے ساتھی ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ ان کے پاس کیا ہے؟ تو آپ ذرا اس کی بھی نشاندہی کریں، ذرا دیکھ لیں۔ یہاں پر بجٹ تقریر میں سن کر مجھے خوشی ہوئی کہ مالاکنڈ کو دوسرے اضلاع سے ملانے کی Feasibility ہے لیکن میں خود بھی، میری محبت ہے مالاکنڈ کے لوگوں کے ساتھ اور وہ بہت تکلیف سے یہاں پر آتے ہیں، چترال کے لوگ بھی بڑی تکلیف سے آتے تھے، شکر ہے کہ وہاں پر ابھی ٹنل مکمل ہو رہا ہے اور چترال کی جو زندگی ہے، وہ صوبے سے سارا سال منسلک ہوگی اور اس میں رکاوٹ نہیں ہوگی، وہ Completion میں ہے، ہم نے مالاکنڈ ٹنل پر بڑا زور دیا۔ میں نے جرمن سفیر کو، میں نے جاپان کے سفیر کو بلایا، میں نے ڈائریکٹ

پریذیڈنٹ سے بات کی، میں نے پرائم منسٹر سے بات کی اور مالاکنڈ ٹنل کو میں نے پی ایس ڈی پی میں شامل کیا، اسلئے آپ کے Knowledge میں اضافے کیلئے کہ مالاکنڈ ٹنل کی ٹوٹل جو لمبائی دو کلو میٹر ہے اور اس میں سینتیس کلو میٹر ساتھ روڈ بھی ہم نے شامل کیا، پی ایس ڈی پی میں شامل ہے۔ ابھی شکر ہے وہاں پر آپ کی گورنمنٹ ہے، ابھی اس میں سے آپ نے پیسے نکالنے ہیں ٹنل کیلئے، پی ایس ڈی پی میں شامل ہے، سینتیس کلو میٹر روڈ بھی اور دو کلو میٹر ٹنل بھی اور سات ارب روپے صرف ٹنل کے اخراجات ہیں، Feasibility بھی بن رہی ہے، سب چیزوں پر ہم نے کام کیا ہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ آج اس ایوان کے ذریعے میں وفاقی حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مالاکنڈ کے دور دراز علاقوں میں رہنے والوں پر رحم کریں اور اس ٹنل کیلئے جو سات ارب روپے ہیں، وہ وفاقی حکومت کیلئے کچھ بھی نہیں ہیں، اس کی منظوری دے کہ پشاور کو مالاکنڈ کے لوگوں کی بھی کوہاٹ ٹنل کی طرح آسانی سے آمد و رفت ہو۔ (تالیاں) یہاں پر میں نے دیکھ لیا مردان بائی پاس کی Feasibility، تو مردان کی Feasibility میں نے Already بنائی ہے ایف ایچ اے کے ذریعے، مردان بائی پاس کی Feasibility بنانے کی ضرورت نہیں ہے، Feasibility. بنی ہے، میں گزارش کرونگا کہ اسی سال مردان کے بائی پاس پر عملی کام شروع کرنے کی سفارش کرتا ہوں، میں اس کیلئے التجاء کرتا ہوں کہ Feasibility میں نے بنائی ہے، صرف اس پر ابھی کام کرنا چاہیئے۔ (تالیاں) اب آتے ہیں ہاؤس بلڈنگ پہ، بلڈنگ اور ہاؤسنگ کیلئے 2001-02 میں ٹوٹل ایلوکیشن آٹھ کروڑ، بیس لاکھ روپے ہے اور ہم نے 2007-08 میں اسے بڑھا کر ستر کروڑ، چالیس لاکھ روپے تک پہنچایا۔ اضافہ ابھی جو موجودہ اے ڈی پی میں ہے، اس میں ہاؤسنگ اور بلڈنگز کیلئے صرف نو کروڑ، اسی لاکھ روپے کا اضافہ ہے۔ ابھی آپ دیکھیں اخراجات اور یہ اضافہ کہ اس سے سال میں کتنا کام ہو سکے گا؟ یہاں پر ایک نگران حکومت بھی آئی تھی اور نگران حکومت کا کام صرف یہ تھا کہ وہ نگرانی کرے، لوگوں کو دیکھے کہ کوئی چیز ادھر ادھر نہ لے جائے لیکن انہوں نے وہ کام کئے کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کونسے کام کئے؟ یہ آپ سب کو معلوم ہے۔ ابھی مجھے خوشی ہے، میرا یہی مشورہ تھا کہ ہر ایک ضلع میں ریسٹ ہاؤس بھی ہو اور ایک بڑی جگہ بھی ہو کہ اگر کوئی 'وی وی آئی پی' باہر سے آئے تو ان کیلئے احترام کی جگہ ہو کیونکہ یہ عجیب سی بات ہے کہ اگر آپ کے پاس جگہ نہ ہو تو پریذیڈنٹ کو، پرائم منسٹر کو کسی کے گھر لے جائیں گے؟ باہر سے کوئی Delegation آتی ہے، سفراء آتے ہیں، ابھی میں نے بجٹ میں دیکھا، میں کہتا ہوں دس کروڑ روپے مردان کیلئے، اس سے بنا رہے ہیں

سرکٹ ہاؤس سے فرنٹیئر ہاؤس لیکن دس کروڑ روپے کم ہیں، اس میں اضافہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہاں پر مردان ایک Main جگہ ہے، وہاں پر ضرورت ہے، بہت سارے زیادہ لوگ آتے ہیں، پریذیڈنٹ آئے گا، ابھی ہمارا چیف منسٹر جو ہے، وہ مردان سے تعلق رکھتا ہے، وہاں پر وہ دعوت دے گا تاکہ اس کیلئے وہاں پر ایک اچھی خاصی جگہ ہو لیکن عجیب سی بات یہ ہے کہ یہاں پر جب، پرائم منسٹر نے مجھے ایک دفعہ بات کی کہ میں آپ کے ساتھ ٹھہرونگا تو میں نے انہیں کہا کہ پھر آپ کو 'پی سی' میں ٹھہراؤنگا۔ انہوں نے کہا 'پی سی' میں نہیں، آپ کی کوئی جگہ نہیں، شاہی مہمان خانہ یا کوئی جگہ نہیں؟ میں نے کہا وہ اس طرح ہے کہ اس میں ہم لوگ جاتے ہیں لیکن وہ آپ کے قابل نہیں، تو پشاور کا جو کمشنر ہاؤس تھا، وہ میں نے فرنٹیئر ہاؤس Declare کیا اور میں نے اس کو اتنا خوبصورت بنادیا تھا کہ اگر پریذیڈنٹ ادھر آتے تو بھی وہ اس قابل تھا اور اگر پرائم منسٹر بھی آتے تو بھی وہ اس قابل تھا۔ آج چیف سیکرٹری صاحب نہیں ہیں، مجھے اس پر بھی افسوس ہے کہ یہاں پر سیکرٹری لیول کے جو لوگ ہیں، وہ بہت کم ہیں ورنہ میں تو ان کا چھ ماہ پہلے چیف منسٹر گزرا ہوں، اتنا وقت نہیں گزرا۔ (قہقہہ) سیکرٹریز بھی ہونے چاہئیں تھے اور چیف سیکرٹری بھی کہ وہ بھی میری باتوں کو سنیں کیونکہ ان کے ساتھ میری بہت سی باتیں ہوئی ہیں، میرے پاس چیف سیکرٹری By hand ایک سمری لائے، ہم نے ریجنل کوآرڈینیٹر، آر۔سی۔او کو جو بحال کیا تھا پشاور میں، کوہاٹ میں، بنوں میں اور پھر دوسرا مالاکنڈ میں لانا تھا ریجنل کوآرڈینیٹر کہ آپ یہ دوبارہ ان کو دیں۔ میں نے کہا کہ ریجنیل کوآرڈینیٹر ہمارا اپنے سیکرٹری لیول کا آدمی ہوتا ہے بیس یا اکیس گریڈ کا، ہمارے پاس بہت زیادہ Residential جگہیں ہیں، ہمارے پاس دفاتر بھی ہیں، اس سمری پر میں نے لکھ دیا، میں نے کوہاٹ کے کمشنر ہاؤس کو بھی جو فرنٹیئر ہاؤس Declare تھا، ایبٹ آباد کو بھی، سوات کو بھی اور بنوں کو بھی، میں نے اس کو Reject کیا کہ یہ فرنٹیئر ہاؤس ہونگے اور اس میں وی۔آئی۔پی لوگ آئیں گے اور یہ ہماری عزت کی جگہ ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جب میں چلا گیا اور وہی سمری شمس الملک صاحب کے پاس آئی تو انہوں نے شاید پڑھی ہو گی یا نہیں پڑھی ہو گی لیکن ایک Elected چیف منسٹر نے Reject کیا ہے اور شمس الملک صاحب نے ان سے کہا کہ نہیں فرنٹیئر ہاؤس پشاور کا نہیں، اس کو میں ریجنل کوآرڈینیٹر کا گھر اور دفتر بنا رہا ہوں تو یہ ہمارے Elected لوگوں کی توہین ہے، یہ Insult ہے۔ چیف منسٹر تو موجود نہیں ہیں لیکن میں ان سے اس ایوان کے توسط سے کہونگا کہ آپ ایک Visit کرلیں، آپ جائیں پشاور کے ریجنل کوآرڈینیٹر کے گھر کو دیکھیں، اگر وہ پریذیڈنٹ لیول کے رہنے کے قابل ہو تو میری بات مانیں اور اس کو دوبارہ فرنٹیئر

ہاؤس Declare کر لیں۔ اگر آپ کوہاٹ والے کو دیکھیں تو آپ اس کو دوبارہ فرنٹیئر ہاؤس Declare کریں اور آپ اگر بنوں والے کو دیکھیں کہ وہ اس قابل ہے کہ پریذیڈنٹ، پرائم منسٹر یا میرے یہاں وزراء ہیں، یہ ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، یہ ابھی کوہاٹ جائیں گے تو وہاں کسی دوست کے گھر میں رہیں گے؟ اگر کوہاٹ میں فرنٹیئر ہاؤس ہو تو وہاں پر میرا ایک منسٹر عزت کے ساتھ لوگوں سے مل سکتا ہے۔ اگر سوات میں، سوات میں بھی ابھی ریجنل کوآرڈینیٹر گیا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ فرنٹیئر ہاؤس بھی ابھی ختم ہو رہا ہوگا، مجھے معلوم نہیں کہ اس کو بھی ختم کیا ہے؟ تو میں اس ایوان سے بھی گزارش کرونگا کہ وہ میری سپورٹ کرے اور اس تبدیلی کو دوبارہ چیف منسٹر بحال کریں۔ پشاور والے کو بھی فرنٹیئر ہاؤس Declare کریں، بنوں والے کو بھی، کوہاٹ والے کو بھی اور سوات والے کو بھی اور ایبٹ آباد کا میں نے کیا ہے کہ وہاں بھی ابھی کمشنر جائے گا تو وہ اس میں بیٹھے گا تو وہاں پر ہمارے ایم پی ایز اس میں بیٹھے ہیں، وہاں پر ہمارے وزراء اس میں بیٹھے ہیں تو یہ بھی میری ایک گزارش ہے اس ایوان کے توسط سے۔ اربن ڈویلپمنٹ میں، آج یقیناً میرے دل کو دکھ پہنچا ہے کیونکہ اس ایوان میں ایسی روایات نہیں ہیں، اس صوبے میں ایسی روایات نہیں ہیں، اے ڈی پی نمبر 624 پر پشاور میں میں نے 'مفتی محمود فلائی اوور' کیلئے چھبیس کروڑ روپے رکھے تھے اور ایک منتخب وزیر اعلیٰ گیا، جس نے اس کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔ آج میرے مفتی محمود کا نام نکالا گیا ہے، میں اس پر احتجاج کر رہا ہوں۔ ہم جس انداز سے باچا خان کی عزت کرتے ہیں کہ وہ ہمارے رہبر ہیں، اس طرح ہم ان کی بھی عزت کرتے ہیں لیکن اگر میرے مفتی محمود کی کوئی عزت نہ کرے تو یہ دل کو دکھ پہنچانے والی بات ہے۔ میں آج اس ایوان کے ذریعے کیونکہ بعد میں پھر میں الگ انداز سے اس اجلاس کو جاری رکھونگا، اس کیلئے میں ابھی اپنی پارلیمانی پارٹی سے بات کرونگا کہ اگر چھبیس کروڑ روپے سے میں نے پشاور کے لوگوں کیلئے بنانا تھا جیل کے سامنے سے چارسدہ روڈ تک، جو باچا خان چوک ہے، وہاں پر میں نے فلائی اوور کا افتتاح کیا تھا، چھبیس کروڑ روپے بھی رکھے تھے، ٹینڈر ہونے والے تھے لیکن اس کو اس اے ڈی پی سے نکالا گیا ہے۔ میں رحیم داد خان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ کے خود بھی اس خاندان سے بڑے اچھے تعلقات ہیں، آپ کے مفتی محمود صاحب سے بہت اچھے تعلقات تھے، آپ کے مولانا فضل الرحمان صاحب سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ میں نے ابھی ڈسٹرکٹ کونسل ہال بنوں کو پورے کا پورا گرایا تھا چونکہ ابھی وہاں پر ضلع کونسل کا اجلاس ہوتا ہے، بہت خوبصورت بنایا لیکن وہاں پر نام تھا باچا خان کا، میں نے کہا کہ ہال سے زیادہ خوبصورت باچا خان کا نام لکھنا چاہیئے۔ (تالیاں) دوبارہ میں

نے وہاں پر بورڈ لاکر لگادیا کیونکہ باچاخان ہمارے رہبر ہیں، وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور جس طرح وہ ہال خوبصورت ہے، اس طرح باچاخان کے نام کا بورڈ بھی خوبصورت ہونا چاہیے۔ اگر ہم ایک دوسرے کی لیڈرشپ کے نام مٹانے کے پیچھے لگ جائیں تو پھر ہم ایک جگہ نہیں بیٹھ سکتے، ہم ایک جگہ نہیں چل سکتے، تو بڑے ادب سے میری گزارش ہے کہ اس کو فوری طور پر اے ڈی پی میں بھی شامل کریں، ابھی گیارہ فلائی اوور میں سے پشاور کی اے ڈی پی میں صرف اس کی Feasibility ہے۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ پشاور میں ٹریفک کی تکلیف ہے، اس کیلئے یہ فلائی اوور بھی شامل کریں اور دس گیارہ جو نئے ہیں، وہ بھی بنائے جائیں لیکن ان کو آپ جب بنائیں گے تو ایک سال آپ کی Feasibility پر لگے گا اور اس فلائی اوور کا سنگ بنیاد میں نے رکھا ہے، صرف ٹینڈر وہاں پر کروانے ہیں اور اس پر کام کروانا ہے۔ جب یہاں سے آپ جیل روڈ سے چارسدہ جائیں گے تو ڈائریکٹ اوپر سے جائیں گے، ابھی جو Blockade ہے، وہ نہیں ہوگا۔ دوسرا یہاں پر پریس میں بہت اچھالا گیا کہ پشاور کیلئے پیکج دیا گیا، اس پر میں خوش ہوں، پشاور ہمارا شہر ہے، یہ ہمارا دارالخلافہ ہے، اس کو ہم جتنا بھی خوبصورت بناتے ہیں، میں تائید کرتا ہوں کہ اس میں اتنا اضافہ کیا جائے لیکن یہاں پر اس کیلئے صرف ستر کروڑ روپے رکھے ہیں، سترہ کروڑ روپے خرچ کرنے ہیں اور ٹوٹل ہیں ستر کروڑ روپے۔ ابھی جو فلائی اوور آپ بناتے ہیں، اس کیلئے کوئی کنٹریکٹر نہیں آئے گا۔ جتنی Amount آپ اس کیلئے رکھتے ہیں، یہ بالکل صرف دکھاوے والی بات ہے لیکن یہاں پر ہم نے خود بھی ملک سعد شہید کا فلائی اوور بنایا، یہاں پر ہم نے سرکلر روڈ بنایا، پشاور کے اور روڈز بنائے، اس کی Amount میں ابھی چونکہ آپ کے سامنے نہیں پیش کر سکتا، کافی Amount ہے، میں پریس والوں کو دے رہا ہوں کہ پشاور کیلئے پچھلے سال ہم نے کیا کیا تھا اور ابھی موجودہ حکومت نے کیا کیا؟ اس کا موازنہ کریں کہ ہماری گورنمنٹ میں زیادہ تھی یا اس موجودہ حکومت میں پشاور کیلئے Development زیادہ ہے؟ واٹر سیکٹر میں 02-2001 میں ٹوٹل بتیس کروڑ، ساٹھ لاکھ روپے تھے، یہ ہم نے بڑھا کر 08-2007 تک ایک ارب، چونتیس کروڑ روپے کردیے۔ اس سال ایک ارب، ستائیس کروڑ، اسی لاکھ روپے ہیں اور صاف پانی بہت ضروری ہے لیکن یہ آپ دیکھ لیں، آپ نے اس میں کمی کی ہے، اضافہ نہیں کیا ہے بلکہ چھ کروڑ، نوے لاکھ روپے واٹر سیکٹر میں آپ نے پچھلے بجٹ سے کم رکھے ہیں، تو بجائے اس کے کہ آپ زیادہ رکھتے، آپ لوگوں نے کم رکھے ہیں چھ کروڑ، نوے لاکھ روپے۔ ابھی ہے ٹورازم، سپورٹس، 02-2001 میں دو کروڑ، ساٹھ لاکھ روپے تھے، ان کو ہم نے بڑھا کر پچیس کروڑ، ساٹھ لاکھ روپے کر

دیا۔ ابھی 2008 میں اس میں جو اضافہ ہوا ہے، وہ صرف ستر لاکھ روپے کا ہوا ہے پورے سپورٹس، ٹورازم میں۔ پاؤر سیکٹر میں 02-2001 میں ایک کروڑ، اسی لاکھ روپے تھے، ہم نے 08-2007 میں ان کو انتالیس کروڑ، بیس لاکھ کر دیا اور ابھی پاؤر سیکٹر میں صرف تین کروڑ، ستر لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ تعمیر سرحد پروگرام جو ہے، یہاں پر ہمارے پرانے ایم پی ایز بیٹھے ہیں، سکندر شیر پاؤ صاحب بھی ہیں، ہمیشہ کچھ گلے ہوتے رہتے ہیں گورنمنٹ سے اپوزیشن کے، میرے پاس آئے اور مجھ سے مطالبہ کیا کہ یہ پچاس لاکھ روپے کم ہیں اور آپ نے اس کو ایک کروڑ کروانا ہے تو میں نے اپوزیشن ممبران کے آنے پر اور وہاں بیٹھنے پر اس کو ایک کروڑ روپے کر دیا۔ ابھی بلوچستان کی حکومت فی ایم پی اے ڈھائی کروڑ روپے دے رہی ہے، آپ نے بلوچستان کا بجٹ دیکھا ہوگا، بلوچستان کے ہر ایک ایم پی اے کو ڈھائی کروڑ روپے مل رہے ہیں تو میں اپنی اپوزیشن اور سارے ایم پی ایز کی طرف سے یہ گزارش کرونگا کہ جتنے ریٹس بڑھ گئے ہیں، ایک کروڑ روپے سے بھی مزید کام نہیں ہو سکتا تو اس کو آپ کم از کم دو کروڑ روپے کریں تاکہ یہاں پر جو ایم پی ایز ہیں، ان کیلئے کم از کم کچھ نہ کچھ تو وہاں پر، یہی ایک رقم ہوتی ہے ایم پی ایز کیلئے کہ وہ کہیں جا کر اعلان کریں، اس کے ہاتھ میں کچھ ہوتا ہے، وہاں پر اگر کسی نے چائے کی دعوت کی ہو اور وہ دس لاکھ، پانچ لاکھ، دس ہزار روپے دے دیں تو وہ کم از کم چائے کی دعوت کرنے پر خوش ہوگا ورنہ پھر وہ گالیاں دیتے ہیں کہ چائے بھی پی لی اور کوئی کام بھی نہیں کیا۔ (تالیاں) ریجنل ڈیویلپمنٹ سیکٹر میں اے۔ڈی۔پی نمبر 773 پر Special Package for Deployment صوبہ سرحد، یہ بھی ایک عجیب سا مجھے لگا اے ڈی پی میں۔ یہ پندرہ سو ملین روپے On going میں آئے ہیں چونکہ پچھلی بجٹ تو میں نے تیار کی تھی، On going میں پندرہ سو ملین آئے ہیں لیکن وہاں پر ہیں نہیں، جاری سکیموں میں پندرہ سو ملین وہاں پر نہیں ہیں۔ ابھی مجھے یہ بتا دیں، وضاحت کر لیں کہ یہ پندرہ سو ملین جو On going میں ہیں، وہ تو میں نے پرانے 'On going' میں دیکھا تو نہ وہ New میں ہیں، نہ 'On going' میں ہیں، آپ لوگوں نے کہاں سے لا کر پندرہ سو ملین On going کا ایک مد ڈالا ہے؟ دوسرا محکمہ اوقاف، مجھے ویسے بھی خطرہ تھا کہ اس میں کچھ کمی لائیں گے، ابھی دینی مدارس، دارلعلوم، مساجد کیلئے پچھلی گورنمنٹ نے دو کروڑ، تینتیس لاکھ روپے رکھے تھے، ابھی موجودہ گورنمنٹ نے ان کو دو کروڑ، تیرہ لاکھ کر دیا، بیس لاکھ اس میں کمی کی گئی ہے۔ میرے خیال میں وہاں پر مہنگائی، آٹا اور یہ چیزیں تو مہنگی ہیں لیکن یہ بیس لاکھ روپے کی کمی، مجھے عجیب سی لگ رہی ہے دینی مدارس سے یہ کٹوتی۔ ایک اہم مسئلہ، رحیم داد چلے

گئے، وہ پی اینڈ ڈی کے منسٹر ہیں، ان کے نالج میں لانا چاہتا ہوں، آپ نوٹ کر لیں، کوئی بھی ذمہ دار منسٹر، شیخ بدین ایک ایسی جگہ ہے سدرن ڈسٹرکس میں جو ڈی آئی خان، بنوں، کرک، لکی مروت، کوہاٹ کے عام لوگوں کی سیر و تفریح کیلئے واحد جگہ تھی اور انگریزوں نے وہاں تک سڑک بھی بنائی تھی، وہاں پر ایک ہال بھی بنایا تھا، ریسٹ ہاؤس بھی اور ہمارے غریب لوگ گدھوں اور گھوڑوں پر جا کر وہاں پورا سیزن تین مہینے کا گزارتے تھے۔ جب ہماری حکومت آئی تو اس کیلئے میں نے پندرہ کروڑ روپے منظور کئے، روڈ بھی پہنچا دی، اوپر اور نیچے دو ٹیوب ویلز لگا کر لفٹ سے پانی بھی پہنچانے کی کوشش کی۔ ابھی پندرہ کروڑ میں خرچ ہوئے ہیں چھ کروڑ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی موجودہ حکومت نے اس کیلئے ایک لاکھ روپے رکھے ہیں، صرف اور صرف ایک لاکھ۔ کیا جنوبی اضلاع کے وہ غریب لوگ اس قابل نہیں کہ وہ بھی کبھی دھوپ میں بیٹھیں؟ گرمی کا موسم ہو تو وہ اس قابل نہیں کہ وہاں سے میر علی، میران شاہ، نارتھ وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان، بنوں، ڈی آئی خان کا آدمی نتھیا گلی یا ڈونگا گلی جائے۔ ان لوگوں کیلئے تو ایک ہی جگہ ہے، وہ ہے شیخ بدین۔ تو میں گزارش کرونگا کہ وہ ایک لاکھ کی بجائے نو کروڑ دوبارہ بحال کریں اور وہاں پر کام بھی کریں تاکہ وہاں پر سدرن ڈسٹرکٹس کے لوگ تین مہینے آرام سے گزاریں جو سردی میں تفریح کیلئے بہت اچھی جگہ ہے۔ لیبر محکمہ کو میں نے دیکھا کیونکہ اس کا تعلق میرے ہوم ڈسٹرکٹ کے شیر اعظم خان کے ساتھ ہے جو میرے اچھے دوست ہیں، پورے محکمے کیلئے صرف دو کروڑ روپے رکھے ہیں۔ ابھی لیبر کا محکمہ، جو ہم کہتے ہیں کہ محنت کش، محنت کش، محنت کش، ہم غریب لوگوں کیلئے آئے ہیں، ہم مزدوروں کیلئے آئے ہیں، ہم غریبوں کیلئے آئے ہیں اور ٹوٹل لیبر محکمے کیلئے دو کروڑ روپے ہیں اور گیارہ لاکھ روپے On going سکیموں کیلئے ہیں جو کسی دوسری سکیم سے بچے ہیں تو دو کروڑ، گیارہ لاکھ روپے پورے لیبر محکمے کیلئے ہیں، تو میں گزارش کرونگا کہ یہ محنت کشوں کا محکمہ ہے، اس میں آپ ذرا اضافہ کر لیں، مزید فنڈز رکھیں۔ یہاں پر بجٹ تقریر میں میں نے جو کچھ نوٹ کیا، میں نے ایک رپورٹ منگوائی تھی کہ پورے صوبے میں کتنے ایسے اضلاع ہیں جہاں انتہائی غربت ہے اور جب میرے پاس رپورٹ آئی تو ایک کوہستان تھا، ایک شانگلہ، ایک بٹگرام، تو پھر میں نے وہاں کے ساٹھ سال سے زائد عمر کے لوگوں کیلئے ایک وظیفہ مقرر کیا کہ وہاں پر اگر کسی کا باپ بیمار ہے اور بیٹا صالح نہیں جو اس کیلئے کھانسی کی دوائی بھی خرید کر نہیں لاتا یا کوئی بوڑھا مرد ہو یا بوڑھی عورت، کبھی اس کا خربوزہ یا انگور کھانے کو جی چاہے تو کم از کم پانچ سو روپے اسکی جیب میں ہونگے کہ اپنے لئے کچھ خرید سکے۔ ابھی ان تین اضلاع کو بجٹ اور پالیسی سٹیٹمنٹ سے نکالا گیا ہے، بٹگرام

کو بھی نکالا ہے، شانگلہ کو بھی نکالا ہے اور کوہستان کو بھی نکالا ہے اور یہاں پر اٹھارہ سو افراد صرف لکھے ہیں کہ اٹھارہ سو افراد کو ہم ایک ہزار وظیفہ دینگے۔ اس میں ہمیں تھوڑا سا شک ہے کہ کسی من پسند آدمی کو پھر نہ دے رہا ہو کیونکہ اضلاع کا کوئی ذکر نہیں ہے اور اس کیلئے کوئی پالیسی بھی نہیں بنائی گئی ہے کہ کس پالیسی کے تحت آپ دینگے؟ پوسٹ گریجویٹ کیلئے ہم نے ایک سلسلہ شروع کیا کہ پہلے سال پوسٹ گریجویٹ سٹوڈنٹ کیلئے، ایم اے پاس کیلئے ایک ہزار، دوسرے سال میں دو ہزار اور پھر میں گیا پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے پاس کہ میں نے یہ آج تک صوبے میں چلایا ہے، خدا کیلئے آپ بھی چلا دیں اور پھر میں نے پریذیڈنٹ صاحب اور پرائم منسٹر کو مجبور کیا، انہوں نے پوسٹ گریجویٹ طلباء کیلئے دس ہزار روپے مقرر کئے اور یہاں پر پھر پریذیڈنٹ آئے اور لوگوں کے ہاتھوں میں دیئے بھی وہ پیسے۔ ابھی اس میں بارہ سو سٹوڈنٹس ہیں، ہمیں معلوم نہیں کہ یہ بارہ سو سٹوڈنٹ کون ہونگے؟ یہ تو پورے صوبے کیلئے بات تھی، چوبیس اضلاع کیلئے بات تھی تو اس بارے میں بھی میری تجویز ہے کہ چوبیس اضلاع میں کریں اور جو بٹگرام، شانگلہ، کوہستان ہیں، ان کو نہ نکالیں بلکہ ان کی غربت پر رحم کریں اور ان کا وظیفہ جاری رکھیں۔ (تالیاں) ہم نے یہاں پر ایک پالیسی دی کہ جس ضلع میں بجلی پیدا ہوتی ہے، اس کے منافع کے پانچ فیصد پر اس ضلع کا حق ہوگا۔ جو اضلاع تمبا کو پیدا کرتے ہیں، اس پہ میں نے پانچ فیصد اس ضلع کو دیا کہ یہ اس ضلع کا ہوگا اور اسی طرح گیس، تیل کیلئے بھی میں نے پانچ فیصد دیا کیونکہ وہ کمپنیوں کے ساتھ تعاون بھی کرتے اور جب لوگوں کو معلوم ہو کہ ان کے ڈسٹرکٹ میں بھی کچھ آتا ہے تو اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔ ابھی اس کیلئے بھی پالیسی وضع نہیں ہے۔ اس وقت بھی میں نے ایک پالیسی بنائی تھی کہ چارسدہ، مردان، صوابی، بونیر اور مانسہرہ میں بھی منتخب اراکین کے ذریعے وہاں پر ڈیویلپمنٹ کا کام ہو لیکن یہاں پر اس سلسلے میں پالیسی میں ابھی یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ کس طریقے سے دینگے؟ یہاں پر جو ہمایون خان نے بات کی، ہم نے بڑی کوشش کی تھی کہ کرک میں، کوہاٹ میں وہاں پر گیس کی کمپنیوں کے ساتھ پندرہ دن میں میں خود ایک میٹنگ کرتا تھا اور میں کرک، کوہاٹ اور ہنگو کے ان لوگوں کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ان لوگوں کو عزت دی۔ ابھی خدا کا فضل ہے، 2.5 ارب روپے پہلے ملتے تھے اور ابھی بجٹ تقریر میں آپ نے بات کی 1.9 ارب کی تو میں یہ چاہونگا کہ جن لوگوں کا پانچ فیصد کا حصہ ہے، وہ ان لوگوں کو فوری طور پر آپ ریلیز کریں، چارسدہ کیلئے بھی، مردان کیلئے بھی، مانسہرہ کیلئے بھی، صوابی کیلئے بھی، کرک کیلئے بھی، کوہاٹ کیلئے بھی کہ فوری طور منتخب اراکین اس پر وہاں پر کام شروع کریں۔ (تالیاں) یہاں

اس پر آپ لوگوں کی عزت ہوگی، آپ کی حکومت میں کام ہوگا۔ پیر صابر شاہ صاحب بیٹھے ہیں، سب سے زیادہ قربانی ہری پور کے ضلع نے دی ہے۔ تربیلا کو آج اگر چھ بلین مل رہے ہیں تو وہ اس غازیوں کے شہر کی بات ہے کہ انہوں نے اپنی ہڈیاں دیں وہاں پر، اپنے بچوں کی قربانیاں دیں لیکن کسی نے اس کو اس نظر سے نہیں دیکھا۔ (تالیاں) میں نے ان کو بھی پانچ فیصد دی اور ابھی چھ بلین میں اس ضلع کو مل رہے ہیں پینتیس کروڑ روپے، تو وہ ہری پور کو بھی، میری گزارش ہے کہ وہ فوری طور پر ریلیز ہو اور وہاں پر منتخب اراکین کے ذریعے اس کا استعمال ہو تاکہ وہاں پر ہری پور میں بھی ڈیویلپمنٹ کا کام جاری ہو، اس کیلئے بھی اور اس طرح کرک کیلئے بھی۔ یہاں پر بجٹ تقریر میں کرک میں پانچ ڈیموں کی بھی بات کی گئی۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں، پریذیڈنٹ صاحب آئے تھے کرک میں، میاں نثار گل صاحب میرے ساتھ بیٹھے تھے، وہاں پر میں نے ڈیمانڈ کی کہ کرک کے لوگ، ہماری مائیں، بہنیں پانی کیلئے باہر نکلتی ہیں اور مٹکے سروں پر لاتی ہیں۔ ہمیں شرم آتی ہے کہ وہاں پر جب ہماری خواتین پانی کیلئے نکلتی ہیں، انہوں نے پانچ ڈیموں کا، مجھے خط بھی لکھا، میرے پاس پڑا ہے کہ آپ کی ریکویسٹ پر میں نے پانچ ڈیمز منظور کئے اور ابھی سیکرٹری ایریگیشن کو بھی لیٹر آیا ہے اور آج اس میں اے ڈی پی میں Directive دی، پریذیڈنٹ کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں تو ہم نے کوشش کی ہے کہ کرک کو پانی دے اور پانچ ڈیمز جو ہیں، وہ بھی ہماری کوششوں سے کرک ضلع کو انشاء اللہ مل رہے ہیں۔ جس طرح ملاکنڈ تھری پراجیکٹ ہے، ایک دن وفاقی حکومت نے ایک سٹیٹمنٹ دی کہ پانچ سال میں ایک میگاواٹ بھی بجلی پیدا نہیں ہوئی، میں فیڈرل گورنمنٹ کی وکالت نہیں کر رہا ہوں لیکن ہم نے، ملاکنڈ تھری کا وہاں پر جو پراجیکٹ اب مکمل ہوا، اکاسی میگاواٹ بجلی انشاء اللہ اس صوبے کی اپنی آمدن سے آپ کو مل رہی ہے۔ اس پر میرا فیصلہ تھا کہ اس پراجیکٹ میں سارے کلاس فور ملازمین ملاکنڈ کے ہونگے۔ میں آج بھی ملاکنڈ کے لوگوں کیلئے گزارش کرتا ہوں کہ Non technical job ملاکنڈ کے لوگوں کو دیا جائے تاکہ وہاں پر ملاکنڈ کے غریب لوگ برسر روزگار ہوں اور دس میگاواٹ کی میں نے وہاں پر صنعتی زون کی منظوری دی تھی۔ میں گورنمنٹ سے مطالبہ کرونگا کہ دس میگاواٹ بجلی سے فوری طور پر وہاں ملاکنڈ میں صنعتی زون قائم کیا جائے اور میں نے وعدہ یہ بھی کیا تھا کہ اگر ایک روپے پر بجلی بنتی ہے تو آپ کارخانہ داروں کو ایک روپے پر دیں گے اور اگر آٹھ آنے پر بنتی ہے تو آٹھ آنے پر دیں گے، ان کو سرکاری ریٹ پر بجلی نہیں دیں گے تو اس پر بھی کام کا آغاز ہونا چاہیئے۔ بنوں باران ڈیم کی بھی بات ہوئی، سات فٹ اونچائی کی، ہمایون خان کا مشکور ہوں، پی

ایس ڈی پی وفاق میں شامل ہے اور انشاء اللہ عنقریب اس کا سارا کام، یہ بھی کوشش کرینگے اور اس پر بھی کام جلدی شروع ہو جائیگا۔ کل جب میں آ رہا تھا، پرسوں تو یہاں پر ملاکنڈ کے بہت غریب لوگ گیٹ کے سامنے کھڑے تھے اور ایک پراجیکٹ تھا، ایم آر ڈی پی، ابھی وہ بند ہو رہا ہے، ہماری حکومت میں ملاکنڈ کے لوگ میرے پاس آئے اور میں ڈائریکٹ پرائم منسٹر کے پاس گیا اور میں نے اسکی Extension لی، اس کا وقت ختم ہوا تھا، تو میں اس ایوان کے ذریعے آج وفاقی گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ملاکنڈ بہت غریب ایریا ہے، ابھی حالیہ ادھر تباہی بھی آئی ہے، جو حالات ہیں تو ایم آر ڈی پی کا پراجیکٹ بند نہ ہونے دیں اور اس کو دوبارہ Extension دیں اور گورنمنٹ کے لوگوں سے بھی التجا کرتا ہوں کہ وہ بھی پرائم منسٹر کے پاس جائیں اور میں خود بھی وہاں پر گیلانی صاحب کے پاس جاؤنگا تاکہ ملاکنڈ کا یہ جو پراجیکٹ ہے، یہ بند نہ ہو اور وہاں پر غریب لوگوں کی مدد جاری رہے۔ ابھی آتے ہیں، گندم کی تکلیف ہے، بہت زیادہ تکلیف ہے۔ خدا کی قسم جب روڈ پر ہم جاتے ہیں تو اتنے معزز آدمی، سفید ریش قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں اور آپ، ایک Elected آدمی اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ میں خود بھی جہاں پر جاتا ہوں اور قطار کھڑی ہوتی ہے تو مجھے بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ ہم نے پانچ سال نو سو ملین سبسڈی دینے کی کوشش کی، کہیں پر بھی ایسی صورتحال پیدا نہیں ہوئی۔ ایک دفعہ فضل ربانی صاحب منسٹر تھے، وہ بھی تھوڑے سے جذباتی تھے، انہوں نے بیان دیا کہ میں وہاں ٹرک پر بیٹھونگا اور زبردستی ادھر آٹا لاؤنگا۔ میں نے ان کو بلایا کہ خدا کیلئے تھوڑا سا گزارا کریں، آپ کس طرح ایک ٹرک پر پورے صوبے کے گندم یا آٹے کا کوٹہ لاد کر لا سکتے ہیں؟ اس پر پنجاب گورنمنٹ نے پھر ایک آرڈر جاری کیا کہ فرنٹیر کو آٹا بھی بند اور گندم بھی بند۔ میں نے پرویز الٰہی سے بات کی کہ میں آپ کے پاس آ رہا ہوں، اپنا چیف سیکرٹری بھی آپ بٹھائیں۔ میں نے اپنے چیف سیکرٹری، اعجاز قریشی صاحب سے بات کی کہ دونوں اکیلے ہی جائیں گے اور میں نے پرویز الٰہی صاحب سے بات کی کہ آپ کے گھر پر میں کھانا کھاؤنگا۔ جب گھر پر گئے، انہوں نے کہا کوئی اس طرح کی ڈیمانڈ کہ میں اس محکمے کو، میں نے کہا کہ کوئی نہیں۔ جب ہم کھانے پر گئے تو میں نے ان سے کہا کہ ہم پختون لوگ ہیں، ایک بات ہم لیکر آئے ہیں، اگر اس کو آپ مانتے ہیں تو میں کھانا کھاؤنگا ورنہ آپ کے کھانے کیلئے نہیں آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ خدا کیلئے بتاؤ کہ کونسی بات ہے، آپ نے مجھے بہت پریشان کیا ہے۔ جب میں نے کہا کہ آپ کے منسٹر اور آپ نے یہ آرڈر جاری کیا ہے۔ آپ ابھی، اقبال فوڈ منسٹر تھے، ان کو بلائیں اور ادھر میرے سامنے آرڈر جاری کریں کہ آٹا بھی نہیں بند ہوگا اور گندم بھی۔ میں مشکور ہوں پرویز الٰہی کا کہ

انہوں نے میرے سامنے بلایا کھانے سے پہلے اور وہاں سے آرڈر جاری کیا کہ گندم بھی چالو اور آٹا بھی چالو اور کوئی تکلیف نہیں آئی۔ ابھی میں حیدر خان سے بھی، آج موجود نہیں ہیں، یہی بات کرونگا کہ پلیز، آپ خود جاکر اپنے چیف سیکرٹری اور اپنے فوڈ منسٹر کے ساتھ وہاں پر شہباز شریف سے بات کریں، وہ جمہوری لوگ ہیں، وہ بڑے دل والے لوگ ہیں، کبھی بھی آپ کو مایوس نہیں لوٹائیں گے۔ مجھے یہی امید ہے۔ ورنہ سفارش میں صابر شاہ صاحب کو بھی لے جائیں، میں بھی سفارش کرونگا کہ پیر صاحب کو سفارش میں لے جائیں۔ ہم نے یہاں پر اپنے لوگوں کو بھوک اور پیاس سے نکالنا ہے، ہم نے کسی کے ساتھ ذاتی لڑائی جھگڑے نہیں لڑنا ہے۔ ہم نے عقلمندی سے گورنمنٹ کو چلانا ہے۔ میں نے چیف منسٹر صاحب کو ایک رات ٹیلیفون کیا کہ پہلے آپ یہ کریں، انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ وہ سیاسی لوگ ہیں، آپ کے خاندان کے، اسفندیار ولی خان کے بھی بڑے مراسم ہیں، آپ کے باپ کے بھی ہیں، آپ کا لحاظ رکھیں گے اور اگر نہیں رکھا تو پھر ورلڈ بینک کے ساتھ پنجاب گورنمنٹ کی Commitment ہے، Agreement، اس نے ایگریکلچر کیلئے پنجاب گورنمنٹ کو Loan دیا تھا۔ ورلڈ بینک نے انکو لکھا ہے کہ آپ گندم پر اور آٹے پر پابندی نہیں لگائیں گے۔ پھر آپ عبدالحفیظ پیرزادہ کو وکیل بنائیں اور کورٹ میں چلے جائیں کہ آپ اسی کو Claim کریں۔ یہ میرا آخری فیصلہ تھا لیکن انہوں نے میری گزارش مانی۔ تو یہ بھی آپ کی گورنمنٹ کے پاس ایک آپشن ہے کہ آپ جائیں وکیل کے پاس لیکن آپ پہلے بات کریں، منت کرلیں، زاری کریں، منت سے زور نہیں ٹوٹا اور ہمیشہ بڑے لوگ بڑوں کے پاس جاتے ہیں۔ اس طرح میری یہ گزارش ہے لیکن اس کا مستقل حل کیا ہے؟ کس طرح پنجاب کی اس محتاجی سے اپنے آپ کو چھڑائیں گے؟ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم پنجاب کی اس محتاجی سے اپنے آپ کو چھڑائیں۔ یہ ایک حل ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی زمین دی ہے کہ اگر آپ نے اس کو توجہ دی تو ایک بوری آٹا اور چاول آپ پنجاب سے نہیں منگوائیں گے۔ اس ہاؤس میں میں Commitment کرتا ہوں، اسٹامپ پیپر پر لکھ کر دے سکتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے، میں نے بہت کوشش کی، ہمارا فرسٹ لفٹ کینال ہے ڈی آئی خان میں، گنڈاپور صاحب بیٹھے ہیں، دو لاکھ، پچاسی ہزار ایکٹر رقبہ فرسٹ لفٹ کینال سے سیراب ہو سکتا ہے۔ سیکنڈ لفٹ سے دو لاکھ، پچاسی ہزار اور تھرڈ لفٹ کینال سے دو لاکھ، پچاسی ہزار۔ فرسٹ لفٹ کینال پی ایس ڈی پی میں شامل ہے، اس کیلئے Allocation بھی ہے، میری گزارش گورنمنٹ سے یہ ہے کہ یہ Pursue کرے۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے گیلانی صاحب کے ساتھ میں نے اور مولانا فضل الرحمن صاحب نے اسی موضوع پر بات کی ہے کہ خدا

کیلئے آپ ہمیں فرسٹ لفٹ کینال جو پی ایس ڈی پی میں شامل ہے، پچیس ارب روپے ٹوٹل اس پر خرچہ ہے، پانچ ارب سالانہ اس کی آمدن ہے، ایک فرسٹ لفٹ کینال کی اور آپ کا جب ڈی آئی خان آباد ہوگا تو آپ کسی سے گندم نہیں منگوائیں گے۔ آپ کا ٹانک آباد ہوگا تو آپ کسی سے گندم نہیں منگوائیں گے۔ آپ کا لکی مروت آباد ہوگا، اتنی زمین ہے کہ آپ کہیں سے، آپ کا بنوں آباد ہوگا، تھل ایریا جو ہمارا ہے، وہاں پر آپ کسی سے گندم نہیں منگوائیں گے، تو اس کیلئے یہ ہے ابھی، جو ہماری بس کی بات تھی، ہم نے کوشش کی۔ جو ہمارے اپنے وسائل ہیں، ان سے تو کچھ کام کریں۔ میں آپ کے سامنے وہ فگرز رکھتا ہوں کہ جو ڈیمز پانچ سال میں میں نے بنائے اور ابھی چالو ہیں۔ ایک ہے Construction of dams، چندہ فتح خان ڈیم، ایک ہے آضا خیل تنی ڈیم، خانڈر ڈیم کوہاٹ، چلغوزڈیم کرک، شکری ڈیم کرک، نریاب ڈیم ہنگو، ابھی کچھ ڈیموں پر کام جاری ہے۔ برگنا تو ڈیم بنوں پر کام جاری ہے، درملوک ڈیم کوہاٹ پر کام جاری ہے، لواغر ڈیم کرک پر کام جاری ہے، کرک ڈیم کرک پر کام جاری ہے، صاحبہ خٹک ڈیم نوشہرہ پر کام جاری ہے اور ایک طویل عرصے کے بعد ہری پور کے بھی چھوٹے سے ڈیم، سیر باڑہ ڈیم پر کام جاری ہے اور میں نے وہاں پر سیر باڑہ ڈیم سے پورے ایریا کیلئے پانی کی بھی منظوری دی ہے۔ وہاں پر لوگ پینے کے پانی کیلئے ترس رہے تھے، ڈیم موجود تھا، پانی بھی اس کو ملے گا۔ اس طرح ہمارے بائیس ڈیمز منظور ہوئے ہیں، بیس سمال ڈیمز، ان میں ہیں غول ڈیم کرک، مردان خیل ڈیم کرک، سمری پایاں ڈیم کوہاٹ، ضمیر گل ڈیم کوہاٹ، ناربند کوہاٹ، توراواڑی ڈیم ہنگو، رحمت آباد ڈیم کرک، تحت نصرتی ڈیم کرک، عبدالخیل ڈیم ڈی آئی خان، چوک میرا ڈیم ایبٹ آباد، شیخ ڈھیری ڈیم پشاور، زیریں ڈیم کرک، لتمبر ڈیم، پنجتر ڈیم بونیر۔ ابھی اگر ہم بات کرلیں اس پر، میرے خیال میں کہ ان ڈیموں کو ہم آباد کریں اور ان ڈیمز کو ہم نے کس طرح بنانا ہے؟ ابھی میں آؤنگا بجلی کے منافع کی بات پر۔ یہاں پر میں نے بہت باتیں برداشت کی ہیں اور جب آپ بڑی کرسی پر ہونگے تو آپ نے برداشت بھی کرنا ہے، آپ نے سننا بھی ہے اور اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ بہت سالوں کے بعد ثالثی ٹریبونل کیلئے میں نے کوشش کی پرائم منسٹر کے ساتھ۔ واپڈا کے حوالے سے جو صوبہ سرحد کا، فرنٹیئر کا تھا اور پھر میں اس پر کامیاب ہوا، ہماری گورنمنٹ، اپوزیشن کا میں مشکور ہوں، یہ بیٹھے ہیں کہ انہوں نے میرا ساتھ دیا۔ جتنی بھی اپوزیشن میرے ساتھ تھی، انہوں نے میرا ساتھ دیا ہے اور پھر دو ثالث ہمارے، واپڈا کے پینل کا چیئرمین اجمل میاں جو وفاق کا مشترکہ ہمارا نمائندہ تھا، جسٹس اجمل میاں اور ثالثی ٹریبونل نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ایک سو، دس ارب روپے بقایا جات اور چھ

ارب سے بڑھا کر چوبیس ارب روپے سالانہ، ابھی یہاں پر لے دے ہوئی، ہماری جو ابھی گورنمنٹ ہے، جو پارٹی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں مانیں گے۔ میں چیف منسٹر کا مشکور ہوں کہ انہوں نے پالیسی سٹیٹمنٹ دی کہ ہم اس کو مانتے ہیں۔ ہمایوں خان نے بھی بات کی ہے کہ ٹھیک ہے۔ میں یہ بات کرونگا، یہ ہم نے کوشش کی، اگر ہم اور آپ مل کر اس کو نکالیں تو دوسرا کوئی ہمیں لینے سے نہیں روک سکتا۔ ہم مل کر مزید اور بھی نکالیں گے لیکن خدا کیلئے، ایک سو، دس ارب آئیں گے تو آپ وفاق کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ آپ کا چشمہ فرسٹ لفٹ کینال بھی بنے گا، آپ کا سیکنڈ بھی بنے گا، آپ کا تھر ڈ بھی بنے گا اور آپ کے اپنے ڈیمز جو ہیں، وہ اپنے وسائل سے، اسی پیسے سے بنیں گے، تو میں وفاقی گورنمنٹ سے التجاء کرتا ہوں، ہم نے پرائم منسٹر کے ساتھ بات چلائی ہے، ایم ایم اے کی طرف سے جو ہم نے ڈیمانڈز دیئے تھے کہ یہ آپ ہمارے ساتھ کرائیں گے، ان میں ہم نے ڈیمانڈ ایک سو، دس بلین کی بھی شامل کی۔ پرائم منسٹر، پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں جب ہم شامل ہو رہے تھے، اس میں سب سے پہلا ڈیمانڈ میرا یہی شامل ہے کہ آپ اس پر ہمارے ساتھ بات بھی کریں گے اور دیں گے بھی۔ ابھی ایک تو گندم کی تکلیف ہے، ایک ہے سبسڈی۔ گیارہ سو ملین سبسڈی دینے کے بعد تو ریٹس نیچے آنے چاہیئے تھے کہ اگر ہم نے نو سو ملین کنٹرول کر کے رکھے تھے اور اس کے اوپر گیارہ سو ملین اور بھی آپ دے دیں تو پھر تو ریٹس نیچے آنے چاہیئے اور پھر میں نے Calculation بھی کی ہے کہ فاٹا کی کتنی آبادی، آپ نے بھی کی ہے، میں نے بھی کی ہے اور ایک آدمی دن میں کتنا کھاتا ہے؟ لیکن یہ گندم اور آٹا کسی اور جگہ جاتا ہے۔ یہ گندم اور آٹا ضرورت سے زیادہ ہے، موجودہ کوٹہ بھی لیکن اگر ہم اس کو کنٹرول کریں اور کنٹرول میں ہم آپ کے ساتھ ہیں، پورا تعاون کریں گے۔ ہم اپنے لوگوں کی بے عزتی نہیں دیکھ سکتے، ہم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ہمارے عزت دار لوگوں کے گلوں میں روٹی کا ہار ہو۔ ہم ان کے گلے میں پھولوں کا ہار دیکھنا چاہتے ہیں، ہم ان کے گلے میں روٹی کا ہار نہیں دیکھنا چاہتے، جس کیلئے ہم نے مرکزی گورنمنٹ سے مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ دو ارب روپے موجودہ حالات میں ناکافی ہیں، ہم فیڈرل گورنمنٹ سے دس ارب روپے کی بات کریں گے کہ دس ارب سبسڈی ہمیں دے دیں گندم کیلئے تاکہ ہماری تکلیف جو ہے، وہ حل ہو اور پنجاب کی گورنمنٹ سے ہم نے یہی ریکویسٹ کرنی ہے کہ آپ پابندی ہٹائیں اور ہمارے لوگوں کو آزادانہ گندم دیں اور اس طرح ٹانک زام، شیخ حیدر زام، درابن چودوان زام، یہ پچاسی ہزار ایکٹر رقبہ ہے اور یہ بھی پورے آبادی کو وہاں پر سیراب کرتا ہے۔ ہم نے دیر بلامبٹ ایریگیشن سکیم پر کام جاری کیا ہے، وہاں پر دیر میں بھی کیا ہے،

ورسک کینال کی Feasibility Complete ہے۔ابھی ہم مل کران حالات میں جو کہ یہاں پر بشیر بلور صاحب نے بھی پرسوں قلندر لودھی صاحب کے پوائنٹ پر جواب دیا،انہوں نے امیر مقام کے بیٹے کی بات کی کہ اس پر حملہ ہوا ہے توانہوں نے کہا کہ آپ حالات کو دیکھ رہے ہیں لودھی صاحب، مجبوریاں ہیں، ہم بھی مجبوریوں کو جانتے ہیں،ان مجبوریوں سے ہم نے اکٹھے مل کر نکلنا ہے۔ ہم کسی پر تنقید نہیں کرتے لیکن عجیب سی بات ہے، معاہدے ہورہے ہیں،امن بگڑتا جارہا ہے۔ معاہدے ہورہے ہیں،امن نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور ابھی خدا نہ کرے میں نام نہیں لونگا، پشاور ویلی کے نزدیک ایک طرف سے بھی، دوسری طرف سے بھی جو حالات میں دیکھ رہا ہوں،وہ بڑے ناگفتہ بہ ہیں۔اس کیلئے ہم نے مل بیٹھ کر سوچنا ہے۔ ایک طرف یہاں پر فیڈرل گورنمنٹ کا نمائندہ کور کمانڈر صاحب مل کر صوبائی گورنمنٹ کے ساتھ سوات کے معاہدے پر دستخط کررہا ہے،اس کو Agree کررہا ہے اور دوسری طرف سے وفاقی گورنمنٹ سے کہ ہم اس کو نہیں دیں گے۔ ہم صوبائی حکومت کے ساتھ ہیں، ہم اس معاہدے کو سپورٹ کرتے ہیں۔ (تالیاں) بغیر معاہدے کے باتیں حل نہیں ہوتی ہیں، ہم فل سپورٹ دیتے ہیں صوبائی حکومت کو۔ میں نے پہلے بھی مذاکرات کی بات کی تھی لیکن اس وقت لوگوں نے میری بات نہ سنی اور جب بگڑتی گئی تو آج معاہدے پر آئی ہے۔ میں نے بھی سارے نظام کی بات کی تھی لیکن افسوس ہے کہ مجھے کاپیاں پھاڑ کر دی گئیں لیکن شکر ہے کہ وہی لوگ شریعت تین مہینے میں نافذ کر رہے ہیں۔ مجھے آج بھی خوشی ہے کہ شریعت نافذ ہو، ہم شریعت کے حق میں ہیں اور پولیس کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، میں وہ بات نہیں کرتا ہوں۔ موجود وسائل میں میں نے پانچ سالوں میں پولیس کو اتنا کچھ دیا ہے کہ آپ وہ ریکارڈ منگوالیں،اس سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ میں تو اس کو سپورٹ کرونگا کہ ستائیس فیصد ہے یا تین گنا ہے۔ آپ کی ترقی تب ہوگی، جب آپ کے ہاں امن ہوگا۔ آپ کو خوشحالی تب نصیب ہوگی، جب آپ کے ہاں امن ہوگا۔اس کو تین گنا سے بڑھا کر دس گنا کرلیں لیکن پولیس کو آپ سپورٹ دیں۔ اس کیلئے میں نے بکتر بند گاڑیاں بھی خریدیں ہیں، اس کیلئے میں نے کلاشنکوف بھی خریدے ہیں، اس کیلئے میں نے جیکٹس بھی خریدے ہیں،پندرہ ہزار نفری بھی پانچ سالوں میں کی ہے۔ ساڑھے سات ہزار نفری کم ہے،پندرہ ہزار تک اس کو بڑھائیں کہ پندرہ ہزار نفری ہو پولیس کی ساڑھے سات ہزار کی بجائے، تو یہ بھی ہم سپورٹ کرتے ہیں۔ ایک بڑی تشویش والی بات ہے جو کہ ابھی میں گورنمنٹ میں دیکھتا ہوں اور جو سرکاری ملازمین کے ساتھ ہورہا ہے۔ کلاس فور سے لیکر، ویٹر سے لیکر، چوکیدار سے سیکرٹری تک سب پر الزام لگایا

جارہاہے کہ آپ کا تعلق فلاں پارٹی سے ہے، خداکیلئے سرکاری افسر کی کوئی پارٹی نہیں ہوتی۔اگر سرکاری افسر کا بھائی کوئی کسی پارٹی کاایم پی اے ہے لیکن وہ لاتعلق ہے۔اگر ہم نے سرکاری افسران کو پارٹی بنادیاتو یہ ایڈمنسٹریشن تباہ ہو گی۔ میں ریکویسٹ کرتاہوں کہ اس موضوع پر کسی کو نہ چھیڑاجائے کہ آپ کا فلاں کے ساتھ رواسم ہیں۔ میں حلفاً کہتاہوں اس ایوان میں کہ میں نے پانچ سال کسی کو اس نظر سے نہیں دیکھا ہے کہ یہ پیپلز پارٹی کا ہے، میں نے پانچ سال کسی سرکاری افسر کو اے این پی کی نظر سے نہیں دیکھا ہے، میں نے پانچ سال مسلم لیگ نون کی نظر سے نہیں دیکھا ہے اور میں نے کسی اور پارٹی کی نظر سے نہیں دیکھا ہے لیکن آج اتنی بے چینی ہو رہی ہے اور خداکیلئے بابک صاحب میرے برخوردار ہیں، بورڈوں میں جو حال ہو رہاہے، اس پر آپ نظر ثانی کریں، ایک رپورٹ منگوالیں۔آپ پر ہمیں اعتماد ہے، آپ ہمارے ایم پی اے بھی ہیں، ہمارے بڑے معزز منسٹر بھی ہیں لیکن خداکیلئے اس بنیاد پر کسی کو بورڈ میں کنٹرولر، اسسٹنٹ سیکرٹری، سیکرٹری اور بورڈ کا چیئرمین نہ لگائیں کہ وہ کوئی خاص ذریعہ ہو۔ میرا ریکارڈ منگوالیں، میں آپ کو اپنے ریکارڈ کی بات کرتاہوں کہ جب تک بورڈ کے چیئرمین کا Tenure پورا نہیں ہوا، پورے صوبے میں میں نے کسی کو نہیں ہٹایا۔جب تک سیکرٹری کا، کنٹرولر کا تین سالہ وقت پورا نہ ہو، ابھی کسی کی ایک سال ہے، کسی کی دو سال ہیں، دھڑادھڑ بورڈ میں، عجیب عجیب سی باتیں ہیں، کچھ اور باتیں ہیں، میں وہ آپ کے ساتھ الگ بیٹھ کر آپ کے گوش گزار کروں گا۔ مجھے جو معلومات ہیں، وہ ادھر میں نہیں کہتا لیکن خدا کیلئے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: خداکیلئے، خداکیلئے، ما ته او وایه ته، زهٔ به په هغے معذرت او کړم۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>Mr. Speaker</u>: Alamgir Khan, there is no…..

<u>قائد حزب اختلاف</u>: زهٔ به په هغے معذرت او کړم، چرته چه غلطی شوے وی، په هغے به زهٔ معافی اوغواړم ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>جناب سپیکر</u>: عالمگیر خان! تا له زهٔ بیا موقع درکوم، اوس کښېنه۔ تا له موقع درکوم، No cross talks please.

قائد حزب اختلاف: عالمگیر خان زما رور دے ، کہ دے ما تہ نشاندهی اوکړی، ما نہ غلطه شوے وی، دۀ نه به زۀ معافی اوغواړم۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے اور عالمگیر مجھے بتادیں تو ان سے میں معافی مانگوں گا، کیوں نہیں ؟ میں انسان ہوں، میں بھی غلطی کر سکتا ہوں لیکن میں تو نصیحت کے طور پر، کیونکہ تعلیم جو ہے، وہ شہ رگ ہے، جب شہ رگ، اگر وہاں پر کچھ باتیں سامنے آرہی ہیں تو خدا کیلئے، میں تو تجویز دے سکتا ہوں، میں تو آپ لوگوں کو نہیں روک سکتا، نہ میں روکوں گا لیکن نیک نیتی سے وہ بات آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ تین مہینے بعد اس کا کچھ اور آپ کو ملے گا، چھ مہینے کے بعد آپ کو کچھ اور سامنے آئے گا۔ میری کیا طاقت ہے کہ آپ سے میں وہ کرواؤں؟ میں تو آپ کو نصیحت کے طور پہ ایک بات کر رہا ہوں تو اگر آپ کو اس پہ عمل کرنا ہے، ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔

قائد حزب اختلاف: نو زۀ خپلے خبرے ختموم او باقی جی، په مخکښې حکومت کښې هم د دے صوبے چه زۀ ممبر وومه دلته نو د پختونخوا قرارداد راغے ، زما قرارداد د پختونستان وو، نو زما د اے این پی مشرانو ماسره رابطه اوکړه او ما هغه خپل قرارداد Convert کړو په پختونخوا کښې او مونږ غواړو چه د دے صوبے ته د خپل نام ورکړلے شی۔ مونږ د پختونخوا حمایت کوؤ او په مرکز کښې به ووټ هم ورکوؤ د ایم ایم اے په سطح باندے ځکه چه دا د پختونخوا د خلقو د زړه یو ارمان دے او زما هم دے او خدائے د پوره کړی۔ ډیره مهربانی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ، جناب درانی صاحب۔ ثاقب چمکنی صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! آپ اپنے وقت پر کریں گے۔ ابھی ثاقب چمکنی صاحب کو میں فلور دے رہا ہوں۔ ثاقب چمکنی صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! آج کے دن اس ہاؤس میں اتنے اہم اجلاس میں سیکریٹریز کی حاضری کم ہے، اس کا نوٹس لیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا نوٹس لیتے ہیں۔ ثاقب چمکنی صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: آپ پلیز، پیر صاحب-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زهٔ به شروع کومه خپلے خبرے په دے چه زمونږه دے مشر ورور، اکرم درانی صاحب بجټ باندے تقریر اوکړو، په هغے کښ ئے خپل تجاویز پیش کړل جی۔ روایت داسے پاتے شوے دے د نورو اسمبلیانو او زمونږه د اسمبلئ هم جی چه په هغے کښ اپوزیشن او ټریژری بنچز اکثر د یو بل د خبرو نفی کولو د پاره خبرے کوی جی۔ زهٔ نن ډیر خوشحاله یمه چه کم از کم زمونږه د حکومتی پارټیانو د طرف نه مونږه دا روایت ماتول غواړو او ستاسو په وساطت باندے نن ټول د دے صوبے ملگرو ته او د پاکستان ملگرو ته دا وئیل غواړو چه دلته چه کوم کسان ناست دی، که هغه د اپوزیشن بنچونه دی او که هغه د ټریژری بنچونه دی، د دوئ یو مقصد دے۔ هغه مقصد دا دے چه د دے صوبے او د پاکستان د ښیگړے د پاره د کار اوشی۔ هغے بابت کښ زهٔ به ړومبے خبره کومه په دغے وائټ پیپر باندے او په Budget document باندے۔ Transition چه کله هم وی، د یو حکومت نه بل حکومت ته چه ځی نو Budget document ډیر زیات گران کار وی۔ په هغے کښ درے حکومتونه حصه اخلی، هغه حکومت چه هغه پریږدی، هغه حکومت چه Interim government وی او بیا هغه حکومت چه هغه راشی، د الیکشنو د وجے نه هغه راشی۔ دا بجټ چه کوم زمونږه منسټر صاحب پیش کړے دے، حقیقتاً ډیر زیات مشکل بجټ وو او زهٔ په دغے باندے د هغوی شکریه ادا کوم چه دوئ ډیر احسن طریقے سره پیش کړے دے خو په Transition time کښ ډیرے زیاتے ذمه واریانے په بیوروکریسی باندے پریوځی ځکه چه دا Document هغوی جوړوی۔ دوه هفتے کښ یو حکومت، دوه میاشتے کښ یو

حکومت هم داسے کار نه شی کولے چه هغه د راشی او پوره دومره اهم Document د جوړ شی، نو زهٔ به غواړم چه ستاسو په وساطت جناب سپیکر صاحب، ړومبے خبره خپل بیوروکریسی ته اورسوم چه په دغے Document کښې ډیر ے داسے غلطیانے دی چه کومه خبره زمونږه اپوزیشن قائد، اکرم درانی صاحب او کړه، هغه مونږه هم کتلے ده۔ زهٔ دا غواړمه چه دا غلطیانے د د Budget document نه لرے شی۔ (تالیاں) بعضے غلطیانے داسے دی چه په هغے کښې خالی د Figures غلطیانے دی خو بعض داسے غلطیانے دی چه په هغے کښې زمونږه د اپوزیشن او زمونږه د صوبے Claims چه کوم دی، په هغے باندے اثر انداز کیږی۔ زهٔ به مثال درکړم په دغے Document کښې جی که تاسو اتلسم او نولسم Page راؤکاږئ وائټ پیپر کښې، په دغے کښې تاسو اوګورئ چه په دے کښې زمونږه فنانس سیکرټری صاحب د اے جی این قاضی فارمولے متعلق لیکلی دی چه دا په 1991 کښې چه کله Approve شوه نو چهه بلین روپئ مختص شوے، هغے نه پس چهه بلین روپئ ملاویږی لګیا دی۔ دا جی غلطه خبره ده او دے سره زمونږ د صوبے Claim خرابیږی۔ اے جی این قاضی صاحب فارمولے مطابق زمونږ د صوبے یولس بلین حق وو، شپږ بلین نه وو او بیا هغے نه پس مونږ ته شپږ بلین 1991 نه نه دی ملاؤ شوی۔ مونږ ته جی شپږ هغه وخت ملاؤ شوے وے چه پیر صابرشاه صاحب چیف منسټر وو او د اے این پی او د دوئ Coalition وو او نواز شریف صاحب شپږ بلین راکړی وو۔ هغے نه مخکښې دوه بلین او درے بلین ملاویدے۔ دا جی ډیر زیات Serious غلطیانے دی چه په دغے Document کښې دی او زهٔ غواړمه، منسټر صاحب ته Request کومه او دغے سیکرټری صاحب ته هم کومه چه دا د د دے Document نه اخوا شی ځکه چه دا Document زمونږه د صوبے Claims هم Reflect کوی۔ خبرے جی ډیرے اوشوے، زهٔ به ورکښے یو دوه نورے خبرے کومه جی۔ درانی صاحب اوس نشته دے جی، زما خو خیال وو چه دوئ به د دے Budget document ډیرزیات تعریف کوی ځکه چه کم از کم په وائټ پیپر باندے خو ټول هم د دوئ تعریفونه لیکلی شوی دی خو دوئ اوس نشته، زما مشر ورور دے، زهٔ به ورسره بیل خبره کومه جی (قہقہہ) او لودهی صاحب جی، سکندر خان به ورته اووائی۔

زمونږه چه د ټولو نه لویه مسئله ده جی، هغه دا سے ده چه زمونږه دا مسئله نه ده چه مونږه اضافی بجټ ورکوؤ که د خسارے بجټ ورکوؤ۔ د دے صوبے د ټولو نه لوئے Relianceچه دے ، Heavy relianceپه هغے فنډز باندے وی چه زمونږه Provincialنه وی، په هغه مد کښ زمونږه د Coalition partnerپه مرکزی حکومت کښ چه کوم اعلانات شوی دی، هغه ډیر خوش آئند دی، د Concurrent list abolishment زمونږه خپله رائلټی ورکولو پورے ، دا ډیرے خوش آئند خبرے دی او الله د کړی چه مونږ ته ډیر زر ملاؤ شی او دا طمع هم لرو چه مرکز کښ جمهوری حکومت دے ، انشاءالله مونږ ته به زمونږه حق راکوی خو خبره دا سے ده چه دے مینځ کښ، دے دوران کښ چه څو پورے مونږ ته زمونږه شے نه دے ملاؤ شوے ، زمونږه حق نه ملاویږی نو پکار دا ده چه زمونږه خپل چه کوم مونږ سره حقوق دی او کوم مونږ سره وسائل دی، چه د هغے مطابق خو چه د هغے پوره Proper utilization او شی۔ هغے د پاره یو خبره لس پنځلس کالو نه راځی لګیا ده او یو کس هم پرے سوچ نه کوی۔ فنډ د پاره، ریونیو د پاره د ټولو نه ضروری شے دے Taxation system، او هغے د پاره ضروری ده چه Taxation system زمونږه Progressive taxation system introduceشی۔ جناب سپیکر صاحب، اوسه پورے Obsoleteدے خو عجیبه خبره دا ده چه په دغه ایوان کښ هر وخت هر یو سړے راپاځی او مرکزی حکومت نه دا ګله کوی، دا طمع کوی چه زمونږه حق د راکړی، مونږ له د زمونږه رائلټی راکړی، په خپله خاوره د زمونږ ه خپل اختیار راکړی او چه کوم زمونږه خپل اختیار دے ، هغه مونږه بیا مرکز له ورکړو۔ (تالیاں) زۀ مثال درکومه جناب سپیکر صاحب، GST on services، دا Provincial levyده او زمونږ خپل Excise & Taxation departmentشته، د هغےدا Capacityهم شته، د هغے دا Responsibility ده خو څومره زړو کالونو نه هغه Collectorچه دے ، هغه Federal Government دے ، FBRدے۔ په هغے کښ مسئله څه او شی؟ چه زمونږه کوم وسائل دی، هغه مونږه پخپله کم کړو۔ دے ځل 766.568ملین زمونږه دGST Servicesپه مد کښ دی۔ دا هغه پیسے دی چه دے نه سنټرل ګورنمنټ خپل Collection chargesهم اخوا کوی، د دغے نه زمونږسنټرل

گورنمنټ خپل کوم نور Administrative costs کوی او مونږ ته ئے راکوی۔ دغه پیسے ډیرے زیاتے دی، پکار دا ده چه مونږ ه اوس دا خپل شے چه کوم Provincial levy ده، خپله Collectکوؤ او خپل Excise and taxationباندے کوؤ۔ زۂ به مثال درکړم تاسو ته چه اندازه اوشی چه په دے مد کښ دا څومره زیاتے پیسے دی چه هغه مونږ د دے وجے نه چه خپله ئے نه Collectکوؤ، هغے مد کښ ضائع کیږی۔GST on goodsجناب سپیکر صاحب، دا هم Provincial levyوه، پراونشل آرډیننس تحت به کیده، 1951 آرډیننس لاندے Ordinance به دا مونږ راجمع کوله۔ دغسے چه څنګه مونږه GST on servicesبل ته ورکړو دغه اختیار، دا مونږ نه رو رو لاړو۔اوس په دغے مد کښ دے ټل 4.4بلین مونږ ته به راکوی او Collectionزمونږه چهٔ بلین دے ، خالی په یو مد کښ 1.5بلین نه زیات زمونږه نقصان کیږی۔ د هغے وجه دا ده چه اختیار زمونږه خپل شته دے خو هغه مونږه بل چا له ورکوؤ۔ د Taxationچه زمونږه نور نظام دے۔ چه کوم زمونږ نظام دے ، هغه داسے Obsoleteدے چه هغے نه مونږه جوړولے نه شو چه مونږه خپلے پیسے ، خپل اختیار کښ چه زمونږه کوم وسائل دی، چه هغه مونږه Utilizeنه کړو نو مونږه به پیسه چرته نه پیدا کوؤ؟ مونږه به څنګه خپل سکیمونه هغه تکمیل ته بوځو؟ په دنیا کښ دا درے څلور کاله او خصوصاً پاکستان کښ یو Real state boomتیر شوے دے ، اوس هم دے ، خلق کروړپتیان شو، ارب پتیان شو خو حکومت ته د دے نه یو ټکه فائده اونه شوه، یو ټکه فائده تر ے نه ده شوے۔ د هغے وجه دا ده چه کله قانون مونږ ته وائی چه په دغے ټائم باندے ټیکس چه دے په Gain پکار دے ، مونږه اوس هم په Fixed rate باندے کړے دے۔ وجه ئے دا ده چه افسران ورکښ مالداره شی او حکومت او خلقو ته څه ملاؤ نه شی۔ زۂ به ستاسو په وساطت فنانس منسټر صاحب او ایکسائز اینډ ټیکسیشن منسټر صاحب ته دا خواست کوم چه دا ټیکس د On gainشی۔ Immovable property on gainشی چه زمونږه دے غریبو عوامو ته څه ملاؤ شی او د خلقو جیبونه د پرے نه ډکیږی۔ زۂ به د خپل Taxation obsoleteness یو بلExample، یومثال درکړم۔ زمونږه د صوبے Hydel-Powerنه پس معدنیات زمونږه د صوبے یو Potentialدے۔ زمونږه دغه خاوره مونږ له الله تعالیٰ د معدنیاتو نه پوره کړے

ده۔ دا زمونږه وسائل دی چه دنیا کښې ډیر کم خلقو ته ملاؤ شوی دی او مونږ ته هم ملاؤ شوی دی خو د هغې وسائل مزې بل اخلی او زمونږه غریب عوام ته پرې څه نه ملاویږی۔ دا ډیر د خندا خبره ده چه سرکاری، دا زمونږه مخکښینی حکومتونه هم او اوس مونږه هم دا غلطی کوؤ لګیا یو چه کوم فائده زمونږه غریب عوام ته پکار ده، چه کوم زمونږه دې حکومتونو ته پکار ده چه مونږه خپل عوام ته Transfer کړو، هغه Private contractor ته Transfer کیږی۔ دا چه څومره، مثال په طور باندې Limestone شو، Gypsum شو یا ماربل شو، دا ټول Private collector چه دې، هغه Collect کوی لګیا دې او Excise & taxation ته دا نه ځی۔ د هغې نتیجه څه راواوځی چه Massive tax evasion ورکښې کیږی۔ تاسو ته به زهٔ خواست کوم، منسټر صاحب ته به خواست کوم، خپل ملګرو ته به خواست کوم چه د درې کالو زړې په دې فرنټیئر کښې چه څومره د سیمنټ فیکټریانې دی، د هغې تاسو ریکارډ راوخلئ، د هغې Consumption او Production اوګورئ چه څومره زیات شو او په دې کښې د Limestone consumption زیات شو او بیا خپل ریکارډ راواخلئ چه د هغې مطابق ټیکس زیات شوې دې که نه دې؟ Massive evasion روان دې۔

(تالیاں) مونږه جی خپل اختیار غواړو او بیا خپل اختیار بل چا له ورکړو۔ زما تاسو ته خواست دې چه دغه سسټم د په Progressive tax system باندې کړی۔ د اقتصادیاتو مطابق ټیکس Ability on pay باندې دې، مونږ له پکار دا ده چه په هغې باندې ئې کړو۔ درانی صاحب خبره او کړه، ما نه پس به زمونږه مشران خبره کوی جی، خبره شوې ده چه آیا ترقیاتی کارونو ته فنډ Available دې که نه دې Available ؟ چه څو پورې زمونږه په Non-Provincial fund باندې Reliance وی جناب سپیکر صاحب، زمونږه دا اختیار کښې نه دې چه مونږه Flyovers له ورکړو که ئې ورنکړو، چه مونږه خپلو یونیورسټیانو له فنډ ورکړو که ئې ورنکړو، مونږه به همیشه بل ته وایو، که هغه مرکزی حکومت دې، که هغه فارن فنډ دې، هغوی نه به خواست کوؤ چه تاسو مونږ له فنډ راکړئ چه مونږه او کړو۔ چه هغه څو پورې نه وی شوې، نه کیږی۔ نو پکار دا ده چه مونږه خپل یو داسې انتظام جوړ کړو چه مونږه دې نه بره لږ سوچ اوکړو۔ نن په دنیا کښې

هر چرته BOTsباندے ترقیاتی کارونه کیږی، مونږ ته پکار ده چه مونږه BOTsباندے Flyovers جوړ کړو۔ سمال ډیم باندے دومره زمونږه یا حیثیت نه وو یا فنډ نه وو چه مونږه په دے کښں مختص کړو، سمال ډیم ډیر ضروری دے زمونږه، پکار دی چه هغے مد کښں مونږه زیاتے پیسے ورکړے وے خو زمونږه Financial restrictions دی نو زهٔ به خواست کوم چه څومره داسے Projectsدی چه هغے کښں یا Total money ایښودی دی یا په هغے کښں مونږه فنډز زیاتولے نه شو، چه کوم ملګرو، زمونږه درانی صاحب Point outکړل یا چه کوم نور ملګری دی، هغه د په انټرنیشنل مارکیټ کښں ټینډر شی او هغے د پاره، BOTد پاره راشی چه دا دومره دومره کسان به راشی او زمونږه به خپله خرچه نه کیږی او په BOTباندے زمونږه صوبه به ترقی او کړی۔ زهٔ یو آخیرنئ خبره به جی د غنمو په مد کښں هم کومه۔ جناب سپیکر صاحب، ما پرون International commodity exchange باندے او کتل چه کوم زمونږه ریټس دی، د پنجاب حکومت، مرکزی حکومت نه په کوم ریټس باندے غنم اخلو، هغه اوس هم دومره زیات دی چه که په دے باندے مونږه بهر ملکونو نه غنم راوغوښتل نو نه به مونږه چا ته منت کوؤ او مونږه به په دغے باندے زیات غنم او بوره نه، اصل غنم به خوراک د پاره دے خپل ملګرو له ورکوؤ۔ دا ټائم دے چه مونږه دا Requestبه منسټر صاحب ته کوؤ، فوډ منسټر صاحب ته چه هغه هم تاسو مهربانی اوکړئ او انټرنیشنل مارکیټ ته هم Approachاوکړئ، Procurement هغے نه اوکړئ چه زمونږه دا مسئله حل شی۔ ستاسو ډیره مهربانی د ټائم راکولو۔ خدائے مو عزت او کړه۔ والسلام۔

جناب سپیکر: مائیک آن کرلیں۔ جناب عبدالکبر صاحب۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں آپ Amendment کر رہے ہیں، تو چونکہ چیئر کی اس سے پہلے کل کافی رولنگ آچکی ہیں کہ جب بھی آپ کسی بل کو ٹیبل کرتے ہیں تو اس کے ساتھ اس بل کے Relevant جو Sections ہیں، ان کے جو Abstract ہیں، وہ بھی رکھنے ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ Abstracts بھجوادیں اور جملہ صوبائی سیکرٹریز صاحبان کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ دوران اجلاس ہال میں موجود رہیں۔ یہ انتہائی اہم اجلاس ہو رہا ہے، اس میں غیر موجودگی کا سخت نوٹس لیا جائے گا۔ The sitting is adjourned for Tea Break for twenty minutes. Thank you.

(اس مرحلہ پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی بیس منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** محترمہ سیدہ بتول صاحبہ۔

سیدہ بتول ناصر: **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اس ہاؤس کی تمام خواتین معزز اراکین کی جانب سے وزیر اعلیٰ صاحب سے مطالبہ کرتی ہوں کہ ہم سب خواتین کو مساوی حقوق دیئے جائیں۔ اس بجٹ میں اگر ہر ممبر کو دو کلو میٹر روڈ اور ایک واٹر سپلائی سکیم دی گئی ہے تو ہم خواتین کا حصہ کیوں نہیں؟ جناب سپیکر! جیسا کہ پاکستان میں ساٹھ سال میں پہلی بار Coalition government کی شاندار روایت قائم ہوئی ہے، اسی طرح ہم خواتین نے بھی اپنی Coalition بنائی ہے۔ ہماری پارٹی جو بھی ہو مگر ہمارا مؤقف ایک ہی ہے اور وہ ہے عوام کا مفاد۔ جناب سپیکر! ہمارا بجٹ تو محدود ہے لیکن اس پر بحث لا محدود ہے کیونکہ اس میں بہت سارے ابہام پائے جاتے ہیں۔ بظاہر تو بجٹ سرپلس نظر آتا ہے مگر حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ طریقہ کار بھی غور طلب ہے۔ بجٹ ایک دلفریب تقریب میں بارہ کتابوں کے ساتھ ہمارے حوالہ کیا جاتا ہے۔ پانچ دنوں میں بلا کس کس بات کا جائزہ لیا جائے گا اور کون کونسا حساب دیکھا جائے گا؟ اتنے کم وقت میں تو بس صرف اندھا اعتماد ہی کیا جا سکتا ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس وسائل بھی ہیں، پالیسیاں بھی ہیں، محکمے بھی قائم ہیں، امداد بھی ملتی ہے اور قوانین بھی وضع ہیں۔ بجٹ بھی ہر سال بنتا ہے مگر ہمارے حالات روز بروز بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ غربت میں کمی نہیں آئی، کیوں؟ اسلئے کہ وہ ہوتا نہیں جو نظر آتا ہے مگر جیسا کہ مایوسی گناہ ہے، تو ہم بھی پیوستہ رہ شجر سے بہار کی امید لے کر، وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا کہ موجودہ حکومت نے پختون نوجوانوں کے ہاتھوں میں کلاشنکوف کی بجائے قلم دینے کا تہیہ کیا ہوا ہے، تو میں اس فیصلے کی

مزید وضاحت بھی چاہونگی کہ کیا پختون نوجوانوں کو اس قلم کی ایک جنبش سے بے روزگار بھی کر دیا جائے گا؟ جناب سپیکر، میں ان ہزاروں کوالیفائڈ گریڈ سترہ کنٹریکٹ لیکچررز اور اساتذہ کی بات کر رہی ہوں جن کی اپوائنٹمنٹ خالص میرٹ کی بنیاد پر کی گئی اور جو پر خطر حالات میں میزائلوں کے سائے تلے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے اور خاص طور پر خواتین جو کہ دھمکیوں اور انتہائی دشوار ترین حالات کے باوجود علم کے چراغ روشن کئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سچے پاکستانی ہیں۔ ہمارے سیٹلڈ اور فاٹا ایریاز کی تمام بہنیں اور بھائی بلا شبہ قابل ستائش ہیں۔ ایک طرف تو حالات کی ستم ظریفی دیکھیئے اور دوسری طرف حکومت نے ان کے سروں پر کنٹریکٹ کی تلوار لٹکا رکھی ہے۔ جناب سپیکر، ان ہزاروں محب وطن پڑھے لکھے نوجوانوں کی طرف سے وزیر اعلیٰ صاحب سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ تمام کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کیا جائے۔ گریڈ انیس کے پرنسپلز جن کو برطرف کیا جا چکا ہے، انکو Re-appoint کیا جائے، ان میں بڑی تعداد خواتین کی بھی ہے اور انہوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں اور ویسے بھی تو ہم فیمیل ایجوکیشن کی ترجیحات کی بات کرتے ہیں۔ اس وقت ملک سنگین خطرات سے دوچار ہے، اس دوران ان کو برطرف کرنے کا فیصلہ مزید سنگین ثابت ہوگا اور منفی رجحانات جنم لیں گے۔ جناب سپیکر، بجٹ میں پولیس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کا پروگرام قابل تعریف ہے مگر اسکے ساتھ ہماری پولیس کو اخلاقی تربیت کی بھی اشد ضرورت ہے۔ ہماری پولیس کی ماہرانہ نفسیاتی Ethical training ہونی چاہیئے۔ یہ میری تجویز ہے تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو پولیس پر اور پولیس بھی عوام کی خدمت کرے بجائے عوام پر جبر کرنے کے اور جہاں تک فورس میں ایک جامع بیمہ پالیسی کا بجٹ میں ذکر کیا گیا ہے تو یہ ایک بہت اچھا اقدام ہے مگر اس منصوبے پر عملدرآمد جلد از جلد ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، ہمارا صوبہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ یہاں پر زمین زرخیز ہونے کے ساتھ ساتھ قدرتی چشمے وافر ہیں اور اگر ان چشموں اور آبشاروں سے سمال ہائیڈل پراجیکٹس بنائے جائیں تو نیشنل گرڈ پر بوجھ بھی کم ہوگا بلکہ ہم علاقائی طور پر بجلی پیدا کرنے میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ اسکے ساتھ ساتھ ڈیرہ اسماعیل خان میں وسیع رقبہ پانی کی کمی سے بنجر ہے۔ جیسا کہ ہمارے لیڈر درانی صاحب نے بھی فرمایا، اگر وہاں پر پانی کی صحیح منصوبہ بندی کی جائے تو ڈی آئی خان کے زرخیز ترین علاقے ہیں، وہاں سے پورے صوبے کو گندم فراہم کی جا سکتی ہے۔ جناب سپیکر، جیسا کہ بجٹ میں ترقیاتی اخراجات 21.944 بلین بتائے گئے، وہ اس سے کم ہو کر 20.627 روپے رہ گئے۔ اسکی وجہ امن وامان کے علاوہ ہماری بہت ساری غلط پالیسیاں بھی ہیں۔ مثلاً کئی پراجیکٹس کیلئے زمین

دور دراز اور نامناسب لی گئی جس پر پراجیکٹ بنانا ناممکن تھا۔ اسکے علاوہ میرٹ کو نظر انداز کر کے جن محکموں میں بھرتیاں کی گئیں، وہ خالص سیاسی بنیادوں پر کی گئیں اور سٹاف کی غفلت اور محکموں کے سربراہوں کی نااہلی کی وجہ سے فنڈ صحیح طور پر Utilize نہیں ہو سکا۔ اس طرح گزشتہ بجٹ میں، 2006اور 2007 میں بیرونی امداد کے منصوبوں میں 7.976 بلین رقم بھی دی گئی، اس میں نظر ثانی شدہ رقم جو ہے، وہ 4.178 بلین رہ گئی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اخراجات کی شرح صرف پچاس فیصد رہی۔ غور طلب بات ہے کہ محکموں کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے صرف پچاس فیصد فنڈز استعمال کئے گئے۔ اسی طرح وفاقی حکومت کی طرف سے محکمہ پانی و آبپاشی اور محکمہ صحت، محکمہ تعلیم اور محکمہ زراعت کیلئے اڑسٹھ منصوبوں کی امداد ملی لیکن تمام پراجیکٹس کامیاب نہیں ہو سکے اور میں یہ تجویز کرونگی کہ انکی مانیٹرنگ کی جائے، انکی انکوائری کی جائے اور بجٹ تقریر میں اسکے ساتھ وزیر خزانہ صاحب نے اکیس لاکھ ہیکٹر چراگاہوں کا ذکر کیا لیکن میں یہاں یہ بات بتانا چاہونگی کہ ان چراگاہوں کی ذمہ داری محکمہ جنگلات پر عائد ہوتی ہے تو میری گزارش ہے کہ محکمہ جنگلات تو خود اپنے درختوں کی حفاظت نہیں کر سکتا، وہ ان چراگاہوں کی حفاظت کیا کرے گا اور اسکی ترقی کس طرح ممکن ہوگی؟ یہاں میری تجویز یہ ہے کہ یہ جو اتنی بڑی تعداد میں چراگاہیں ہمارے صوبے میں پائی جاتی ہیں، انکو محکمہ لائیوسٹاک کی تحویل میں دیا جائے اور بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ صاحب نے ہزارہ ڈویژن کی مرغبانی کے فروغ کیلئے ذکر فرمایا لیکن یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ہمارے ملک میں پچاس سے زیادہ برڈ فلو کے Out break ہوئے ہیں، جن میں بائیس سے زیادہ ہزارہ ڈویژن سے ہیں۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے کیا اقدام کیا؟ اس حوالے سے بجٹ میں کوئی قابل ذکر مواد نہیں ہے۔ برڈ فلو چونکہ ایک وائرس، بیماری ہے اور پورے صوبہ سرحد میں اس بیماری کیلئے کوئی ریسرچ سنٹر بھی نہیں ہے تو مرغبانی کی صنعت کو ترقی کیسے ملے گی اور اسکو خسارے سے کیسے بچایا جائے گا؟ یہ بات غور طلب ہے۔ جناب سپیکر! اسکے علاوہ پولیس کیلئے جو ریلیف پیکج جس طرح کہ دیا گیا، ریلیف پیکج اچھا ہے مگر اس میں ساری بات Implementation کی آتی ہے کہ اسکی مانیٹرنگ کی جائے اور جلد از جلد اس کو Implement کیا جائے۔ خواتین ووکیشنل سنٹرز میں جو بھی داخلہ لے گی تو ہر ایک کو ایک Kit دی جائے گی تو یہ ذرا وزیر خزانہ صاحب وضاحت فرمائیں گے کہ جو Already ووکیشنل سنٹرز ہمارے Running موجود ہیں، یہ ان کیلئے Facility ہوگی یا جو نئے

Developmental Projects بنائے گئے ہیں، ان پر بھی یہ لاگو کیا جائے گا؟ اور جہاں تک اس بجٹ میں Receipts کی تعداد زیادہ خوش کن انداز میں بتائی گئی ہے۔-----

جناب سپیکر: سعیدہ بتول صاحبہ! Conclude کریں جی۔

سیدہ بتول ناصر: جی سر؟

جناب سپیکر: مختصر کریں، میں آپکو کہتا ہوں۔

سیدہ بتول ناصر: جی مختصر ہے، مختصر ہے۔ جب تفصیل سے دیکھا جائے Receipts کو تو اس میں بہت ابہام پائے جاتے ہیں، جیسا کہ پراپرٹی ٹیکس اور دیگر ٹیکس جو ہیں، انکا Volume بڑھتا یعنی Recover وہ ٹیکس نہیں ہوئے، پراپرٹی ٹیکس، لینڈ ٹیکس اور دیگر ٹیکس، وہ Recover نہیں ہوئے، اس لئے جو Receipts کا Volume ہے، وہ ظاہر ہے زیادہ بتایا گیا ہے اور وہ Volume تو ہر سال بڑھتا جاتا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اسکے Recover کرنے کا کوئی فیصلہ کیا گیا ہے یا وہ ہماری جو Receipts ہیں وہ اصل Receipts کس طرح ہونگے؟ جناب سپیکر، ان تجاویز پر غور کیا جائے اور خصوصی طور پر خواتین کا، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، بی بی۔ ڈاکٹر یاسمین جسیم صاحبہ۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی ستاسو د ټولو۔ السلام علیکم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ زهٔ د ټولو نه مخکښې خپل نوی حکومت، نوے اسمبلئ ته او زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب چه نه دے راغلے، دے وخت کښې هغوی ته او خاصکر همایون خان ته ډیره مبارکی ورکومه چه هغوی په دے دومره لړ وخت کښې، په یو داسے وخت کښې چه زمونږه ملک د اقتصادی بحران شکار وو، په اقتصادی بحران کښې مبتلا وو، یو دومره ښکلے بجټ پیش کړو، د هغے د پاره دا ټول د مبارکئ او د ستائنے وړ دی۔ دلته چه دا کوم بجټ دوئ پیش کړے دے نو په دے سلسله کښې به زهٔ صرف په دوو پوائنټو باندے خبرے کوم۔ بجټ خو په هر یو شعبه کښې پیش شوے دے خو زهٔ به دلته کښې ایجوکیشن یا تعلیم او بل هیلتھ باندے لږے غونډے خبرے کومه او ستاسو ټائم به غواړمه په دے باندے۔ ټولو نه مخکښې به زهٔ دا اوو ایمه چه دا ټوله پختونخوا زما صوبه ده، ټول پښتانه زما رونړه اوخویندے دی، په دے زهٔ خوشحاله یمه چه د ټولو د پاره

یو ښه بجټ راغےاو دوئ ټولو ته ډیرے فائدے به ملاؤ شی خو زهٔ دلته کښ چونکه د صوابئ د علاقے په Presentationناسته یمه نو زهٔ د ټولے فرنټیئر، پختونخوا نه علاوه به د صوابئ چه کوم زمونږ مسائل دی، په هغے باندے لږ زیاتے خبرے کوم جی۔ د ټولو نه مخکښے زهٔ به د تعلیم په باره کښ خبره اوکړم چه د تعلیم دپاره نن ډیره د خوشحالئ خبره ده چه حکومت یویشت بلینه روپئ مختص کړے په دومره لړو وسائلو کښ، چه دومره ډیرے پیسے دی۔ اپوزیشن لیډر صاحب اووئیل چه کمے دی خو زهٔ وایم چه په دے حالاتو کښ او په دے لږ وخت کښ دا زمونږه د پاره کافی ډیرے دی خو چه مونږه اوس د دے نه صحیح فائده واخلو، زهٔ به دلته کښ د صوابئ خبره ا وکړمه چه دا د تیرو شپتو کالو نه ډیره روستو په شا ضلع ده، نو د دے چه کوم مسائل دی، زهٔ به اوغواړمه چه تاسو ته لږ په لږه زر زر اووایمه چه په دے کښ زمونږه سره کوم سکولونو دی؟ پرائمری، خاصکر د جینکو سکولونه ډیر کم دی، کالج چه دے نو صرف یو ډګری کالج دے او نور چه ورسره کوم هائر سیکنډری دی، هغه صرف دوه دی۔ په دے بجټ کښ کومه حصه زمونږ ایجوکیشن صوابئ لره راځی نو زهٔ به غواړمه چه د وزیر اعظم خاص کوم د هغوی سپیشل فنډ دے نو که چرته هغه کمے کوی نو هغه د خپله هغه حصه زمونږه د صوابئ ډسټرکټ لره ورکړی، د هغے په وجه به سکولونه Up grade شی۔ ډیر سکولونه دی په دے وخت کښ زمونږ په صوابئ کښ چه هغه پرائمری سکولونه دی خاصکر، هغوی د کرایے په بلډنګونو کښ اوسیږی او هلته کښ اوس د امتحانونو ورځے چه وے نو هغوی ورله خپلے کرایانے زیاتے کړے۔ ورته ئے وئیل چه یا خو تاسو کرایه زیاته کړئ یا که نه وی نو تاسو د سکولونو نه اوځئ، او دا ټول د جینکو سکولونه وو، نو زهٔ به غواړمه چه په دے بجټ کښ داسے اوشی چه نوے بلډنګونه ورکړے شی۔ بله خبره داده چه زمونږه سکولونه ډیر لرے لرے ځایونو کښ دی او د جینکو د پاره تلل راتلل ډیره ګرانه خبره ده، نو مونږه وایو چه که ګورنمنټ خاصکر ایجوکیشن منسټری د دے د پاره د سکول Transportation انتظام اوکړی نو دا به ډیره ښه وی او د دوئ دپاره Common wayهاسټلے جوړے کړی چه دکوم ځائے نه راځی د سکولونو په بسونو کښ او په هغے هاسټلوکښ هغوی اوسیږی۔ بله یوه قابل

ستائش خبره دا ده چه حکومت دا ټل دوه سوه روپئ هره میاشت هرے جینئ له مقرر کړے نو دا ډیره د خوشحالئ خبره ده۔ د دے د پاره Drop out rate چه دے نو هغه به کم شی او د جینکو د پاره د خوشحالئ او د Incentives خبره ده نو هغوی به راځی او Enrolment به ورته زیات شی۔ بله زۀ داغواړمه چه زمونږه د ښځو هلته کښ مسائل ډیر زیات دی نو د ای۔ډی۔او ایجوکیشن، د سړو او د ښځو آفس یو دے، په دے وجه هلته کښ څه کیږی؟ چه زمونږه کومے ښځے ټیچرانے راځی نو هغوی ته ډیر پرابلم دے، هلته کښ د پردے خبره ده۔ چه هغوی د ای۔ډی۔او آفس ته راځی او خپلے ډی۔ای۔او سره ملاویږی نو هلته کښ بیا هغوی خپل رونړه لیږی، څوک خاوندان او څوک څی او د هغوی هغه پرابلم Solve کوی خو هغوی پخپله نه شی تللے ځکه چه هلته د سړو دومره ډیر رش وی چه یوه ښځه هلته کښ نه شی تللے نو زۀ به دا ریکویسټ کومه سی ایم صاحب ته چه هغوی سپیشل په دے بجټ کښ د ښځو چه کومه فیمل ډی۔ای۔او ده، چه هغے له بیل آفس جوړ شی او په هغے کښ چه کوم ټول لوئر سټاف دے، چه د هغے هغه نور کوم کلریکل سټاف دے نو ټولے د ښځے واغستے شی نو ښځو ته به لږ Approach هم آسان شی او دا خبره به ډیره Easy او پردے کښ هم پاتے شے او دا بلډنګ د د هغے نه بیل شی۔ بله خبره، اوس زمونږه ایجوکیشن خو دا دے چه حکومت اعلان اوکړو د میډیکل کالج د پاره او یو د جینکو د کامرس کالج د پاره، دا زمونږه د ټولو د پاره ډیره د خوشحالئ او د مبارکئ خبره ده چه زمونږه جینکئ، زمونږه ښتنے به راشی او انشاء اللّٰه د باچا خان او زمونږه د پارټئ دا عزم وو چه مونږه به د بچو نه کلاشنکوف لرے کوؤ او قلم به ورکوؤ نو انشاءاللّٰه که زمونږه دا ټولے پالیسئ هم دغه شان روانے وی نو د هغوی نه به کلاشنکوف څی او قلم به ئے انشاء اللّٰه په لاس کښ راځی او مونږه ټول به پرے مخکښے راوان یو انشاء اللّٰه تعالیٰ۔ اوس جی زما دویمه خبره، زۀ به هیلتھ ته راشم چونکه زۀ ډاکټره یمه نو لږ د هیلتھ به زر زر توجه سره واورئ جی۔ زمونږه د صوابئ چه کوم پاپولیشن یا آبادی ده نو تقریباً پندره لاکھ ده-----

<u>جناب سپیکر</u>: دا بی بی ډیر ښه تجویزونه ورکوی نو مهربانی اوکړئ، دا لږ وارئ جی۔

*محترمہ یاسمین نازلی جسیم:* زمونږه دصوابئ چه کوم پاپولیشن دے نو هغه تقریباً پنځلس لکهه دے۔ اوس په پنځلس لکهه کښې په دے ټول ډسټرکټ صوابئ کښې صرف یو ډی ایچ کیو هسپتال دے او نور ورسره یو څلور، درے آر ایچ سیز دی، Rural Health Supportچه کوم Hospitalsدی، R.H.Csدی او ډیر کم ورسره دغه شان بی ایچ یوز دی چه کوم Properly workنه کوی۔ اوس چه کوم زمونږه آر ایچ سیز دی نو د دے ټولو دا پرابلم دے چه ډی ایچ کیو یو دے، اوس په دے نوی بجټ کښې زمونږه اعلان شوے دے چه نوے کمپلیکس به جوړیږی خو هغه کمپلیکس لا شروع شوے نه دے، نو د صوابئ خلقو ته دومره غټ پرابلم دے چه زمونږ د پاره په هغه ډی ایچ کیوهسپتال کښې صرف یو سرجن دےاو یوه ګائناکالوجسټ ده، هغوی تر دوه بجو پورے خو کار کوی، پس د دوه بجو نه هغوی پرائیویټ کار کوی۔ هغوی مجبور دی او ولے به نه کوی؟ ځکه چه بیا هغه زمونږه او۔ټی او نور څیزونه په Working formکښې نه وی نو مونږه دا غواړو چه زیات نه زیات سټاف، لکه Double او Triple سرجن سپیشلسټ او ګائناکالوجسټ له د هم په دے ډی ایچ کیو کښې جاب ورکړے شی او چه کوم زمونږه کمپلیکس راروان دے نوے، چه په دے کښې هم دغه شان وی چه هر وخت د صوابئ خلقو ته دا Facilityد هیلتھ ملاویږی۔ بله خبره داده چه په ټول ډسټرکټ صوابئ کښې بلډ بینک نشته سرکاری، د هغے په وجه پس د دریو بجو نه مونږه هلته هیڅ قسمه آپریشن نه شو کولے، هغه ځکه چه بلډ بنک نشته نو زهٔ غواړمه، د نوی زمونږه د سی ایم صاحب نه او زما د پارټئ نه زمونږه ډیر امیدونه دی چه د باچا خان په نوم باندے دوه، کم از کم دوه بلډ بینکونه جوړ شی، یو په صوابئ کښې چه هغه 24 hoursکار کوی او یو په ټوپئ کښې، د دے نه به خلقو ته ډیره زیاته فائده وی ځکه چه اکثر خلق د بلډ د کمئ په وجه مړه کیږی۔ بل دا دے چه د ماشومانو خاصکر هغه ماشومان چه نوے پیدا شی، د هغوی د پاره هغه یونټ نشته چه کوم سپیشلسټ ډاکټر وی، Incubatorورته وائی چه ماشوم پکښې واچوی او هغه د څه وخت پاره وی او هغه بیا ژوندے پاتے شی۔ د هغے وجے نه بیا داسے چل اوشی چه مونږه هغه خپل ماشوم چه نوے پیدا شی، نو هغه سره Facilityپه ټوله صوابئ کښې نشته، Even پرائیویټ هاسپټل کښې هم

نشتہ نو هغه مونږه مردان او که په مردان کښې هم نه وی نو چه ترڅو لیډی ریډنگ ته ئے رارسوؤ نو زمونږه هغه ماشوم Expire شوے وی نو تاسو به ډیره مهربانی اوکړئ، زمونږه دے بجټ سره چه که چرے زمونږ دا بجټ کم وی نو د وزیر اعظم خاص چه کوم فنډ دے، زمونږ هیلتھ او ایجوکیشن کښې به هغه اولګوئ۔ مونږه ټول ستاسو، ټول ډسټرکټ صوابئ والا به ستاسو په دے مد کښې ډیر مشکور یو۔ ډیره ډیره مهربانی، سپیکر صاحب او اوریدونکو چه تاسو مونږه له ښه ټائم راکړو۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ، بی بی۔ محمد شجاع خان، منسٹر فوڈ۔

جناب محمد شجاع خان(وزیر خوراک): سر! ایک پوائنٹ Clear کرنا چاہتا تھا۔ درانی صاحب نے ایک بات رکھی ہاؤس میں مفتی محمود صاحب فلائی اوور کے متعلق، تو مفتی محمود فلائی اوور جو سکیم ہے، وہ 480 نمبر پر اس پراونشل اے ڈی پی میں موجود ہے اور اسی نام سے موجود ہے۔ ہم درانی صاحب کی بڑی عزت کرتے ہیں، ہم مفتی محمود صاحب، وہ ہمارے بزرگ تھے، کی بھی عزت کرتے ہیں۔ وہ صرف انکو شاید اسلئے پتہ نہیں چل سکا کہ وہ اربن ڈیویلپمنٹ کے اس ذمرے میں شامل ہوئی تھی اور اس میں چونکہ فنڈنگ اتنی Involve تھی، جس کیلئے ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو Approach کیا۔(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب وجیہہ الزمان صاحب۔ نشتہ؟ حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔ جناب غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، مجھے بجٹ 2008-09 پر اظہار خیال کا موقع فراہم کرنے کیلئے۔ جناب سپیکر! بجٹ حکومت وقت کیلئے دشوار مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ بجٹ کے ذریعے حکومت کے ارادوں اور پالیسیوں کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ حکومت عوام کی اجتماعی فلاح و بہبود کیلئے کتنی مخلص ہے؟ جناب والا! ہم نے حکومتی بنچ میں شامل نہ ہوتے ہوئے بھی شروع دن سے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ حکومت کے ہر اچھے اقدام اور پالیسیوں کی ہم کھلے دل کے ساتھ حمایت کریں گے اور کوتاہیوں کی نشاندہی اپنی سمجھ کے مطابق کرتے رہیں گے۔ اسی تناظر میں ہم نے Budget proposals کا مطالعہ کیا۔ بجٹ کے حوالے سے ہمارے ہاں یہ روایت رہی ہے کہ اپوزیشن والے بجٹ کو الفاظ کا ہیر پھیر قرار دیتے ہیں اور حکومتی ارکان عوامی خواہشات کے مطابق قرار دے کر اسکا بے جا دفاع کرتے ہیں۔ میں نے اپنی انکھوں سے تعصب اور جانبداری کی عینک اتار کر بجٹ پر نظر دوڑائی ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں

کہ موجودہ حالات میں صوبے کے پاس دستیاب وسائل اور درپیش مسائل کے تناظر میں اس بجٹ کو Development orientedاور Peoples forecasted budget قرار دیا جاسکتا ہے، اس لئے حکومت واقعی قابل تحسین ہے۔ جناب سپیکر! میں اس صوبے کے انتہائی دورافتادہ اور پسماندہ حلقہ PF 90(II) کی نمائندگی کررہا ہوں جو اپر چترال کی دشوار مگر خوبصورت وادیوں پر مشتمل علاقہ ہے۔ یہ حلقہ 8600 کلومیٹر رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور دور جدید کی سہولیات سے محروم چلا آرہا ہے۔ یہ پسماندہ علاقہ ترقیاتی بجٹ میں مذکورہ تمام سیکٹرز میں خصوصی توجہ کا متقاضی ہے۔ تمام Development budget کے حجم اور اس میں رکھی گئی گنجائش کے پیش نظر چند ایک سیکٹرز کو میں اپنی ترجیحات میں شامل کرنے کیلئے حکومت اور خصوصاً وزیراعلیٰ صاحب سے اس پورے ایوان کی وساطت سے گزارشات پیش کررہا ہوں۔ جناب والا! ترقیاتی بجٹ میں مختلف سیکٹرز میں Need basis allocation funds رکھے گئے ہیں اور اس گنجائش کو سامنے رکھتے ہوئے حلقہ PF-90 چترال کے پسماندہ علاقے کو Accommodate کرنے کیلئے درخواست گزار ہوں۔ نمبر1، ایجوکیشن سیکٹر اے۔ڈی۔پی نمبر 80446 میں دوسو پرائمری سکولوں کے قیام کیلئے فنڈز رکھے گئے ہیں، میری گزارش ہے کہ میرے پسماندہ حلقے کیلئے کم از کم پانچ پرائمری سکول دیئے جائیں۔ (تالیاں) اے۔ڈی۔پی نمبر 80589 میں دوڈسٹرکٹس میں Lady Teachers Mobility Programme شروع کرنے کی تجویز ہے، گزارش ہے کہ اس پروگرام میں ضلع چترال کو بھی شامل کیا جائے۔ اے ڈی پی نمبر 70096 میں ایک ہزار ایڈیشنل کلاس رومز تعمیر کرنے کیلئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں، میں گزارش کرتا ہوں اس پروگرام میں اپر چترال کو Accommodate کیا جائے، اسکو حصہ دیا جائے۔ ای ڈی پی نمبر 70100 کے ذریعے پسماندہ علاقوں میں ٹیچرز کیلئے دس Cluster hostels تعمیر کرنے کی تجویز ہے، چونکہ حلقہ پی ایف 90 اپر چترال پسماندہ ترین علاقہ ہے لہذا کم از کم ایک ہاسٹل وہاں تعمیر کیا جائے۔ اسی طرح اے ڈی پی نمبر 80447 میں سو پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دینے کیلئے اور اے ڈی پی نمبر 80448 میں سو مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کیلئے Need basis پر فنڈز رکھے گئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اپر چترال کو اس میں بھرپور حصہ دیا جائے گا اور کم از کم پانچ پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ اور پانچ مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا جائے۔ جناب والا! ایجوکیشن کے حوالے سے میں یہ بات اس یوان کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں، بچوں اور بچیوں کو سکول میں داخل کراکے Educate کرنے کا Trend ضلع

چترال میں سب سے زیادہ ہے۔ صوبے کے رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا ضلع ہے جہاں پر اکثر علاقے آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں جناب سپیکر، اس میں ایک Ghost school بھی نہیں ہے اور جہاں پر سکول بنائے جانے کا پروگرام ہے، وہاں پر بچوں کی تعداد زیادہ ہے اور Feasibility میں بھی آجاتا ہے۔ امید ہے کہ ایجوکیشن سیکٹر میں Need base متعین کرنے کیلئے اس حقیقت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ نمبر 2، ہیلتھ سیکٹر، ہیلتھ سیکٹر میں Need basis کے اوپر اے ڈی پی نمبر 80643 میں دس بی ایچ یوز، آر ایچ سیز کو کیٹیگری ڈی ہسپتال کا درجہ دینے کیلئے فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح اے ڈی پی نمبر 80644 میں دس بی ایچ یو ز تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ اے ڈی پی نمبر 80645 کے ذریعے دس ڈسپنسریوں کو بی ایچ یو کا درجہ دینے کیلئے فنڈز Allocate کئے گئے ہیں اور اے ڈی پی نمبر 80646 میں تیس سول ڈسپنسری بنانے کیلئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ میں اپنے حلقے کی پسماندگی اور غربت کے پیش نظر صوبائی حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اپر چترال میں کم از کم ایک آر ایچ سی کو کیٹگری ڈی ہسپتال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ارشد عبداللہ صاحب، منسٹر لاء۔ مائیک آن کریں ارشد عبداللہ صاحب کا۔

جناب ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): گزارش ہے جی آپ کے توسط سے تمام معززین اسمبلی سے کہ برائے مہربانی بحث میں زبانی حصہ لیں۔ Documents کو اگر یہ Refer کرنا شروع کر دیں تو یہاں پر تو لوگ پانچ پانچ سو Pages کے Documents لانا شروع کر دیں گے، تو بحث میں اگر زبانی۔۔۔۔

جناب غلام محمد: میری بات کو تو Complete ہونے دیں نا جی۔ میری بات کو تو Complete ہونے دیں۔ یہ میرا حق بنتا ہے کہ میں اسمبلی کے فلور پر کچھ بات کر سکوں۔ میں اسلئے آیا ہوں کہ اسمبلی کے فلور پر اپنے علاقے کے لوگوں کیلئے کچھ بول سکوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں سمجھ گیا۔ یہ۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دوسری جی میری ایک چھوٹی سی گزارش اور بھی ہے کہ یہاں پر حلقوں تک یا ڈسٹرکٹ تک ایشوز کو، اس میں جانے کی بجائے Overall policy decision کو، بجٹ میں جو Decisions دیئے گئے ہیں، اس کے اوپر Criticism یا ان کو Appreciate کیا جائے بجائے اس کے

کہ ہم یعنی ڈسٹرکٹ لیول پر جائیں یا حلقے تک جائیں تو Overall صوبے کے لحاظ سے جو پالیسیز بنی ہیں، Formulate ہوئی ہیں، ان کے اوپر اگر بات کی جائے تو میرا خیال ہے زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب غلام محمد: میری بات کو آگے جانے دیں۔

جناب سپیکر: لکھی ہوئی تقریر، کوشش کریں Avoid کریں، Points آپ بیشک لکھ کر لائیں اور اس سے پڑھیں۔

جناب غلام محمد: اچھا واٹر سیکٹر، جناب سپیکر، ضلع چترال میں عموماً اور خاصکر اپر چترال میں قدرتی آفات، سیلاب آئے روز کے معمول ہیں۔ ندی نالوں میں سیلاب کی وجہ سے اریگیشن چینلز اور Flood Protection Walls شدید متاثر ہوتے ہیں، میں اے ڈی پی نمبر 80328، اے ڈی پی نمبر 80329 اور اے ڈی پی نمبر 80331 میں موجود Provisions کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ سمال اریگیشن سکیم کے تحت Improvement اور Rehabilitation, Rehabilitation and Construction of Flood Restoration Walls اور Improvement of Existing Flood Protection Walls کی مد میں اپر چترال کی سکیموں کو بھی شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ Need basis کی بنیاد پر اے ڈی پی نمبر 80639 میں سمال لفٹ اریگیشن سکیمز میں اپر چترال کے علاقوں کو بھی شامل کیا جائے، جہاں بہت زیادہ زرخیز علاقے دریا کی سطح سے اوپر واقع ہونے کی وجہ سے قابل کاشت نہیں ہیں۔ اس سے علاقے میں زراعت کی ترقی اور غربت میں کمی میں نمایاں پیش رفت ہوگی۔ وائلڈ لائف، اپر چترال میں وائلڈ لائف کی انواع واقسام موجود ہیں۔ میں اس ایوان کی وساطت سے حکومت کو تجویز پیش کرتا ہوں کہ اے ڈی پی نمبر 80488، 'Conservation and Development of Wild Life in NWFP' کے اندر اپر چترال کو ترجیحی بنیاد پر شامل کریں۔ اس سے یقیناً صوبائی حکومت کو مستقبل میں ریونیو کمانے کے مواقع میسر آئیں گے۔ سب سے زیادہ جناب سپیکر، پاور، اس طرف آتا ہوں جناب والا، کہ ملک میں موجودہ بجلی کے بحران سے ہمارے پالیسی سازوں کی آنکھیں کھلنی چاہئیں۔ چترال بہتی ندیوں اور چھوٹے دریاؤں پر مشتمل وادی ہے جہاں پن بجلی کے بہت زیادہ Potentials موجود ہیں۔ چترال میں نیشنل گرڈ کی موجودگی اور محکمہ شیڈو کے زیر کنٹرول اپر چترال میں بجلی کی ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن لائنز کا انفراسٹرکچر پہلے سے موجود ہے، اگر پن بجلی گھر بنائے جائیں تو پورے ملک کو بجلی کی ترسیل سے صوبائی

خزانے میں خاطر خواہ آمدنی کا اضافہ ہو گا جو کہ ہمارے صوبے کی ریونیو کا سب سے بڑا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ چونکہ ترقیاتی بجٹ میں Pre-feasibility study of potential hydel sites کیلئے Provision رکھی گئی ہے، میں گزارش کرتا ہوں کہ اپر چترال کے حلقہ پی۔ایف 90 میں موجود Hydel development potentials سے بھرپور استفادہ کرنے کیلئے اس علاقے میں Feasibility study کی جائے۔اس حوالے سے وادی لاسپور، وادی یاخون اور وادی تریچ اور ریچ میں پن بجلی کے بہترین Sites موجود ہیں جہاں 4000 سے 20000 میگاواٹ تک بجلی پیدا ہو سکتی ہے۔ اچھا ------'C.M Programme for Poverty Alleviation', ADP No.80629

جناب سپیکر: غلام محمد صاحب! مختصر کریں، Conclude کریں۔

جناب غلام محمد: ایک منٹ جی، ایک منٹ جی۔ چونکہ اپر چترال صوبے کا پسماندہ ترین علاقہ ہے جہاں آمدنی کے ذرائع نہ ہونے کے باعث عوام غربت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، اسلئے میں اپنے وزیراعلیٰ صاحب سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ اس خصوصی پروگرام میں اپر چترال کے غریب عوام کیلئے زیادہ سے زیادہ حصہ مختص کریں۔ اس کے علاوہ اے ڈی پی نمبر 80590 جو کہ ڈسٹرکٹ اے ڈی پی پر مشتمل ہے، میں اس مقدس ایوان کی وساطت سے حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ ضلعوں میں ترقیاتی فنڈز کی تقسیم کیلئے ان کی پسماندگی اور غربت کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ صوبائی فنانس کمیشن کو ہدایات جاری کی جائیں کہ وسائل کی تقسیم کے حوالے سے Criteria کو Review کر کے حلقوں کی پسماندگی، دورافتادگی اور غربت کو پورا Weight دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء۔

جناب غلام محمد: اس پس منظر میں اے ڈی پی نمبر 80591-----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! یہ ممبران صاحبان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ They cannot refer to documents, زبانی مباحثے کریں یہاں پر اور بجٹ تک اپنے آپ کو Restrict نہ کریں۔ دیکھیں یہ پڑھنا جو ہے .It is completely not allowed یہ تو میرے خیال میں شروع کی بریفنگز میں ان کو بتا دینا چاہیئے تھا۔ This is against rules، بالکل، جو بھی ان کے پوائنٹس ہیں، زبانی ہاؤس کے سامنے لائیں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ، غلام محمد صاحب، شکریہ۔ آگے چلتے ہیں، جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! میں نے کل کیلئے ریکویسٹ کی تھی۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: کل کیلئے کی تھی۔

جناب سپیکر: جناب محمد جاوید عباسی صاحب۔ سردار اورنگزیب نلوٹھ صاحب، نلوٹھ۔ وہ بھی نہیں ہیں۔ نلوٹھ صاحب، بات کرنا چاہتے ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے سال 09-2008 کے بجٹ پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا۔ چونکہ ممبر منتخب ہونے کے بعد پہلی دفعہ مجھے ہاؤس میں بولنے کا موقع ملا تو میں اپنی زبان ہندکو میں سپیکر صاحب، میں تساں سپیکر منتخب ہونڑیں تے، تے ڈپٹی سپیکر ہاں ڈپٹی سپیکر منتخب ہونڑیں تے اور بڑے ہر دلعزیز وزیراعلیٰ، امیر حیدر خان ہوتی ہاں وزیر اعلی صوبہ سرحد منتخب ہونڑیں تے مبارکباد پیش کرناں۔ (تالیاں) اور جناب سپیکر صاحب، آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہزارہ ڈویژن میں، میں صبح ایبٹ آباد سے نکلا ہوں تو مجھے حسن ابدال پہنچنے تک کسی جگہ ڈیزل نہیں ملا، پورے ہزارہ میں ڈیزل کی سخت Shortage ہے اور گاڑیوں کی لائنیں قطاروں میں کھڑی ہیں۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن میں جو ڈیزل کی Shortage ہے، اس کو فی الفور ختم کیا جائے۔ عوام سخت مشکلات میں مبتلا ہیں، پورے صوبے میں لیکن ہزارہ ڈویژن میں، میں بالخصوص ہزارہ ڈویژن کی بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! کسی بھی حکومت کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اس کی کارکردگی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ میں مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھتا ہوں اور میری پارٹی جناب سپیکر صاحب، آپ کے ساتھ فی سبیل اللہ Coalition partner ہے۔ ہمیں، ہمیں بجٹ، (تالیاں) فی سبیل اللہ، پتہ نہیں آپ ہمیں Coalition partner تصور کرتے ہیں یا نہیں کرتے لیکن ہم نیک نیتی کے ساتھ حکومت سے تعاون جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے اس بات پر بھی بڑا اعتراض ہوا کہ بجٹ کے پہلے صفحے پر اسفندیار ولی خان کا نام لکھا گیا اور آصف علی زرداری صاحب کا نام لکھا گیا، میرا دل بڑا خوش ہوتا اگر وہاں پر میاں محمد نواز شریف صاحب کا نام بھی لکھا جاتا۔ (تالیاں) میرے قائد، پیر صابر شاہ صاحب بجٹ پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے، میں اتنا کہونگا کہ ہماری Coalition partner جماعت نے بہت اچھا بجٹ پیش

کیا، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، ہزارہ ڈویژن کو سرے سے نظر انداز کیا گیا تمام محکموں میں۔ محکمہ تعلیم میں دیکھیں، صحت میں دیکھیں، جتنے محکمے ہیں، میں Kindly آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، ہزارہ ڈویژن انتہائی پسماندہ علاقہ ہے اور ہزارہ ڈویژن میں گزشتہ دو تین سالوں سے ہمارے پاس جو سہولیات تھیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزمائش میں ڈال دیا، جو سڑکیں تھیں، جو سکول تھے، جو ہسپتال تھے، جو دوسری سہولیات تھیں، زلزلے کی وجہ سے تہس نہس ہو گئیں۔ اسلئے میں آنجناب سے گزارش کرتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کو صوبہ سرحد میں خصوصی طور پر بجٹ عنایت فرمایا جائے تاکہ ہماری پسماندگی کا ازالہ ہو سکے۔ جناب سپیکر صاحب! اکرم خان درانی صاحب نے بڑی اچھی بات کی، جو اچھی بات انہوں نے کی ہے، میں اس کو Appreciate کرونگا، انہوں نے کہا کہ ہر اسمبلی ممبر کو ایک کروڑ روپیہ انہوں نے خود دیا تھا، آج فوراً دو کروڑ پر چلے گئے، میں بھی آپ سے درخواست کرونگا کہ دو، نہیں اڑھائی کروڑ روپے فی ممبر دیا جائے۔ (تالیاں) چونکہ اب ہمارا فنڈ آپ ریلیز کرینگے تو پھر اگلے سال ہمیں فنڈ ملے گا۔ ہم پورا سال اسی فنڈ پر اپنے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کرینگے لیکن اکرم خان درانی صاحب نے "امبریلا فنڈ" کی روایت ڈال کر، میں سمجھتا ہوں کہ مجھ جیسے بہت سے عوامی نمائندوں کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ (تالیاں) امبریلا فنڈ ان ممبران کو ملتا ہے، ان نمائندوں کو ملتا ہے جو چیف منسٹر کے بڑے نزدیک ہوتے ہیں اور مجھ جیسے عوامی نمائندے اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، آپ سے کہ فنڈز ممبران پر اس سے پہلے طریقے کے مطابق تقسیم کئے جائیں اور جب دو سو پرائمری سکول اے ڈی پی میں آتے ہیں تو بیوروکریسی والے ہمیں دس دس سکول پرائمری دے دیتے ہیں جبکہ ہمیں پرائمری سکولوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میرے حلقے میں مڈل سکول کی ضرورت ہے، ہائی سکول کی ضرورت ہے تو ممبر کی مرضی کے مطابق انہیں پرائمری، مڈل یا ہائی سکول دیئے جائیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! میں نے ایک لفظ اے ڈی پی کا نہیں پڑھا ہے، آپ نے حکم دے دیا ہے تو میں کھڑا ہو گیا ہوں۔ میری کتاب اس دن یہاں پر رہ گئی تھی۔ (قہقہے/تالیاں) میں جناب سپیکر صاحب، آپ کے حکم کو ٹال نہیں سکتا تھا، کل کا ٹائم لے نہیں سکتا تھا۔ اسی کے اجازت چاہتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ مجھے کل پھر آپ وقت دینگے۔ (قہقہے)

Mr. Speaker: Okay, thank you.

سردار اورنگزیب نلوٹھہ: جناب سپیکر! چونکہ میرا زلزلہ زدگان کے ضلع سے تعلق ہے، "ایرا" اور "پیرا" کے نام پر صوبائی اے ڈی پی سے اکرم خان درانی صاحب نے ہزارہ ڈویژن کے ان چار اضلاع کو نکال دیا تھا پچھلے سال، اس دفعہ میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ ہمیں اے ڈی پی میں انشاء اللہ شامل رکھیں گے۔ "ایرا" اور "پیرا" کا دفتر اسلام آباد اور پشاور میں ہے جبکہ زلزلہ ایبٹ آباد، مانسہرہ، شانگلہ، کوہستان میں آیا، مظفر آباد میں آیا۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ "ایرا" اور "پیرا" کے دفاتر متاثرہ اضلاع میں واپس بھیجے جائیں تاکہ عوام کو پریشانی نہ ہو۔ شکریہ سر، بڑی مہربانی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mian Iftikhar Hussain Sahib, Minister for Information.

میاں افتخار حسین: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا بجټ اجلاس دے او رښتیا خبره ده چه بجټ نه بغیر په دے باندے د بل څه خبرے اجازت نه وی خو تاسو د اکرم درانی صاحب او د پیر صابر شاه صاحب او بیا د هاؤس جذباتو ته مو اوکتل او د هغے په حواله باندے تاسو یو د Consensus په بنیاد د قرارداد اجازت ورکړو۔ ما دوئ ته خواست اوکړو چه دوئم سیشن شته دے، په هغے کښې به د هغے د پیش کولو کوشش کوؤ۔ د هغے په حواله، زهٔ بخښنه غواړم چه د بجټ اجلاس نه علاوه به زهٔ خبره کوم۔ په دے موقع باندے چه زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب نشته او د اپوزیشن لیډر صاحب چه کومے خبرے اوکړے، دا خبره ئے اوکړه چه که هغه وے نو ډیره به ښه وه۔ یقیناً چه دا احساس به هغه ته هم ضرور وی خو چه کله د صوبے مشری د سړی په غاړه شی نو، درانی صاحب ته به د دے خبرے ډیره ښه پته وی چه هغه به هم ډیرو اجلاسونو ته داسے باضابطه طور نه راتلو ځکه چه مجبورئ د سړی وی او نن د هغه مجبوری داده چه د مرکز نه خلق راغلی دی او چه څنګه تاسو ټولو ته د دے خبرے احساس شته دے چه د دے هر څه نه باوجود د Law & order situation زمونږه د پاره ډیر داسے حساس سبجیکټ دے چه په هغے باندے هر طرف نه خبره کیږی نو مونږ به هغے له اولیت ورکوؤ۔ نن د چیف منسټر صاحب په خپل کور کښې د مرکز مشران راغلی دی نو د دے په حواله باندے او داسے ورسره نور مشران ډیر ګنړ ناست دی چه هم په دے حواله خبرے کوی نو د هغه د غیر موجودګئ دا مطلب نه شو چه ګنی هغه ته به د دے خبرے احساس نه وی بلکه د دے ټولو خبرو جواب به هغه پخپله ورکوی۔ د دوئ د طرف

نه چه کوم نکات اوچت شوی دی نو زهٔ دا حق نه لرم چه گنی زهٔ د داسے جواب ورکړم چه گنی هغه زما کار نه دے او زهٔ هغه کار اوکړم۔ دا زما مشران دی او دوئ چه څه وئیلی دی، د دے صوبے د پاره ئے وئیلی دی، د صوبے په ګټه ئے وئیلی دی، د دے په حق کښ ئے وئیلی دی او زمونږ خواهش دے چه مونږه دا فضا هم دغه رنګ برقرار اوساتو، دا د مینے ،محبت۔ د بجټ په حواله باندے خو خبره کول چه څومره زمونږ حکومتی بینچ دے ، زمونږه مؤقف به هم واضحه وی خو دا دوه خبرے چه دوئ ډیرے مهمے اوچتے کړے ، یو په مهمند ایجنسئ کښ د امریکے له طرفه حمله، داسے به څوک وی چه هغه به په خپل وطن باندے د بل سړی حمله برداشت کړی؟ او مونږ چه د کوم سوچ او فکر خلق یو، مونږ د هغه سوچ او فکر خلق یو چه مونږ په ټوله دنیا کښ په هیچ چا باندے د تشدد حمایت نه کوؤ او زمونږ د وړومبئ ورځے نه واخلئ، چه کله نه زمونږه د سیاست ابتداء ده تر دے وخته پورے مونږ د مینے ، محبت او د ورورولئ خبرے کړے دی او په دے بنیاد به مونږه په هغه وخت کښ هم خلقو ته وئیل چه تاسو په هیڅ یو ملک کښ د مداخلت ملګرتیا مه کوئ۔ چرته چه څوک د بل چا په ملک کښ د مداخلت ملګرتیا کوی، د هغے جواز پیدا شی چه هغے کښ بیا مشکلات جوړیږی۔ وخت تیریدو، دومره وخت راغلو چه نن کومه حمله شوے ده، مونږه د هغے مذمت هم کوؤ، د تحقیقاتو مطالبه ئے هم کوؤ، څوک چه ذمه وار دی، هغوی ته د سزا هم ملاؤ شی او یو ځل نه دے، دوه ځله نه دی، د دے نه مخکښ هم شوی دی او په دے مهمند ایجنسئ کښ چه کله په مدرسه باندے ګولئ وریدلے وے ، د هغے د پاره چه مونږ کوم جلوس د هغے خلقو د ملګرتیا د پاره اوښکلے وو چه مونږ ته لارے بندے وے ، مونږه چا پریښودو نه۔ او زمونږه د پارټئ رهبر د اسفندیار ولی خان په قیادت کښ مونږه جلوس بوتلے وو، صرف په دے بنیاد چه مونږ د هغے مذمت هم کوؤ او په هغه مدرسه کښ هغه ماشومان چه هغه قطره قطره ماشومان وو او خپل سبق له تلل او هغه پکښ شهیدان شوی وو۔ د هغوی د مشرانو سره او د هغوی سره د همدردئ د پاره چه هغه ماشومان وو چه د هغوی غوښے په دیوالونو لګیدلے وے ، د هغوی سترګے د دیوالونو سره لګیدلے وے ، هغه واړه واړه ماشومان ئے چه راغونډول لکه د قصاب د دکان نه چه سړے غوښه

راغونډوی، داسے به کوم انسان وی چه په دے باندے به ئے زړه نه خوږیږی؟ داسے به څوک وی چه په دے باندے به نه ژاړی؟ زمونږه بچی پکښ مړه شوی دی، د دے خاورے مورا و پلار چه کوم دے شهیدان شوی دی، زمونږه نیکونه او پلاران شهیدان شوی دی، زمونږه هم مقبرے شهیدانے شوی دی، زمونږه جماعتونه شهیدان شوی دی، دلته قرآن شریفونه شهیدان شوی دی، زمونږه د دے ټولو خبرو احساس دے راسره او د دے احساس په بنیاد چه دا نن مونږه کوم دلته مذاکراتی عمل شروع کړے دے او مونږه د امن طرف ته چه کوم قدم اغستے دے، دا مو په دے بنیاد اغستے دے۔ که څوک پرے خفه کیږی، یو شل ځله د خفه شی۔ مونږ په پښتنه خاوره باندے امن غواړو، مونږ صلح غواړو او په هر قیمت باندے مونږه دا غواړو۔ *(تالیاں)* د دے د پاره مونږه د ډیرو مشکلاتو سره مخامخ یو، د هغے باوجود مونږه خپل مذاکرات روان کړی دی۔ دا مذاکرات د دے نه مخکښ هم کیدے شو، دا مشکلات د دے نه مخکښ هم هواریدے شو، خو مونږه داسے نه یو چه مونږ به وایو چه ګنی تیرو حکومتونو ذمه داری نه ده پورا کړے۔ د هر وخت خپلے خپلے مجبورئ او ذمه دارئ وی۔ مونږه چا ته طعنه نه ورکوؤ۔ مونږه دا هم نه وایو چه مونږ ته دا تکلیفو نه په وراثت کښ ملاؤ دی۔ مونږ دا هم نه وایو چه د تیرو حکومتونو غلطئی دی۔ مونږ دا وایو چه نن زمونږ په دے حالاتو کښ خپله ذمه داری ده چه د Law & order situation دے، مونږ به ئے Handle کوؤ، د حکومت په حیثیت نه، د ورورولئ په حیثیت دا هاؤس چه کوم دے، د دے ټولے صوبے ذمه دار دے۔ مونږ دے ټول هاؤس ته به دے کښ خواست کوؤ څنګه چه په هره مسئله کښ مونږ د یو بل سره ملګرتیا کړے ده، پکار دا دی چه د لاء اینډ آرډر سیچوئشن ډیر Sensitive دے۔ سپیکر صاحب، زۀ به ولے په دے خبره باندے دا وایم چه ګنی دے خلقو ته به پته نه وی، زۀ به احساس ورکوم؟ هر سړے زما نه زیات اهم دے او خلقو ته پته ده چه ډیر حساس مسئله ده۔ په دے خبره باندے ډیر په سوچ سمجھ باندے خبره پکار ده او کله چه مونږ یو خبره کوؤ، د هغے وړاندے روستو خبرو ته خا مخا سوچ پکار دے۔ خدائے د نه کړی، خدائے د نه کړی دا هور چه په کوم تیزئ سره خوریږی، نن خو لا بیا هم مونږ په هاؤس کښ ناست یو، یو بل سره خبرے کوؤ، خدائے خبر

چه دا موقع به بیا وی او که به نه وی؟ پکار دی چه مونږه دا موقع غنیمت او گنړو او نن په دے موقع باندے مونږ د ورورولئ د اظهار د پاره په داسے ښه فضا کښې خپل قرارداد ونه پیش کوؤ، که خپل سوچ او فکر پیش کوؤ، نو دا د نمبرو وخت نه دے، د خپلے پارټئ د مضبوط والی وخت نه دے، دا د ټولے خاورے د بچ کیدو وخت دے، په دے ټوله خاوره د امن د راوستو وخت دے او زمونږه ټول وجود ته خطره ده. دا زمونږه د ټولو شریک جنګ دے او زهٔ په ایمانداریٔ سره دا خبره کوم چه دے کښې هیڅ مبالغه زهٔ نه کوم، زهٔ به هیڅ چرے هم دا او نه وایمه چه د دے فائده د ما ته اورسی. د دے فائده که هر چا ته رسی خو زما خاوره د په امن شی او زما د بچی مستقبل د محفوظ شی. دا به زما مدعا وی. ګرانو ملګرو، د امریکے د طرف نه او که د هر یو طرف نه زمونږ په خاوره باندے حمله کیږی، مونږ ئے مذمت کوؤ. دے کښې دوه رائے نشته. هغه وخت به هم خلقو ته یاد شی چه چا به هندوستان کښې مداخلت کولو نو مونږ به وئیل چه پکار نه دی. خلقو به وئیل دا خو د هندوستان ایجنټان دی. نن ټوله دنیا د هندوستان سره د ورورولئ خبرے کوی. زمونږه هغه وخت هم یاد شی چه مونږ به وئیل چه افغانستان کښې مداخلت نه دے پکار او مونږه به دا هم وئیل چه تاسو هلته بمونه لیږئ نو ګلدستے به نه راځی. مونږ سره چا نه منل. نن هغه حالات دے ځائے ته راغلل. نن هم وایو چه خیر دے مونږ سره وخت شته. نن هم وایو چه د جذباتو او د دے خبره نه ده چه مونږه د صرف خپل حکومت د ښکته کړو یا د ځان اوچت کړو یا خپلے نمبرے د جوړے کړو. داسے نه ده. نن هم مونږ سره دا وخت شته چه د ډیر سوچ سمجھ او د ډیر عقل فهم او د ډیر هوش و حواس په بنیاد باندے مونږ خپل قدمونه واخلو. زهٔ ګرانو ملګرو او سپیکر صاحب، ستاسو په اجازت چه د کرزئی صاحب د طرف نه دوئ یوه خبره اوکړه او یقیناً نه دی پکار، د یو ملک سربراه له هم نه دی پکار چه هغه د بل ملک خلاف بیان ورکړی. اشتعال انګیز بیانونه که د هر طرف نه راځی نو دا د دواړو وطنونو د پاره نقصان ده دے. افغانستان زمونږ لوئے کور دے، زمونږه په خوا کښې ګاونډی دے او دا څنګه چه دا د مسلمانانو ملک پاکستان دے، داسے افغانستان هم د مسلمانانو ډیر وسیع ملک دے او ډیرے وینے پرے توے شوے، دیرشو کالو نه د هغوی زخمونه د وینو نه تاسو پخپله

اوګورئ چه رنګ دی۔ پکار دادی چه مونږه هغه زخمونو ته اوګورو۔ نن چه دلته خبره کیږی چه مونږه هغه مهاجرو له پناه ورکړے ده، زمونږ ورونړه دی، هغه مهاجرو له که مونږ په ورورولئ پناه ورکړے وه نو ډیره به ښه وه۔ هغه د بین الاقوامی ایجنډے یوه حصه وه۔ د هغے خلقو په سر باندے مونږ ته دلته پیسے به راتلے، مونږ پرے حکومتونه چلول۔ مونږ په هغه وخت کښ هم د دے خبرے نشاندهی کړے وه، نن هم دا نشاندهی کوؤ چه کله چرته د یو سربراه د بل سربراه په ملک کښ د اشتعال انګیزئ خبره راځی، کرزئی صاحب یوه خبره کړے وه، پکار دا دی چه دا پارلیمنټ دے، هاؤس فلور دے چه مونږه هغه بیان پوره اوګورو ځکه چه د دے ځائے نه خبر ځی، دا سټیج نه دے، دا جلسه نه ده، دا تقریر نه دے، دا دپارټئ الیکشن نه دے، دا د قوم د مستقبل په بابت کښ خبرے دی او د قوم د پاره زما یوه خبره به د خیر خواهئ هم وی او بله به تاوانی وی، نو پکار نه ده چه زهٔ تاوانی خبره اوکړم۔ زهٔ به ښه خبره کوم ځکه زما مرکزی حکومت دے، هغه مرکزی حکومت ته به زما په خبره تکلیف رسی او که نه؟ د هغے هم نظر پکار دے۔ مونږه نن په کوم Sensitive حالاتو کښ چه اوسو، پکار دا دی چه مونږه مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت ته داسے مشکلات جوړ نه کړو چه د امن طرف ته چه دا کوم Process روان دے چه په دے کښ رکاوټ راشی۔ په دے بنیاد کرزئی صاحب چه کوم بیان ورکړے دے، دا ئے وئیلی دی چه که د دغه ځائے نه په ما باندے مداخلت کیږی، زما حق دے چه زهٔ هغوی پسے لاړ شم او په هغوی باندے حمله اوکړم، نو زهٔ دا خبره دے فلور باندے هم کوم چه نه به په افغانستان کښ مداخلت کیږی او نه پکار دے۔ مونږ مرکزی حکومت ته هم وایو او دے خپل صوبائی حکومت ته په دے سطح چه په هیڅ یو قیمت په یو ملک کښ هم مداخلت نه دے پکار۔ نه به په افغانستان کښ مداخلت کوؤ او زمونږ یقین دے چه نه به د افغانستان نه په پاکستان باندے حمله کیږی او چه کیږی نو چه په افغانستان کښ کیږی نو هم ئے مذمت کوؤ او که په پاکستان کښ حمله کیږی نو هم د هغے په شدید الفاظو سره مونږه مذمت کوؤ۔ (تالیاں)

زهٔ ګرانو ملګرو، د دے څو خبرو سره د بجټ هغه د تقریر حق محفوظ ساتم چه زهٔ به پرے روستو خبرے کوم۔ د دے موقع سره ما هم دومره حق ګنړلو چه زهٔ د دے

خبرے وضاحت اوکړم۔ په دے به ئے اجازت واخلم، د درانی صاحب چه وائی چه:

ـ زهٔ د سیندونو لامبوزن ووم نصیب مے بد شو د نا لئ اوبه مے اوړینه

ډیره مهربانی، شکریه جی۔

Mr. Speaker: Thank you Mian Sahib. The sitting is adjourned till 4:00 P.M of todays evening. Thank you.

---

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی شام چار بجے تک کیلئے ملتوی کی گئی)

# دوسری نشست

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 19 جون 2008 بمطابق 14 جمادی الثانی 1429 ہجری بعداز دوپہر چار بج کر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

**اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم**

**صِبۡغَةَ ٱللَّهِۖ وَمَنۡ أَحۡسَنُ مِنَ ٱللَّهِ صِبۡغَةٗۖ وَنَحۡنُ لَهُۥ عَـٰبِدُونَO قُلۡ أَتُحَآجُّونَنَا فِي ٱللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ وَلَنَآ أَعۡمَـٰلُنَا وَلَكُمۡ أَعۡمَـٰلُكُمۡ وَنَحۡنُ لَهُۥ مُخۡلِصُونَ۔**

(ترجمہ): (کہہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (ان سے) کہو، کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو، حالانکہ وہی ہمارا اور تمھارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمھارے اعمال (کا) اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

## سالانہ بجٹ برائے سال 09-2008 پر عام بحث

جناب سپیکر: ملک قاسم خٹک صاحب۔(Absent) پرنس جاوید صاحب۔

جناب پرنس جاوید: میں خداوند تعالیٰ کے مقدس اور جلالی نام سے شروع کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! حالیہ 09-2008 کا جو بجٹ پیش کیا گیا، وہ مجموعی طور پر ایک اچھا بجٹ تھا اور اس میں وہ تمام باتیں شامل تھیں جو ایک معاشرے کی ترقی و کامرانی کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر! میں صوبہ سرحد میں بسنے والی اقلیتوں کے بارے میں چند باتیں کرونگا۔ موجودہ حکومت نے کیلاش کے لوگوں کیلئے 35.100 ملین روپے مختص کئے ہیں انکی ترقی کیلئے، یہ خوش آئند اقدام ہے جس کو تمام صوبہ سرحد کی مذہبی اقلیتیں احسن طریقے سے دیکھ رہی ہیں۔ جناب سپیکر، موجودہ صوبائی حکومت، جناب انجنیئر ہمایون خان جو وزیر خزانہ ہیں، وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، جناب امیر حیدر خان ہوتی اور تمام وزراء کی ٹیم جنہوں نے اتنی کم مدت میں ایک اچھا بجٹ پیش کیا ہے، تمام اقلیتیں اس کو سراہتی ہیں۔ میں ایک گزارش پیش کرتا ہوں کہ مذہبی اقلیتوں کو اگر تین مرلہ، پانچ مرلہ سکیم میں بھی شامل کر لیا جاتا جو آسان قسطوں پر مشتمل ہوتی، کوئی بھی شیڈول بینک ان کے قسطوں کو وصول کرتا تو یہ بھی بہت اچھی بات ہوتی بہر حال ہم مجموعی طور پر صوبائی حکومت کے اس اقدام کی پرزور حمایت کرتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you, Javed Sahib. Mr. Mehmood Alam Khan, please.

جناب محمود عالم: **نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم۔ اما بعد فاعوذبالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ ٱلْقَارِعَةُ ہ مَا ٱلْقَارِعَةُ ہ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْقَارِعَةُ ہ يَوْمَ يَكُونُ ٱلنَّاسُ كَٱلْفَرَاشِ ٱلْمَبْثُوثِ ہ** جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ حکومت بننے کے بعد دوسری دفعہ آپ نے مجھے آج موقع دیا کہ اس سال کا جو بجٹ پیش کیا گیا پچھلے سولہ تاریخ کو، الحمد للہ قلیل عرصے کے اندر بڑا اچھا اور مناسب بجٹ تھا اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں یعنی ایک حکومتی بینچ کے اوپر بیٹھ کے اور پھر اپوزیشن والوں سے بھی ہم یہ کہیں گے کہ تنقید برائے تنقید، کبھی حکومت والے اپوزیشن پر تنقید کرتے ہیں، کبھی اپوزیشن حکومت پر تنقید کرتی ہے، یہ تو ایک دنیاوی سلسلہ ہے، جو چلتا رہے گا کیونکہ اس کے بغیر معاملات بھی آگے نہیں چلتے لیکن یہاں پر میں کچھ اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے بات کرونگا، کوہستان کے حوالے سے بات کرونگا۔ ہمارے جو کوہستان کے ایم پی ایز ہیں، یہ تمام کے تمام ایم پی ایز

ہمارے جو ہیں، انہوں نے حکومت کا ساتھ دیا ہے یعنی حکومت میں باقاعدہ طور پر ہمارے کوہستان کے ایم پی ایز شامل ہیں اور کوہستان ایک ایسا ضلع ہے جس طرح کہ اپوزیشن لیڈر، اکرم خان درانی صاحب نے بالکل اپنے الفاظ میں دہرایا ہے کہ پاکستان میں سب سے پسماندہ ضلع، سب سے پسماندہ ضلع اگر ہے تو وہ ضلع کوہستان ہے اور پھر پچھلے تین چار سال پہلے جو زلزلہ آیا، جو Earthquake کا معاملہ ہوا، ایک تو ڈسٹرکٹ ہمارا بہت زیادہ پسماندہ تھا اور پھر پسماندگی کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک عذاب کی طرح اتنا شدید زلزلہ آیا کہ ہزاروں جانوں کا وہاں پر نقصان ہوا، ہزاروں سکول گر چکے تھے، مساجد گر چکی تھیں یعنی ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ تو جناب سپیکر، میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ابھی تک کوہستان کے عوام کا جو زخم تھا، وہ ابھی ٹھیک نہیں ہوا تھا، ابھی زیر علاج تھا، مطلب علاج ہو رہا تھا کہ علاج کے دوران آپ لوگوں نے ان کے سر سے، جو حوصلہ افزائی تھی، آپ لوگوں نے ہاتھ اٹھایا ہے۔ وہ اسلئے کہ بجٹ تو مناسب تھا لیکن اس میں ہمارے ضلع کوہستان کو آپ لوگوں نے نظر انداز کیا ہے۔ چونکہ ضلع کوہستان اتنا پسماندہ علاقہ ہے، میں نے صرف اے ڈی پی کی جو Book تھی، وہ میں نے بھی خود نہیں دیکھی لیکن میرے جو ایم پی اے ساتھی تھے، ہمارا آپس میں ڈسکشن ہو رہا تھا کہ اس میں تقریباً بائیس کلومیٹر روڈ ایک دیا ہے آپ لوگوں نے اور چودہ کلومیٹر روڈ دیا ہے لیکن اس بائیس کلومیٹر روڈ کیلئے آپ لوگوں نے تین کروڑ روپے مختص کئے ہیں، تو تین کروڑ سے بائیس کلومیٹر روڈ نہیں بن سکتی ہے۔ یہاں جو چودہ کلومیٹر روڈ ہے، چودہ کلومیٹر روڈ کیلئے دس کروڑ روپے مختص کئے ہیں آپ لوگوں نے، وہ تو چلیں مناسب ہے لیکن جو بائیس کلومیٹر روڈ ہے، وہ تین کروڑ سے کہاں بنتی ہے؟ تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہم نے حکومت کا ساتھ دیا ہے، ہم تینوں ایم پی ایز کوہستان کے حق میں اپنی پسماندگی کی وجہ سے آپ لوگوں کے ساتھ ہیں کہ ضلع کی پسماندگی دور ہو جائے تو اگر کوہستان کی پسماندگی دور نہیں ہوتی تو ہم چہرہ دکھانے کے قابل نہیں ہونگے اپنے کوہستان کے اندر۔ اسلئے میری جناب سپیکر، آپ سے گزارش ہے کہ ضلع کوہستان ہیلتھ میں بھی سب سے پیچھے ہے، ایجوکیشن میں بھی سب سے پیچھے ہے اور تمام محکموں میں، کسی بھی محکمے میں آپ اسے دیکھیں تو مطلب یہ ہے کہ کوہستان جو ہے، وہ سب سے پیچھے ہے۔ وہاں کوئی ڈگری کالج نہیں ہے، پچھلے سال درانی صاحب کے دور میں جو تعلیمی ادارے دیئے گئے تھے، وہ ہیں۔ ہمیں ہمارے ہر ڈسٹرکٹ، ہر ضلع کے اندر ایک ایک ڈگری کالج چاہیئے اور سکول سمیت، زیادہ سے زیادہ سکول چاہیئیں کیونکہ کوہستان ایک ایسا علاقہ ہے اور بعض جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں پر ہم پیدل سفر کرتے ہیں، وہاں تین

سے چار دن پیدل اس حلقے کے اندر ہمیں پیدل چلنا پڑتا ہے تو وہاں پر ایک دو گرلز پرائمری سکولز، مڈل سکولز اور بوائز کیلئے پرائمری سکولز، مڈل سکولوں کی ضرورت ہے۔ چونکہ وہاں گاڑیوں میں بہت سفر نہیں کیا جا سکتا، گاڑیاں وہاں چلتی نہیں ہیں تو لوگ وہاں پیدل چل کر سفر کرتے ہیں۔ تو اسلئے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ کوہستان کو نظر انداز نہ کیا جائے کیونکہ ہم اس بات پر مناسب انداز میں احتجاج بھی کرتے ہیں۔ میرے کوہستان کے جو ایم پی ایز ہیں، ستار صاحب ہیں، مولوی عبیداللہ صاحب ہیں، ہم پسماندہ علاقے کے ہیں، ہم آپ سے یہ امید رکھتے ہیں اور آپ سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ کوہستان کو زیادہ سے زیادہ فنڈز مہیا کئے جائیں۔ اس کے علاوہ میں کل بجٹ کی جو دوسری کتاب ہے، وہ پڑھ رہا تھا، اس کتاب کے اندر لکھا تھا کہ کوہستان کیلئے ایرا کی طرف سے سوشل ویلفیئر کمپلیکس بنائے جائیں گے تو میں آپ لوگوں سے یہ گزارش کرتا ہوں سپیکر صاحب، کہ آپ نے صوبائی بجٹ میں ہمارے لئے کیا رکھا ہے، ضلع کوہستان کیلئے؟ مجھے فکر ہے، میں ایک Selected MPA ہوں، کل عوام کے سامنے جا کر میں نے جواب دینا ہے، اسلئے آپ سے یہ گزارش ہے کہ ہمارے ضلع کوہستان کو نظر انداز نہ کریں۔ ضلع کوہستان کو سب سے زیادہ فنڈز مہیا کرنے چاہئیں کیونکہ وہاں ایک تو لوگ غریب ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر زلزلے کی وجہ سے جو تباہی ہوئی ہے اور جو مصیبت زدہ لوگ ہیں، جو تکالیف لوگوں کو ہیں، اس کا اندازہ ہمیں ہے، آپ لوگوں کو نہیں ہے۔ چونکہ ہم وہاں پیدل چل کر سفر کرتے ہیں، وہاں جا کر دیکھتے ہیں تو یقین کریں کہ لوگوں کی توقعات بہت زیادہ ہیں لیکن ہم اس پر اتر نہیں سکتے ہیں۔ اگر آپ لوگ مناسب انداز میں ہمارے ضلع کوہستان کیلئے فنڈز مہیا کریں گے تو انشاء اللہ ہم آگے کام چلائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے، یہ ضمناً ایک بات میں کہہ رہا ہوں کہ ہم کہتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں فوڈ کی قلت ہے یہاں پر اور آٹا کی کمی ہے، آٹے کی قلت ہے اور ہماری صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے سیکرٹری خوراک صاحب پنجاب گئے تھے۔ پنجاب جا کر سیکرٹری خوراک صاحب نے وہاں بات بھی کی پنجاب گورنمنٹ سے لیکن پنجاب گورنمنٹ نے انکار کیا۔ پنجاب گورنمنٹ نے جب انکار کر دیا کہ ہم ایک صوبے سے دوسرے صوبے کو فوڈ نہیں دے سکتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں، میرے پاس یہ ایک پرچہ ہے، یہ آپ دیکھ لیں کہ پنجاب گورنمنٹ کسی پرائیویٹ آدمی کو فوڈ کا پرمٹ جو ایشو کر رہی ہے، یہ لیٹر میرے پاس پڑا ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ فوڈ کا پرمٹ جاری کر رہی ہے پرائیویٹ آدمی کو جس کا گورنمنٹ سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے حالانکہ وہ فوڈ کے دن کو پندرہ پندرہ ٹرک، دو سو دو سو ٹرک یہاں لوگوں میں بھیج کر جو پیسے کما رہے ہیں

اور رقم بنا رہے ہیں تو یہ کہاں سے یہ کماتے ہیں؟ پنجاب گورنمنٹ کو دینے چاہیئے این ڈبلیو ایف پی کی گورنمنٹ کو تاکہ گورنمنٹ والے آگے اسکو بھیجیں۔ تو اس سلسلے میں میری گزارش ہے اور پوری ایوان سے میری یہ گزارش ہے، یہ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے، سپیکر صاحب سے اور وزیر اعظم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کی تحقیقات کی جائیں کہ بغیر این ڈبلیو ایف پی گورنمنٹ کی تجارت کے یہ جو فارم، یہ پرمٹ تقسیم ہو رہے ہیں تو یہ میں ریکویسٹ کرتا ہوں۔ والسلام۔

جناب سپیکر: آن کریں منسٹر لاء کا سپیکر۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر! میں جی، آپ کے توسط سے جتنے بھی ٹریژری بنچز کے ہمارے ساتھی مہربان ہیں، ان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انکا اپنا ایک فورم ہے، انہیں اپنے Minister Concerned سے اگر کوئی ریکویسٹ کرنی ہے، کوئی شکایت کرنی ہے تو یہ اپنے پارلیمنٹری لیڈرز کے Through کر سکتے ہیں، خود جا کر ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں تو یہ موقع میرے خیال میں اپوزیشن کے ساتھیوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، بیٹھیں۔ ابھی ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید صاحبہ کو فلور دیا ہے، اس کے بعد۔۔۔۔۔

Dr. Faiza Bibi Rasheed: Thank you, Mr. Speaker.
Mr. Speaker: After her, after her.

ڈاکٹر فائزہ بی بی رشید: جو 2008-09 کا بجٹ پیش کیا گیا ہے، اسکے قصیدے تو میں نہیں پڑھونگی لیکن جتنا کم وقت ملا ہے نئی گورنمنٹ کو، اس لحاظ سے I think کہ یہ Peoples friendly budget ہے، تو میں آپ کے توسط سے قائد حزب اختلاف، اکرم درانی صاحب کی Speech کے چند Points کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہونگی۔ یقیناً کہ انہوں نے بڑی محنت سے اپنی یہ Speech تیار کی تھی اور اس میں جو Digits اور Figures انہوں نے بتائے ہیں، وہ بلاشبہ ٹھیک ہیں، ان میں کوئی غلطی کا امکان نہیں ہے لیکن جناب سپیکر، جو ایک Common man in a street ہے، ایک عام آدمی ہے، اس کو ان Digits اور ان Figures سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، وہ ہمیشہ دیکھتا ہے کہ نئے بجٹ میں اس کو Technical ground میں کتنا Facilitate کیا گیا ہے، اس کی کونسی مشکلات میں کمی آئی ہے، کونسی اس کی نئی مشکلات شروع ہوئی ہیں؟ سب سے پہلے میں ہیلتھ کے حوالے سے بات کروں گی۔ بلاشبہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں جو فنڈز تھے، وہ زیادہ کئے گئے لیکن جناب سپیکر، Ground fact یہ ہے کہ خود میرے

ضلع میں پچھلے پانچ سال میں آٹھ بی ایچ یوز بند ہو گئے ہیں اور اس سے پہلے سارے بی ایچ یوز میں، آر ایچ سی ایز میں اور ہاسپٹلز میں جو میڈیسنز ملتی تھیں، وہ ملنی بند ہو گئیں ہیں اور آج حال یہ ہے کہ ایک ڈسپوزیبل سرنج بھی جس کی قیمت دو روپے ہے، نہیں مل سکتی اور اسی طرح جو باقی 2001 میں ہیلتھ کی طرف سے ایک قانون نافذ کیا گیا تھا کہ جتنے بھی سپیشلسٹس ہیں اور پروفیسرز ہیں، ان کو Bound کیا گیا تھا کہ وہ آوٹ ڈور پریکٹس نہیں کریں گے بلکہ Evening time میں ہاسپٹل کے اندر ہی Patients دیکھیں گے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوا تھا کہ Patients کو ہر وقت ڈاکٹرز Available تھے۔ دوسرا جتنے بھی اے کیٹیگری کے ہاسپٹلز تھے جناب سپیکر، ان کو Autonomous بنانے کی جو Methodology اپنائی گئی تھی، وہ بہت کامیاب رہی۔ صرف ایل آر ایچ میں ڈھائی مہینے میں اٹھائیس کروڑ کی Fund raising ہوئی اور اس طرح حکومت پر بوجھ کم ہو سکتا تھا اور Patients کو بھی ریلیف مل سکتا تھا لیکن نہ جانے کیوں سابقہ حکومت میں یہ چیز ختم کر دی گئی؟ اور آج جناب سپیکر، حال یہ ہے کہ ایوب کمپلیکس جیسے ہاسپٹلز میں ڈاکٹرز، سپیشلسٹس دن میں صرف ایک گھنٹے کیلئے آتے ہیں، مریض تڑپتے رہتے ہیں اور ان کو ڈاکٹرز ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے اور سارے Patients جو ہیں، In door patients، وہ بھی Out door refer ہوتے ہیں۔ سیکنڈ بات میں یہ کرونگی کہ خود میرے اپنے ڈسٹرکٹ میں 2003 میں ڈی ایچ کیو نئی بلڈنگ میں شفٹ ہونی تھی، Take over ہونا تھا لیکن باوجود، Bookish knowledge میں تو ہے کہ بہت زیادہ فنڈ فراہم کیا گیا لیکن پچھلے پانچ سالہ حکومت میں اس کو Take over نہیں کیا گیا، نہ جانے کن وجوہات پہ؟ ابھی چند روز پہلے اس ہاسپٹل کو ایسی حالت میں Take over کیا گیا، سابقہ گورنمنٹ میں اتنے پیسے ملنے کے باوجود اس کو Complete نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر، اس کے دروازے رسیوں سے باندھے ہوئے ہیں، او۔ٹی وارڈ تیار نہیں ہے، ایمرجنسی وارڈ تیار نہیں ہے، لیبر روم تیار نہیں ہے، آئی سی یو تیار نہیں ہے اور چند لوگوں کے ذاتی فائدے کی لئے راتوں رات اس ہاسپٹل کو شفٹ کیا گیا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ جو پرانی ڈی ایچ کیو کی عمارت تھی، اس سے بھی سارا سامان نکال کر لے گئے ہیں اور جو پہلی والے ہاسپٹل کا سامان تھا، اس کا بھی پتہ نہیں ہے کہ وہ کدھر گیا ہے؟ اسلئے میری یہ درخواست ہے کہ اس کیلئے ایک انکوائری کمیٹی بنائی جائے۔ جناب سپیکر، تین دن میں جب شفٹنگ ہوئی ہے، تین Casualties ہوئی ہیں مریضوں کی ادھر ادھر شفٹنگ میں اور آج دونوں ہاسپٹلز کی حالت یہ ہے کہ نہ ایک Working condition میں ہے اور نہ دوسرا ہے، لوگ مر رہے

ہیں اور او پی ڈی تک Available نہیں ہے۔ سابقہ حکومت میں تو ہمارے ضلع کو، بلاشبہ Bookish knowledge میں تو بہت زیادہ فنڈ مہیا کیا گیا لیکن پتہ نہیں کہ وہ فنڈ کہاں خرچ ہوا؟ اس کی کوئی باز پرس نہیں کی گئی۔ اسی طرح روڈز جو بنائی گئیں، اے ڈی پیز میں تو ہیں سکیمز، ان کیلئے پیسہ بھی ایشو ہوا اور Documents میں روڈز بھی بنی ہیں لیکن جناب سپیکر، کچھ روڈز تو بالکل بنی ہی نہیں ہیں اور اگر کچھ بنی ہیں تو ایسی بنی ہیں کہ پہلی بارش میں بہہ کر چلی گئی ہیں۔ اسلئے میری اپنے معزز ایوان سے یہ درخواست ہو گی کہ آج جس طرح میں ان پر تنقید کر رہی ہوں تو صرف فنڈز کے حوالے سے سابقہ حکومت کی طرح Digits اور Figures کی بات نہ کی جائے بلکہ جو کام بھی کیا جائے، اپنے آپ کو عوام کا حصہ سمجھ کر عوام کی فلاح و بہبود کیلئے کیا جائے۔ سیکنڈ بات یہ ہے کہ جو ڈاکٹرز کیلئے لاء نکالا گیا تھا، اس کو پھر سے Revise کیا جائے اور یہ Possibility بنائی جائے کہ ڈاکٹرز زیادہ سے زیادہ ہاسپٹلز میں Available ہوں۔ تیسری بات ایجوکیشن کے حوالے سے کرونگی کہ جو سکولز خواہ پرائمری ہیں، خواہ مڈل بنے ہیں، وہ ایسی جگہوں پر بنائے گئے ہیں کہ چند لوگوں کی زمینوں کی قیمت بڑھانے کیلئے آبادی سے دور بنائے گئے ہیں، جہاں پر کوئی بھی ٹیچر جانے کو تیار نہیں۔ اسلئے اس چیز پر بھی غور کیا جائے اور جو بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہونگی، وہ یہ ہے کہ جو کہتے ہیں کہ پارٹیوں کے توسط سے Government employees کو Nominate کیا جاتا ہے تو جناب سپیکر، ابھی بھی کچھ ادارے ایسے ہیں جہاں پر کتنے ہی ریٹائرڈ سیکرٹریز، جنکی ریٹائرمنٹ کا ٹائم گزر چکا ہے لیکن چونکہ وہ اپنے اپنے شعبے میں کرپشن کے ماسٹرز ہیں، Still ان کو Extension دی ہوئی ہے، چار چار سال ان کے Extension کو ہو گئے ہیں، اسلئے پلیز ان کا بھی ریکارڈ طلب کیا جائے اور ان کی جگہ نئے لوگوں کو Appoint کیا جائے۔ Thank you۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب کشور کمار صاحب۔

آوازیں: کشور کمار۔

جناب سپیکر: کشور کمار۔ نہیں ہیں؟ جناب ڈاکٹر اقبال دین صاحب۔ نشتہ۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: **الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ اما بعد۔** جناب سپیکر صاحب! میں کل دو دن سے یہ کتابیں مسلسل پڑھ رہا ہوں اور یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقے اور علاقے کا کسی نہ کسی جگہ پر کوئی ذکر ہو گا لیکن پوری کی پوری کتاب تین مرتبہ میں نے پڑھ لی ہے، اس میں جتنے منصوبے ہم نے دیئے

تھے، کوئی نام وام بھی نہیں ہے۔ ایم ایم اے حکومت نے تقریباً چار سکولز ہمارے پہلے ایم پی اے کو دیئے تھے، وہ بھی جب نگران حکومت آ گئی تو نگران حکومت سے پہلے گورنر علی محمد جان اورکزئی صاحب نے اپنی صوابدید پر ان کو دوسرے علاقوں میں منتقل کر دیا ہے۔ دوسری بات، پچھلی حکومت نے ہمیں دو دو کلو میٹر روڈ دیا تھا، ابھی نئی حکومت جب آ گئی تو وہ روڈ بھی منسوخ ہو گئی۔ ایک طرف ہم تو کہہ رہے ہیں کہ جنوبی اضلاع پسماندہ اضلاع ہیں اور ساری محصولات ہمارے ضلعوں سے ہیں لیکن دوسری طرف حکومت ہمیں اس نظروں سے نہیں دیکھ رہی ہے۔ حکومت جو یہ کہہ رہی ہے کہ ہم بچوں کو کلاشنکوف کے بجائے قلم دے دیں گے تو کیا اس حکومت میں ہمارا کوئی حصہ نہیں؟ ہم نے جتنے سکول دیئے تھے، کیا ہمارا اتنا بھی حق نہیں، جنوبی اضلاع کے بچوں کا اتنا بھی حق نہیں کہ ہمیں، آٹھ اضلاع اور چھ اضلاع کو پچاس کروڑ روپے دیئے جاتے ہیں اور صرف تین ڈویژنوں کو نوے کروڑ روپے دیئے جاتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! ہم آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر بجٹ پر ایک نظر ہوئی ہے، دوسری کر دیں، اگر دوسری ہوئی تو تیسری کر دیں۔ ہمارے علاقے سے جی روزانہ ایک سو ٹرک کوئلہ آتا ہے۔ اسی طرح ہنگو وہ علاقہ ہے، سب کو معلوم ہے کہ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے کتنی بڑی گیس کی، گورگوریٔ کے ساتھ ابھی نیا کام بھی چل رہا ہے لیکن اس کے صلے میں ہمیں کچھ نہیں دیا گیا ہے۔ ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ زمونږ علاقه کښې يو سړے وو، دے پښتو ژبه کښې چه څه اووئيلے شى، دا به ډير خوند اوکړى، يو سړے وو، هغه پېښور ته راغلے وو۔ چا نه ئے تپوس اوکړو چه دا کور د چا دے؟ هغه ورته اووئيل چه دا د فلانى حاجى صاحب دے۔ بيا ئے ورنه تپوس اوکړو چه دا مل د چا دے؟ هغه ورته اووئيل چه دا د فلانى حاجى صاحب دے۔ لاړو د پټرول پمپ تپوس ئے ترے اوکړو چه دا د چا دے؟ هغه ورته اووئيل چه د فلانى حاجى صاحب دے، نو هغه وئيل چه کاش زۀ د احمد على په ځائے بانديے که د دغه خواجه دين حاجى ځوئے وے نو ډير به ښه ووم چه دومره ملونه او دومره څيزونه ئے شته دے۔ زۀ دا وايم چه زمونږ د دے جنوبى اضلاع په ځائے بانديے کاش يا د بنوں اوسيدونکے وے څه کارونه به کيدلے شوے يا د مردان او د دے پېښور اوسيدونکے وے۔ مونږ به خپلو خلقو ته څه ستر ګے غړوؤ چه مونږه څه اوکړل او څه شے به مونږه تاسو ته درکړو؟ **وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔**

(تالیاں)

جناب سپیکر: محترمہ سنجیدہ یوسف صاحبہ۔ (Absent) محترمہ ساجدہ تبسم صاحب۔(Absent) جناب وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: اعوذ باالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ د ټولو نه اول خو جناب سپیکر صاحب، ستا سو شکریه ادا کوم چه تا سو ماله په بجټ باندے د بحث کولو موقع را کړه او بیا خپلو قائدینوته خراج تحسین پیش کوم چه هغوی په داسے حالاتو کښ داسے مناسب او ښه بجټ پیش کړو۔ زۀ به د سوات په سلسله کښ یو څو خبرے اوکړم جی۔ زمونږ خو د قوم او د عوامو ډیر توقعات وو چه د سوات د پاره به پکښ خصوصی څه پیکج اعلان شی ځکه چه سوات په هر لحاظ، په معاشی لحاظ هم او په اقتصادی لحاظ هم ټوټل تباه شوے دے خو په دے بجټ کښ څه خاص د سوات د پاره څه پیکج نه دے ایښودے شوے نو زما خپلو مشرانو ته دا ریکویسټ دے چه مهربانی د اوکړے شی او زمونږ د سوات د خلقو سره د په خصوصی توګه ښه اوکړے شی۔ په هر لحاظ باندے هغوی تباه شوی دی۔ که ټوارزم ته اوکتے شی نو بالکل تباه شوے دے۔ که د کاروبار په لحاظ اوګورئ نو کاروبار بالکل تباه شوے دے۔ بلډنګونه بالکل تباه شوی دی په هر سیکټر باندے، نو خصوصی طور زما دا ریکویسټ دے خپلو مشرانو ته چه د سوات د عوام د پاره د خصوصی طور باندے سپیشل پیکج اعلان کړے شی۔ هلته سکولونه تباه شوی دی، هلته کښ هسپتالونه تباه شوی دی او پلونه تباه شوی دی۔ په هر سیکټر باندے که زۀ دا بیانوم نو ډیر ټائم پرے اغستلے کیږی نو زما دا ریکویسټ دے چه څنګه دے زلزله کښ هغه District Rehabilitation Unit رغ شوے وو، دغه شان د د سوات د پاره د هم داسے یو District Rehabilitation Unit جوړ کړے شی چه هغه دا کوم هلته کښ تباهیانے شوی دی، چه کوم کورونه تباه شوی دی، کومے علاقے تباه شوی دی، متاثره دی نو هغوی د پاره د خصوصی ریلیف پیکج اعلان اوکړے شی او هغوی سره د همدردی اوکړے شی او هغوی له د په دے لحاظ باندے ښه Responseورکړے شی۔ د صحت په حواله زمونږ ه په دے بجټ کښ آر ایچ سی، بی ایچ یوز ایښودلے شوی دی۔ زمونږه علاقه ټوله غریزه ده نو زما دا خصوصی طور دے خپلو مشرانو ته ریکویسټ دے چه په دے امبریله اے ډی پی کښ د زیات تر توجه دغه سوات طرف ته

ورکړے شی ځکه چه سوات په هر لحاظ باندے تباه دے۔ یو طرف ته خو ملټری چیک پوستے دی چه هلته کښ د صحت Facilities نشته او بل طرف ته د دے تعلیم په لحاظ باندے هلته کښ سکولونه ډیر متاثره شوی دی نو په دے نوے سکولونو کښ د هم زمونږ دے علاقے له زیاته توجه ورکړے شی او دغه سوال مے دے خپل منسټر صاحب ته او مشرانو ته چه تعلیمی سرګرمیانے سکال، دا کال او شو چه هلته ډیرے متاثره شوی دی، نو نن سبا چه دا کوم امتحانات روان دی هلته کښ، نو هغے ماشومانو ته د خصوصی توجه ورکړے شی او ګریس مارکس د ورله ورکړے شی د دے حالاتو په وجه باندے چه هغوی خپل تعلیم جاری اوساتلے شی۔ بل طرف ته څنګه چه د Earthquake په دے اضلاع کښ هغے خلقو ته فیسونه معاف شوی وو، دغه شان د دے تباهئ د لاسه زمونږه د میډیکل کالجونو دا ماشومان چه کوم دی، هغوی ته د هم هغه فیس په دے سلسله کښ معاف کړے شی، دا کوم راروان فیسونه چه دی، هغوی د پاره د بنه لار اختیار کړے شی او هغوی سره د په دے کښ مرسته اوکړے شی۔ د صحت په لحاظ کښ هیپاټائټس سی مرض زمونږ په سوات کښ ډیر زیات دے نو دا پینځه کروړه روپئ چه ایښودے شوی دی نو زما دا خیال دے چه دا خو که خالی سوات ته ورکړے شی نو ډیره به ښه وی او د دے په ځائے د په دے مد کښ ډیرے پیسے نورے کیښودے شی۔ باقی د هاؤسنګ په سیکټر کښ چه زمونږه کوم مکانونه تباه شوی دی، هغه که په دهماکو کښ دی او که په ملټری آپریشن کښ دی نو د هغوی د بحالئ د پاره د هم پیکج اعلان کړے شی او پیسے د ورله پکښ مختص کړے شی۔ روډونو په لحاظ باندے زمونږ تیر اے ډی پی کښ ډیر روډونه وو جی، هغه په دے کښ نشته نو زما دا خپلو مشرانو ته ریکویسټ دے چه هغه اے ډی پی، هغه سکیمونه د په دے کښ Approve کړی او نوے سکیمونه د مونږ له ډیر راکړے شی ځکه چه ټول روډونه د دهماکو او د دغه د لاسه تباه شوی دی۔ نو رجناب سپیکر صاحب، یو دوه خبرے دی د صوبے په لحاظ باندے۔ چه څنګه په دے باقی صوبو کښ د کهجورو او د انار د فصلو نو د پاره فنډ ایښودے شوے دے، دغه شان زما خیال دے چه سوات کښ هم سیب، آړو او د چیری وغیره د باغاتو د پاره د هم فنډ مختص کړے شی نو دا به ډیره مهربانی وی او بل یو دوه

نکات دی د غربت او د خوراک د کمی په وجه باندے۔ په هغے کښ د لینډ ډیویلپمنټ پروګرام زیات کړے شی، کومه زمکه چه ناقابل کاشت وی چه هغه د کاشت قابله جوړه کړے شی نو دا به ډیره ښه وی او د فروټو د باغاتو د پاره د فنډ مهیا کړے شی ډیر زیات ځکه چه زمونږه دا سے علاقے دی چه هغه ډیر زیات فروټ پیدا کولے شی خو د فنډ د کمئ د وجه نه، د دغه د وجے نه هلته کښ کمے وی او د دے زمیندارانو سره د په خصوصی توګه ښه او کړے شی او زمونږ په سوات کښ، مالاکنډ ډویژن کښ چه کوم زمیندارانو زرعی قرضے اغستے دی نو مهربانی د اوکړے شی، هغوی ته د هغے د معافئ د پاره په دے کښ څه اعلان اوکړے شی نو ستاسو به ډیره مهربانی وی۔ ستاسو ډیره مهربانی۔ والسلام۔

جناب سپیکر: شکریه، جی۔جناب شمشیر علی خان۔

جناب شمشیر علی خان: بسم الله الرحمن الرحیم ۔شکریه جناب سپیکر، چه تاسو ما له موقع راکړه چه زهٔ په دے بجټ باندے خپلے یو څو خبرے اوکړم۔ د ټولو نه اول په دے موجوده حالاتو کښ په ډیر لږ وخت کښ زمونږ وزیر خزانه چه کوم بجټ پیش کړے دے، د ستائنے وړ دے۔ په دوؤ میاشتو کښ، په دوه نیمو میاشتو کښ هیڅ دا سے دغه نه جوړیدو چه هغوی په تفصیل سره یا زمونږ چه کوم توقعات وو د دے موجوده حکومت نه چه هغه به د هغے خپلو وعدو مطابق بجټ پیش کړے شی خو بیا هم په کومه طریقه او په کوم انداز چه دوئ هغه خپل بجټ پیش کړے دے، زهٔ د دوئ مشکور یمه او دا توقع ساتم چه کوم رقوم د کومو مدونو د پاره چه مختص شوی دی، هغه به دوئ په ښه طریقے باندے Utilize کړی۔ د سوات په حواله زما دے ورور خبره اوکړه، زهٔ دے حوالے له راځم۔ په سوات کښ چه مونږ په کومو حالاتو کښ الیکشن کړے دے، هغه د هیچ چا نه پټ نه دی۔ سوات د درے څلورو کالو نه چه د کومے تباهئ سره مخامخ وو، د هغے هم، هلته روزګار نه وو، کارخانے نه وے، څه بل دا سے صنعت نه وو، واحد یو ټورازم وو چه دا درے څلور میاشتے سیزن به وو، په دے کښ به ټورسټس راتلل او د سوات هغه معاشی پهیه به په هغے باندے چلیده خو د دریو څلورو کالو د دے تباهئ د لاسه، هغه که د هغه طالبانائزیشن د وجے نه وه او که هغه د هغے نه روستو بیا د

آرمی د هغے ایکشن د وجه نه، څومره تباهی چه راغلے ده، کوم رونړه چه راغلی دی د سوات نه، د هغے تصور هغوی کولے شی، کوم چه نه دی تلی، هغوی ئے نه شی کولے۔ دا کوم رقوم چه مختص شوی دی، په دے سلسله کښ به زۀ مختصر یو دوه درے خبرے اوکړم۔ لکه دے ورور مے اووئیل چه هلته کښ کالجونه، سکولونه، که هغه پرائمری دی، که هغه هائی دی، که هغه کالج دے جی، هغه یا خو د طالبانو د دهماکو د لاسه تباه شوی دی او که د هغے نه پاتے شوی دی نو هغه بیا د آرمی د ایکشن د لاسه تباه شوی دی۔ هغے کښ به زۀ جی دا اووایم چه پی۔ایف۔83 کښ ګرلز انټر کالج دے جی په کبل کښ، چه هغه بیخی ختم شوے دے، د استعمال قابل نه دے۔ هائی سکول ډهیرئ چه هغه بیخی جی تباه شوے دے، په هغے کښ جی لکه ماشومان سبق نه شی وئیلے۔ داسے پرائمری سکول کوزه باندړئ، پرائمری سکول شکردره چه هغه هم په دغے حوالو باندے جی داسے تباه شوی دی چه نن هم که هغه ماشومان راځی نو یا ئے تمبو لګولے وی او یا چا ورله ځائے ورکړی وی نو په هغے ځائے کښ سبق وائی نو دے ایجوکیشن منسټر ته زما دا درخواست دے جی چه مهربانی د اوکړی چه کومے پیسے دوئ د دے سکولونو د پاره ایښودی دی چه په هغے کښ د نوی پرائمری یا د مډل سکولونو سره سره د دغه تباه شوی سکولونو له هم لږه توجه ورکړی او هغه هم بیا قابل استعمال کړی نو ډیره مهربانی به وی۔ دویمه جی، ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال دے جی زمونږه په سوات کښ چه هغے کښ یو پورشن بدلیږی د ټیچنګ هسپتال د پاره او کوشش دا کیږی چه د ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال هغه پوزیشن ختم شی۔ زما دا درخواست دے جی صحت منسټر ته یا محکمے ته جی چه په هر ځائے کښ لکه مردان میډیکل کمپلیکس هم دے یا په مردان کښ ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال هم دے، زما به دا درخواست وی چه هغه ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال په خپل ځائے پاتے کړی او کوم پورشن چه د ټیچنګ هسپتال د پاره جوړوی، هغه د ټیچنګ هسپتال شی نو ډیره ښه به وی ولے چه د دغه ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال سره تقریباً دیارلس سوه ایمپلائز دی چه هغه به ترے متاثره کیږی۔ بله خبره زما د لاء اینډ آرډر په باره کښ ده جی چه هغه ما تاسو ته اووئیل چه دا زمونږه د سوات لاء اینډ آرډر چه کومے مسئلے دی، هغه

د چا نه پتے نه دی۔ د پولیس فورس یا نور کوم فورس چه بهرتی کیږی، زما به دا دے حکومت ته درخواست وی چه زیاته توجه سوات له ورکړی چه په هغے کښ زیات کسان بهرتی کړی۔ هغه بے روزګاری به هم ختمه شی، دا ډیرے مسئلے مونږ ته د بے روزګارئ نه هم جوړے دی او هلته چه کوم د Law and order situation دے، زما په خیال که هلته زیاته بهرتی اوشی نو دغه د Law and order situation کښ به هم څه نه څه کمے راشی۔ دریمه جی زما د جیل خانه جاتو د وزیر صاحب نه دا درخواست دے چه دا کوم نوے جیلونه یا دغه چه کوم دوئ Establish کوی، زمونږ د سوات جیل بیخی ختم دے په دے زلزله کښ، نن هم 107 قیدیان چه دی، هغه یا د تیمرګرے جیل ته راځی یا د ډګر جیل ته، د هغوی سره د ملاقات یا د کسانو د تلو ډیره لویه مسئله ده نو که د سوات په دے جیل باندے که Priority base باندے کار شروع کړی او هغه جوړ کړی نو دا به هم د هغے علاقے د ښه والی د پاره یو ښه قدم وی۔ بله خبره زما جی د سوات بورډ، زمونږه هلته کښ بیا هم د ایجوکیشن منسټر سره خبره دغه ده جی، د کرایے په بلډنګ کښ دے، خپله زمکه ئے هم شته دے، د هغوی سره پیسے هم شته دے خو که دوئ ورته لږه توجه ورکړی او د سوات بورډ له خپل بلډنګ جوړ کړی نو دا به د دے کرایے په ځائے باندے ډیر په ښه انداز باندے او ښه طریقه باندے اوچلیږی۔ بل جی زمونږه هلته یو ایم آر ډی پی یو سکیم وو د ایشیئن ډیویلپمنټ بینک، دا خو د مرکزی سره پرته ده، دا خبره دلته ځکه کومه چه دغه کوم پروګرام چه دے، دا هغوی بندوی خو اوس هم د هغوی سره پیسه پاتے ده نو که زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب مرکز سره دا خبره اوکړی او د ایم آر ډی پی دا پراجیکټ په ځائے پاتے کړی نو ډیر داسے کارونه دی چه په تیر وخت کښ هم د ایم آر ډی پی په ذریعه شوی دی او په راروان وخت کښ به هم هغه د ایم آر ډی پی په Through باندے اوشی نو دا به زمونږه سوات سره ډیر لوئے ښه والے وی۔ بل جی د دے زراعت په حواله کښ یو خبره کومه جی چه په دے بجټ کښ د زراعت د پاره د تیر بجټ نه ډیره پیسه مختص شوے ده۔ زمونږ سوات یو زرعی علاقه ده۔ د میوے په حساب باندے هغه ډیره میوه پیدا کوی نو که هلته کښ د Storage او هغوی ته د Transportation په حواله د زمیندارو سره لږ امداد

اوکړے شی او هلته ورته داسے څه پروګرام جوړ شی نو دا به د هغے علاقے حوالے سره زمونږ ډیر په ښه دغه باندے راشی۔ زۀ په آخر کښې بیا جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه ادا کوم چه تاسو ماله موقع راکړه چه دا خپل یو سو معروضات مے پیش کړل۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه، شمشیر خان۔ جناب جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاه: **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر۔** زما رونړو مشرانو د بجټ په حوالے سره کافی خبرے اوکړے۔ زۀ مبارکباد ورکوم جناب همایون خان صاحب ته چه په دے 2008-09 Generally بجټ کښې هغوی د هغه روایتی طریقه کار نه هټ کر داسے Innovative approaches، هغوی په دے بجټ کښې Innovative ideas راوړی دی، یقیناً موجوده حکومت د مبارکباد مستحق دے۔ په هغے کښې به زۀ د هیلتھ انشورنس پالیسئ مثال ورکړم یا د ګرلز ایجوکیشن پروموشن د پاره کوم چه د ګرلز سټوډنټس د پاره د سکالر شپ دوئ پروګرام شروع کړے دے، هغه یقیناً Praise worthy initiative دے۔ دے سره سره څنے خبرے داسے دی چه د وخت د کمی په وجه باندے، چونکه دوه میاشتے اوشوے د حکومت، د دے د عمل، یقیناً چه څنے خبرو کښې به زمونږ ډیر سوچ نه وی ورغلے او څنے داسے Indicators شاید چه مونږه مخے ته نه وی راوړے، مونږ که په هغے باندے اوس هم غور اوکړو او هغه Indicators مخے ته کیږدو، د هغے په روشنائی کښې، د هغے په رڼړه کښې مونږ مخکښې نور څان ته ترجیحات کیږدو په وړاندے نو هغه ترجیحاتو سره سره به مونږه خپل ټارګټ ډیر په آسانه باندے Achieve کړے شو۔ لکه څنګه چه زما ورور احمد حسین شاه صاحب موجود نه دے، وزیر صنعت، هغوی د حطار او نور انډسټریل ایریاز دی، د هغے د پاره خو بجټ کښې پیسے ایښودلے دی خو څنے داسے، مونږه Appreciate کوؤ دا، دا د هغوی حق دے، هلته د هم پیسے کیږدی خو نور داسے ایریاز شته، نور داسے زونز شته چه په هغے کښې د انډسټریز پروموشن کیدے شی۔ د سوات سلک انډسټری به زۀ مثال ورکړم چه په صوبه سرحد کښې دا واحد انډسټریل زون وو چه په هغے کښې څلور سوه یونټس وو، هغے کښې کم از کم پینتیس نه واخله چالیس هزار پورے خلق په روزګار

باندے ووہ د افغان ټرانزټ نه روستو چه کله د Raw materialپه سپلائی کښې، په ټرانسپورټیشن کښې هغوی ته مسئله وی چه د چائنه نه چه کراچۍ ته کوم Raw materialلاړ شی او بیا د کراچۍ نه هغه سوات ته راځی نویقیناً په هغے باندے Transportation cost ډبل کیږی۔ هغه انډسټری د تباهۍ طرف ته روانه ده او موجوده حالت کښې زما خیال دے چه صرف پنځوس یونټه داسے دی چه هغه کار کوی۔ که د دغے انډسټری د Revival د پاره هغوی ته Rebate ورکړے شی د بجلۍ په مد کښې، د ټرانسپورټیشن په مد کښې یا د چائنه نه چه کوم مال راځی Raw material، هغه په Gauge باندے راشی نو په ځائے د دے چه هغه د سمندر په لار باندے کراچۍ ته لاړ شی او بیا مونږ ته سوات ته راځی، هغے باندے قیمت ډبل کیږی۔ دغه شان زیات مونږ ته انوسټمنټ کول پکار دی په هیومن ډیویلپمنټ کښې ځکه چه نن سبا زمونږه مقابله د ټولے دنیا سره ده او که مونږه انډکس ته اوګورو، خپل Indicators ته اوګورو، د پاکستان زما خیال دے چه د درے سوؤ نه هم په شاته په هغه لیول کښې مونږه پاتے یو په هیومن ډیویلپمنټ کښې، چونکه We insist upon human development initiatives specially higher education and technical education. که هغے ته مونږه زیاته ترجیح ورکړو او خاصکر هغه علاقو ته، رورل ایریاز ته چه کوم د دے ډیر زیات مستحق دی۔ هلته د روزګار ډیره لویه مسئله ده، نو ټیکنیکل کالجونه، ووکیشنل سنټرز، ټیکنیکل سنټرز له زما په خیال پکار دی چه مونږ ډیر بجټ کیږدو او په لرے لرے علاقو کښې مونږه د جینکو د پاره او د هلکانو د پاره تکنیکی ادارے پرانځو چه هغوی هنر ایزده کړی او بیا خپله هغوی ته د جاب مسئله نه وی۔ سره سره جی، داسے انفارمیشن ټیکنالوجی نن سبا Boom دے د دنیا، د آئی سی ټی دور دے خو یو بل خطرناک صورتحال سره مونږه وړاندے کیږو په پاکستان کښې او خصوصی طور په پختونخوا کښې، زۀ به خبره اوکړم چه مونږه په رورل ایریاز کښې خلق د نیټ نه، د کمپیوټر نه، انفارمیشن ټیکنالوجی نه ډیر لرے پاتے شول او بیا زمونږ په ښارونو کښې لکه پیښور، مردان، مینګوره وغیره، په هغے کښې یو هلک ته، د میټرک پاس هلک ته دا پته وی چه اوس یو منټ مخکښے په واشنګټن کښې څه اوشو، یو سیکنډ مخکښے په واشنګټن کښې څه اوشو؟ یو سړے چه هغه په

میادم کښ، په مدین کښ، په بحرین کښ، په کالام کښ اوسیږی، هغه ته دا هم پته نه وی چه په پیښور کښ درے ورځے مخکښے څه شوی وو؟ دا یو ډیر لوئے خطرناک رجحان طرف ته مونږه روان یو او Digital divide طرف ته مونږ روان یو. And we are dividing society into its extreme groups. دا هم یو ډیر خطرناک صورتحال وی۔ دے طرف ته د مونږه ایجوکیشن سیکټر کښ خصوصی طور، ایوب خان صاحب د انفارمیشن سائنس اینډ ټیکنالوجی منسټر، دے طرف ته د مونږه ډیر غور اوکړو او مونږه د د رورل ایریاز خلق هم د ښارونو د خلقو سره برابر راولو چه هغوی په آئی ټی کښ مخکښے لاړ شی۔ سیاحت یو بله انډسټری ده چه هغه زما خیال دے چه په دے بجټ کښ په صحیح طریقه باندے Address شوے نه ده، And we will request to have a look on that.

دویمه خبره دا ده جی چه Poverty alleviation د پاره چه کوم Initiatives شروع شوی دی، یقیناً دا Praise worthy دی او ورسره سره داسے ادارے شته چه د هغے قابل تقلید Applicable Model شته، قابل تقلید مثالونه شته۔ رورل سپورټ پروګرامز دی یا داسے غیر سرکاری ادارے دی چه هغوی د وړو قرضو په بنیاد باندے Poverty alleviation کښ ډیر زبردست Initiatives اغستی دی، ډیر ښه Achievements ئے کړی دی Why not to take benefit of their experiences? په Poverty alleviation کښ په هغے باندے دومره بجټ لګی هم نه، خو مونږ د بینکونه د دے Bound کړو چه هغوی خپل یو مخصوص Percentage په آسان شرائط باندے غریبو خلقو ته د قرضه جاتو په فراهمئ کښ دغه اوکړی۔ بل دا چه فروټ او Local Home Based Cottage Industry، دے دواړو طرف ته که مونږه لږ غوندے، په دے کښ خصوصی طور به زۀ خبره اوکړم، رورل ایریاز، سوات، مالاکنډ اینډ هزاره ډویژن، چه هغے کښ Home based Industry ډیر لوئے Potential دے، فروټ پکښ شته خو د هغے د صحیح مارکیټنګ او حتیٰ دا چه د هغے د ایکسپورټ د پاره هم مونږ ډیر څه Initiative اغستے شو۔ په هغے باندے لږ غور پکار دے۔ سره سره جی، په ایجوکیشن سیکټر کښ زۀ به دا اووایم چه ځنے علاقے داسے دی چه هغوی د خپل Natural beauty په وجه باندے، Scenic beauty په وجه باندے د سیاحت

په مد کښې د ټورزم په بنیاد باندے ، لکه هغه سوات دے یا په هزاره کښې داسے بالاکوټ او ګلیات دی، چه په داسے ایریاز کښې مونږه داسے ادارے قائمے کړو د ایجوکیشن په لیول باندے ، زهٔ به دا ریکویسټ اوکړمه چه کیډټ کالجز چه کوم Propose دی څلور، یو کیډټ کالج تاسو د سوات په سیاحتی مقامات چه هغه بحرین، کالام، مدین دی، چه په هغے کښې ورله یو مقام اوګورئ او دا کیډټ کالج هلته قائم شی نو دا به د علاقے د خلقو د پاره هم او زما خیال دے د دے ټولے پښتونخوا صوبے د پاره هم هغه به یو ښه ځائے وی، Pleasantموسم به وی، Weatherبه خلق Enjoyکوی او ماشومان به پکښې ښه طریقے باندے سبق وائی۔ د سوات په حوالے سره د خصوصی پیکج خبره اوشوه، زهٔ ئے تائید کوم چه مونږه ډیر Deservingیو، مونږ ته ډیر ضرورت دے او بعضے څیزونه داسے دی چه مونږ په هغے باندے مخکښے هم خبره کړے ده، چیف منسټر صاحب سره هم کړے ده، جناب سپیکر، ستاسو په وساطت باندے زهٔ حکومت ته دا ریکویسټ کوم چه ځنګلات زمونږه د ټولے صوبے د آمدن یو لویه ذریعه ده، زمونږه ډیره رائلټی د هغے نه راځی، پوره ریونیو زمونږه د هغے نه راځی او د ځنګلات، 17 to18 %ځنګلات په هزارے یا په مالاکنډ ډویژن کښې دی چه هغه یوازے تش د کالام نه د کال د پنځوس کروړو روپو دیودار Green goldخلق د سوزولو د پاره Useکوی او د هغے د بچاؤ واحد ذریعه دا ده چه مونږ هغه علاقو ته ګیس او رسوؤ، چه د ګیس ترسیل ورته اوشی۔ زهٔ به دا ریکویسټ اوکړم چه د کالام پورے د ګیس سپلائی اوشی نو مونږ ته به ډیره لویه پیسه بچت شی د ځنګلاتو په مد کښې او هغه Green gold چه مونږ ئے سیزو ،په یو یو کال کښې د پنځوس او د شپیتو کروړو روپو به مونږ ته بچت شی او په هغه بچت باندے مونږ ته د ګیس سپلائی د کالام پورے کیدے شی، هغه به ډیر Productive scheme وی۔ د مالاکنډ رورل ډیویلپمنټ پراجیکټ خبره سحر اکرم درانی صاحب هم اوکړه، ملګرو هم اوکړه، هغے کښې جی زهٔ یو تجویز دا ورکړم چه درے پراجیکټونه موجوده وخت په پښتونخوا کښې لګیا دی کار کوی، ښه غټ غټ Foreign Aided Projects دی، Malakand Rural Development Project, DFID Barani Area او ورسره Rural Water and Sanitation Project

د Development Project په تعاون باندے په Asian Development Bank دے یولسو ضلعو کښ یا په دولسو ضلعو کښ هغه لګیا دی کار کوی۔ د دے درے واړو پراجیکټونو هغه Duration په ختمیدو دے، کال، نیم کال، دوه میاشتے یا درے میاشتے پاتے دی، د دے درے واړو پراجیکټس مونږ سره بلا Saving هم پاتے دے Which is more than 7 to 8 billion rupees، که د دغے Seven billion سره مونږه Matching grants نور کیږدو د صوبے په سطح باندے او پختونخوا رورل ډیویلپمنټ پراجیکټ په نوم باندے یو پراجیکټ شروع کړو نو زما خیال دے چه مونږه، زهٔ دا تجویز پیش کومه، ریکویسټ کومه Through your Chair to the Government چه مونږ دا درے واړه Projects integrate کړو او د هغے په بنیاد باندے مونږ د دے ټولے صوبے د پاره یو پراجیکټ جوړ کړو، رورل ډیویلپمنټ پراجیکټ۔ بل جی مونږ سره لږ غوندے داسے زیاتی هم شوی دی، هغه زیاتی دا دی چه هغه بله ورځ مونږ د وزیر خزانه بجټ تقریر اوریدو په هغے کښ یو ډیر اهم ایشو دا وو چه تیر کال 2007-08 بجټ کښ ترقیاتی مد کښ چه څومره اخراجات شوی دی That is less than 40% او 60% پیسه زمونږه د سره Utilize شوے نه ده۔ د دے غریبے صوبے سره دا ظلم دے۔ زما خیال داد ے چه په دے بجټ کښ، زهٔ ریکویسټ کوم Through your good Chair دے ټول هاؤس ته چه آئنده د دے کال چه څومره هم پیسے دی، چه کومه اداره، کومه محکمه د 80 نه واخله د 90% نه کم Utilization د پیسو اوکړی نو هغے ته د معقوله سزا ورکړے شی ځکه چه دا د دے صوبے د دے غریبو خلقو سره ډیر زیاتے دے، ډیر ظلم دے چه مونږه په یو کال کښ 40, 37 % Average زمونږ د فنډ Utilization دے۔ په ځنے محکموکښ It is less than 30 % which is very bad. بل جی د Earthquake Rehabilitation Program لاندے Affected ضلعو کښ چه کوم انفراسټرکچر، Especially Public infrastructure تباه شوے دے، د هغے د پاره مرکزی حکومت یو Massing grant 1.22 billion rupees اینبودلے وو، پراوینشل Bound وو چه د هغے د پاره 50% دے طرف ته کیږدی نو هغوی هغه خپل 50% دے طرف نه، غوږ ئے کښو، بنکر ئے بیلو، هغه خپل 50ئے کینښودو نو زمونږ نه هغه ټولے

پیسے په پی ایس ډی پی کښې Reflect شوے نه دی، مونږ ریکویسټ کوؤ Through your good Chairچه هغه پیسے صوبائی حکومت نه کېښودلے شی ځکه چه زمونږ انفراسټرکچر، دا صرف د سوات د پاره 1.22 Billion سوات، شانګله اینډ بونیر د پاره دا پیسے ایښودلے شوے وے، هغے کښې زمونږ سکولونه د دے قابل نه دی چه ماشومان لاړ شی او سبق اووائی۔ جهانزیب کالج چه تاسو اووینئ، د هغے بلډنګ تباه دے، هسپتالونه تباه دی، هغه یو ارب بیس، کروړ روپئ هغه دی او چه یو ارب، بیس کروړ ورسره زمونږ صوبه کړی نو د دے دوه نیم، دو ارب، چالیس کروړ روپو باندے زمونږ هغه بلډنګونه به د دے قابل شی چه ماشومان پکښې سبق اووائی او هغه سرکاری بلډنګونه تباه و برباد دی جی۔ دوئمه خبره دا وه جی، سپیشل په دے بجټ کښې هر کال خدائے قدرت دے چه مونږه داسے ایمرجنسی سره مخامخ کیږو د صوبے په لیول باندے چه یا زلزله راشی یا سیلابونه راشی، اوس دا دے مردان کښې لویه تباهی اوشوله، مونږ سره څه داسے معقول انتظام نشته چه زمونږه سپیشل ریلیف فنډ یو جوړ کړے شی د صوبے په سطح باندے، چه کله هم داسے ایمرجنسی راځی او مونږ سره Immediate هغه پیسے پرتے وی او مونږ Immediate relief ورکولے شو۔ کله چه دا Situationراشی نو مونږه یو دفتر پسے منډے وهو، بل دفتر پسے منډے وهو، هیچ چاته هیڅ څه هم نه ملاویږی او هغه خلق هم دغه شان بیا لګیا وی خیرے کوی چه یره دا څنګه حکومت دے چه مونږ ته په دے سخته کښې هم ریلیف ملاؤ نه شو نو په دے زهٔ دا ریکویسټ کوم چه سپیشل فنډ د د دے د پاره Develop شی په Provincial level باندے، هغے کښې د یو Field money کېښودلے شی اوبیا روستو د هغے په بنیا د باندے، آخر کښې جی زمونږه د سوات خصوصی، واجد علی خان صاحب ناست دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب! لږ مختصر کوئ به، ډیر ملګری پاتے دی، هغوی ته به هم موقع ورکوؤ۔

جناب جعفر شاه: آخرنئ خبره ده جی، Last، هغه دا ده چه ځنګلات زمونږه د دے تیر چه کوم حالاتو سره مونږه مخامخ یو، ډیرے تباهئ سره مخامخ شوی یو او خلقو ځنګلونه تباه کړی دی۔ د ځنګلاتو د ترقئ د پاره د یو خصوصی پیکج یا

خصوصی مناسب پراجیکٹس د سوات په سطح باندے ، د هغے Announcement د اوشی۔ .Thank you very much ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔ سلیم خان، منسٹر پاپولیشن ویلفیئر۔

جناب سلیم خان(وزیر بہبود آبادی): **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** جناب سپیکر، آج اس بجٹ کے اوپر بحث کی گئی۔ ہمارے دوستوں نے اس کے اوپر اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ جناب سپیکر! نئی گورنمنٹ نے جن مشکل حالات میں صوبے کے اندر حکومت سنبھالی ہے، آپ سب کو پتہ ہے کہ ہمارے صوبے کے حالات کسطرح ہیں اور ہمارے صوبے کے مالی حالات کسطرح ہیں؟ اس کے باوجود محترم وزیر خزانہ نے جو بجٹ آپکے سامنے پیش کیا، میں ان کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھی محنت کی، بہت اس پہ انہوں نے ورکنگ کی اور وسائل کی کمی کے باوجود بھی انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا جو کہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جناب سپیکر! اس بجٹ کے اندر، جب میں نے اس کو سٹڈی کیا، 63% جو بجٹ ہمارا ہے Development کا، وہ On going scheme کیلئے ہے جو سابقہ حکومت فنڈ نہ ہونے کے باوجود بھی اتنے سارے پراجیکٹس شروع کرکے چھوڑ گئے تھے کہ جن کیلئے ہماری حکومت کو 63% بجٹ ایلوکیشن کرنا پڑا۔ میرے محترم اکرم درانی صاحب نے اپنے پانچ سالہ دور حکومت کی کارکردگی بڑے اچھے انداز میں پیش کی مگر ان کو ہمیں بھی سننا چاہیئے تھا۔ انہوں نے تو ہر ایک کی مد میں Increase کیلئے Proposal تو بہت اچھے انداز میں پیش کیا مگر یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ ہمارے پاس وسائل کتنے ہیں یا ہمارے پاس اتنے وسائل ہیں کہ ہر سیکٹر میں ہم اس بجٹ کو Increase کر سکیں تاکہ سب کی خواہشات، سب کی ضروریات پوری ہو سکیں؟ مگر ہمارے پاس اسکی گنجائش نہیں ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کو گندم کی سبسڈی کیلئے سترہ ارب روپے ادا کرنے ہیں جو کہ ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہمارے پاس وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے مرکزی حکومت کو ریکوسٹ کی ہے۔ انشاء اللہ مرکزی حکومت ہم کو اس مد میں ضرور سپورٹ دے گی۔ جناب سپیکر، میں نے جب Proposed budget سٹڈی کیا تو اس کے اندر کچھ نئے پراجیکٹس بھی ہیں جو کہ کچھ اضلاع کو دی گئی ہیں۔ بہرحال گزارش میری یہی ہے کہ امبریلہ سکیم کے تحت بہت سارے Amount رکھے گئے ہیں اور اکثر دوستوں کا خدشہ بھی یہی ہے کہ جسطرح سابقہ حکومت میں امبریلہ سکیم کے نام پر Amount رکھے جارہے تھے اور وہ صرف دو یا تین اضلاع میں خرچ ہوتے تھے۔ جسطرح محترم مولانا صاحب نے ذکر کیا کہ کاش میرا گھر بھی

بنوں میں ہوتا تواس دفعہ اس حکومت میں ہمارے ساتھ اس طرح نہیں ہونا چاہیئے۔امبریلہ سکیم کے نام پر رکھے گئے پیسے چند اضلاع کے اوپر خرچ نہیں ہونے چاہیئے کیونکہ ہمارے صوبے میں بہت سارے پسماندہ اضلاع ہیں جن کے مسائل اگر گنے جائیں تو بہت زیادہ ہیں اور جن کیلئے کھربوں روپے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ ایک ہی سال میں سب کے مسئلے حل ہوں مگر یہ ہم ضرور کہیں گے کہ ناانصافی نہیں ہونی چاہیئے۔ جو پسماندہ اضلاع ہیں،ان کے ساتھ انصاف ہونا چاہیئے،ان کے مسائل کو بھی دیکھا جائے۔(تالیاں) جناب سپیکر! میں بحثیت منسٹر بہبود آبادی یہ بھی گزارش کروں گا کہ چونکہ بہبود آبادی ایک صوبائی سیکٹر ہے اور صوبے کے اندر تمام اضلاع میں ہماری Facilities ہیں، ہمارے کام ہورہے ہیں مگر جب اس بجٹ کو میں نے اٹھاکر دیکھا تو اس بجٹ کے اندر ایک روپیہ بھی محکمہ بہبود آبادی کیلئے نہیں رکھا گیا ہے، سارا انحصار ہمارا مرکز کے اوپر ہے مگر یہ ضرور میں عرض کرتا چلوں گا کہ جو محکمہ ہے، یہ آپ کیلئے،آپ کے صوبے کیلئے یہاں پہ کام کرتا ہے، کچھ نہ کچھ حصہ صوبے کی طرف سے بھی اس ڈیپارٹمنٹ کو ملنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! جو مسئلہ ہے فی الحال محکمے کو، وہ اسطرح ہے کہ ہمارے پاس سرکاری دفاتر نہیں ہیں، کرائے کی بلڈنگز میں ہیں تو ہمیں جو مسئلہ ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں کم از کم ایک ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفس بنانا ہے جس کیلئے ہمارے پاس زمین نہیں ہے اور اس طرح صوبے کے اندر ہمارے پاس Rented building ہے اور ہمیں اپنی ایک Permanent ایک پاپولیشن آفس جس کو ہم بنانا چاہ رہے ہیں اور میں ریکویسٹ کروں گا پراونشل گورنمنٹ سے کہ ہمیں State land دی جائے تاکہ ہم اس کے اوپر اپنا ایک Set up بنا سکیں اور جو کرائے کا مسئلہ ہے، اس سے ہم بچ سکیں۔ باقی جناب والا، مسائل تو بہت سارے ہیں، میرے اضلاع کے حوالے سے بھی اور انشاء اللہ وہ آپ کے نوٹس میں بعد میں لے کر آ سکتے ہیں۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: جناب محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! د بجټ په حواله خو ډیرو ملګرو خبرے اوکړلے دے ځائے کښ۔ شروع ئے په دے اوکړی چه تعریف ئے اوکړی او بیا په آخر کښ د خپلے ضلعے یا د خپلے علاقے د محرومیانو ذکر شروع کړی۔ زۀ بجټ کښ اولنئ خبره چه کوم، هغه د امن و امان مسئله ده چه مونږه ته دا مسئله ډیره پیښه ده، ټوله صوبه کښ ده۔ د سوات ورونړو اوویل، واقعی چه هلته هم ډیر بد حال دے او دا درخواست هم کوؤ چه

سوات ته د خصوصی توجه ورکړے شی، سوات زمونږ د صوبے سویټزرلینډ دے۔ دا سے زمونږه علاقه سپیکر صاحب، ستاسو خپله هم څه وخت کښې حلقه پاتے شوے ده، هلته ډیر زیات د امن وامان مسئله جوړه شوے ده۔ دوئ چه په دے بجټ کښې څومره پیسے زیاتے کړی دی پولیس د پاره نو یقیناً چه ښه خبره ده، د ستائنے خبره ده خو زهٔ دا Request کومه چه صرف تهانړو جوړیدو باندے کار نه کیږی، تهانړے هسے هم ښه کافی دی، کم ازکم مونږه د خپلے علاقے په سطح به اووایو۔ دے جنوبی اضلاع ته پته نشته خو زمونږ سائډ ته ښه دا دی چه د پولیس بهرتی پکار ده او پولیس ټریننګ پکار دے۔ هغه هم هغه ټریننګ چه کوم هغوی ته ضرورت دے د پولیسو او دا ورته هم یو ټریننګ پکار دے چه اخلاقی ټریننګ هغوی ته ملاؤ شی او Bound ئے کړی چه یو کار تاسو ته حواله شی، هغه کار به کوئ۔ په شبقدر کښې ځائے په ځائے Police barriers لګید لے دی، چیک پوسټونه جوړ شوی دی ډیر زیات، په هر یو روډ باندے درے درے دی، هلته د پولیس څه کار وی اوس؟ هر یو ډاټسن، هر یو موټر، هر یو بس اودروی، ځان له ترے خپلے دغه اخلی نو په دے د پابندی اولګی۔ کوم ضرورت د پاره چه دوئ دا پوسټونه جوړ کړی دی، په هغے د توجه ورکړی۔ هلته خو هغے ته توجه نشته او نور خلق، عام خلق تنګوی نو د دے وجے هغه اشتعال پیدا کیږی، خلقو کښې نفرت پیدا کیږی۔ پولیس ته مونږ دا وئیل غواړو چه دا نفرت په محبت کښې بدل شی۔ د پولیس تربیت او اخلاقی تربیت هم پکار دے۔ګاډی ورله پکار دی او وسله، نن سبا کلاشنکوف عام یو شے پاتے شوے دے۔ سپیکر صاحب! نن سبا د راکټ لانچرو او د دغه وخت دے نو څنګه چه هغه خلقو سره یا مفرورانو سره دا غټے وسلے وی نو مونږه دا وایو چه پولیس سره د هم دا موجود وی۔ سپیکر صاحب! زمونږه علاقه چه ما اووئیل چه هلته دا مسئلے د طالبانو زیاتے دی نو ستاسو په علم کښې دی، تاسو ته پته ده چه هلته یو مخصوصه علاقه ده چه هغے ته نن سبا اخبار کښې راځی "پچیس دیهات" ورته وائی خو هغه ټول ضلع پشاور چه سره کړی نو بتیس دیهات دی، هغه ځائے د هغوی ګړه دے، په دے وجه چه هلته تیرو شلو کالو نه تقریباً څه ترقیاتی کار نه دے شوے، هلته د خلقو ډیرے محرومیانے دی، پسماندګی ده، د هغوی بس رجحان او دماغ دغه یو طرف ته وی نو زهٔ

درخواست کومه حکومت ته ستاسو په وساطت چه یو خصوصی پیکج د ورکړے شی دغه علاقے ته چه د هغوی دا محرومی ختمه شی۔ هلته د سکولونو ضرورت دے ، نشته دے۔ هلته د سړکونو ضرورت دے ، هلته د څښکلو اوبو ضرورت دے۔ هغے سره سره دا مونږ ټول تاسو ، د شبقدر په حواله زهٔ وایم چه مونږ د پاره خو په دے بجټ کښ د خوشحالئ هیڅ خبره نشته بلکه که لږ اوږد زیات شومه نو د چارسدے ضلعے ته به لاړ شمه۔ چارسده ضلع کښ On going کښ خو راغلی دی، دا زاړه سکیمونه کیډټ کالج او څه، نور څه نوے دغه نشته د چارسدے ضلعے د پاره نشته دے ، خصوصاً شبقدر کښ او نوے سکیم څه کوئ سپیکر صاحب، چه زمونږه علاقے نه منظور شوی سکولونه، ټینډر شوی سکولونه ئے هم کټ کړل، هغه ئے هم ختم کړل یا هر چا له ئے چه ورکړی دی۔ زهٔ درخواست کوم چه دغه کوم سکولونه چه ټینډر شوی وو ، کم از کم دا خو د ورته جوړ کړے شی او شبقدر سول هسپتال د پاره چه کوم فنډ تیر شوی ګورنمنټ کښ منظور شوے دے پندره کروړ روپئ، هغے کښ د کمے نه راولی بلکه دے ګرانئ په وجه چه څومره راغلے ده، هغے کښ مونږ درخواست کوؤ چه اضافه اوشی۔ *(تالیاں)*
سپیکر صاحب! مونږ سره مهمند ایجنسی بالکل لګیدلے ده نو د هغے په حواله زهٔ وایم چه هلته هم امن و امان راشی نو زمونږه دا علاقے به محفوظے شی خو هلته د امن و امان د نه راتلو څو ډیر وجوهات دی۔ اوس که فیډرل حکومت غواړی، څه پکښ زمونږه صوبائی حکومت لګیا دے ، سوات کښ ئے معاهدے اوکړلے ، پکار داده چه دا معاهدے هلته هم اوشی چه د صوبے نه دا مسئله ټوله ختم شی او زمونږه په مهمند ایجنسئ کښ چه کومه بمباری اوکړے شوه ، د هغے هم ډیر مذمت کوؤ چه په دے وجه هم په هغه علاقه کښ زمونږه ډیر اشتعال پیدا شو۔ مونږ دا غواړو چه زمونږ په دے صوبه کښ په دے خاوره باندے امن قائم شی۔ دے امن د پاره هر قسم مونږه، که دے حکومت ته ضرورت وی، که صوبائی حکومت ته وی، که مرکزی حکومت ته حالانکه هغوی په دے مد کښ مونږ سره هیڅ مشوره،صلاح، جرګه نه ده کړے خو خپل طرف نه دا وایو چه هر قسم کوشش ته به تیار یو۔ صرف مقصد هم دا دے چه زمونږ دا صوبه، ز مونږ دا پښتانه،پښتنه سیمه ترقی اوکړی۔ دے سره زهٔ د صوبائی حکومت په نوټس کښ

دا خبره هم را ولمه چه زمونږه شبقدر تحصیل کښې چه څنګه ما اووئیل چه څه کار لا نه دے شوے ، سکیمونه خو هلته شبقدر، پراپر شبقدر کښې د سیلابی اوبو نه مونږ ډیر تنګ یو۔ چه څه بارانونه اوشی، مونږ خلق سوال کوؤ چه خدایا باران مه کړے ، خلق باران د پاره سوال کوی چه باران اوشی، مونږه خلق دا غواړو شبقدر کښې چه باران د خدائے نه کوی خو چه باران اوشی نو سیلابونه راشی۔ سیلاب راشی نو هغه د نکاسئ لارے ټولے بندے شی، خلقو تجاوزات کړی دی، بندے کړی ئے دی، اوبه ولاړے وی بازار کښې په ورځو ورځو باندے ، نو زهٔ وزیر اعلیٰ صاحب ته، د ایریګیشن منسټر په نوټس کښې هم دا خبره ما راوستے ده، ټولو ته وایمه چه په دے راتلونکی سیلاب او بیا راروان دے ، بارانونه راروان دی چه فوری توجه د اوکړے شی او د اوبو نکاسی د اوکړے شی۔ ډیره ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ، محمد علی خان صاحب۔ جی، پیر صاحب۔

سید محمد پیر صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب! رولز کو Suspend کرتے ہیں-----

جناب سپیکر: رولز Suspend-----

سید محمد صابر شاہ: سپیکر صاحب! میں یہ Request کرتا ہوں جی کہ Rules suspend کرکے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: دا به ممبران ټول که نه----

سید محمد صابر شاہ: رول 240 جی، اسکے تحت۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: معزز ممبران صاحبان نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجاء کی ہے تاکہ انہیں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے، آیا معزز ایوان اسکی اجازت دیتا ہے؟ جو اسکے حق میں ہیں وہ "ہاں" میں جواب دیں اور جو اس کی مخالفت میں ہیں، وہ "ناں" میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

سید محمد صابر شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: معزز ممبر صاحب قرارداد پیش کریں۔

## قرارداد مذمت

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی 11 جون کو مہمند ایجنسی پر امریکی افواج کے فضائی حملے کی مذمت کرتی ہے، جس میں افواج پاکستان کے سولہ جوان اور ایک میجر شہید ہوئے اور کئی مقامی افراد نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ امریکن فوج کی یہ کارروائی نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ پاکستان کی آزادی، سالمیت اور خودمختاری پر براہ راست حملہ ہے، ہم اسکی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہم افغانستان کے صدر کے حالیہ بیان اور باہمی اشتعال انگیز بیانات دینے کے خلاف ہیں۔ دونوں مسلم برادر ممالک کے درمیان متنازعہ امور کو باہمی بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے تاکہ محاذ آرائی کی فضاء پیدا ہونے کے امکانات پیدا نہ ہوں اور ماضی میں افغانستان میں منعقد ہونے والے پاک افغان امن جرگے کے تسلسل کو بھی قائم رکھا جائے۔

جناب سپیکر: اور کوئی معزز ممبر؟ جی سکندر حیات۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی 11 جون کو مہمند ایجنسی پر امریکن افواج کے فضائی حملے کی مذمت کرتی ہے، جس میں افواج پاکستان کے سولہ جوان اور ایک میجر شہید ہوئے اور کئی مقامی افراد نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ امریکن فوج کی یہ کارروائی نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ پاکستان کی آزادی، سالمیت اور خودمختاری پر براہ راست حملہ ہے۔ ہم افغانستان کے صدر کے حالیہ بیان اور باہمی اشتعال انگیز بیانات دینے کے خلاف ہیں۔ دونوں مسلم برادر ممالک کے درمیان متنازعہ امور کو باہمی بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے تاکہ محاذ آرائی کی فضاء پیدا ہونے کے امکانات پیدا نہ ہوں اور ماضی میں افغانستان میں منعقد ہونے والے پاک افغان امن جرگے کے تسلسل کو جاری رکھا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ، اور کوئی صاحب؟ جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی 11 جون کو مہمند ایجنسی پر امریکن افواج کے فضائی حملے کی مذمت کرتی ہے، جس میں افواج پاکستان کے سولہ جوان اور ایک میجر شہید ہوئے اور کئی مقامی افراد نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ امریکن فوج کی یہ کارروائی نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ پاکستان کی آزادی، سالمیت اور خودمختاری پر براہ راست حملہ ہے۔ ہم

افغانستان کے صدر کے حالیہ بیان اور باہمی اشتعال انگیز بیانات دینے کے خلاف ہیں۔ دونوں مسلم برادر ممالک کے درمیان متنازعہ امور کو باہمی بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے تاکہ محاذ آرائی کی فضاء پیدا ہونے کے امکانات پیدا نہ ہوں اور ماضی میں افغانستان میں منعقد ہونے والے پاک افغان امن جرگے کے تسلسل کو بھی جاری رکھا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ صوبائی اسمبلی 11 جون کو مہمند ایجنسی پر امریکن افواج کے فضائی حملے کی مذمت کرتی ہے، جس میں افواج پاکستان کے سولہ جوان اور ایک میجر شہید ہوئے اور کئی مقامی افراد نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ امریکن فوج کی یہ کارروائی نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ پاکستان کی آزادی، سالمیت اور خود مختاری پر براہ راست حملہ ہے، ہم اسکی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ہم افغانستان کے صدر کے حالیہ بیان اور باہمی اشتعال انگیز بیانات دینے کے خلاف ہیں۔ دونوں مسلم برادر ممالک کے درمیان متنازعہ امور کو باہمی بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے تاکہ محاذ آرائی کی فضاء پیدا ہونے کے امکانات پیدا نہ ہوں۔

جناب سپیکر: اور کوئی صاحب؟ ظاہر شاہ صاحب، منسٹر فار ہیلتھ۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی 11 جون کو مہمند ایجنسی پر امریکن افواج کے فضائی حملے کی مذمت کرتی ہے، جس میں افواج پاکستان کے سولہ جوان اور ایک میجر شہید ہوئے اور کئی مقامی افراد نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ امریکن فوج کی یہ کارروائی نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ پاکستان کی آزادی، سالمیت اور خود مختاری پر براہ راست حملہ ہے۔ ہم افغانستان کے صدر کے حالیہ بیان اور باہمی اشتعال انگیز بیانات دینے کے خلاف ہیں۔ دونوں مسلم برادر ممالک کے درمیان متنازعہ امور کو باہمی بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے تاکہ محاذ آرائی کی فضاء پیدا ہونے کے امکانات پیدا نہ ہوں اور ماضی میں افغانستان میں منعقد ہونے والے پاک افغان امن جرگے کے تسلسل کو بھی جاری رکھا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! د ټولو نه اول خو مونږه رشتیا خبره ده ټوله ورځ په دے تیره کړه، ډیر کوشش مو کړے دے چه د جذباتو عکاسی هم

اوشی او دے ملک ته چه څه راپیښ دی، چه د هغے په حواله په هغے کښې نقصان کم اوشی او فائده زیاته اوشی۔ یہ صوبائی اسمبلی 11 جون کو مہمند ایجنسی پر امریکن افواج کے فضائی حملے کی مذمت کرتی ہے، جس میں افواج پاکستان کے سولہ جوان اور ایک میجر شہید ہوئے اور کئی مقامی افراد نے بھی جام شہادت نوش کیا۔امریکن فوج کی یہ کارروائی نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ پاکستان کی آزادی، سالمیت اور خودمختاری پر براہ راست حملہ ہے۔ ہم افغانستان کے صدر کے حالیہ بیان اور باہمی اشتعال انگیز بیانات دینے کے خلاف ہیں۔ دونوں مسلم برادر ممالک کے درمیان متنازعہ امور کو باہمی بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے تاکہ محاذآرائی کی فضاء پیدا ہونے کے امکانات پیدا نہ ہوں اور ماضی میں افغانستان میں منعقد ہونے والے پاک افغان امن جرگے کے تسلسل کو جاری رکھا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Any body else? The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Resolution is adopted unanimously. (Applause) Thank you very much. The sitting is adjourned till 9.30 a.m. of tomorrow morning. Thank you very much.

---

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 20 جون 2008 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)